Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 29

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

25 رشوال 1438 ہجری قمری 20 روفا 1396 ہجری شمسی 20 رجولائی 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ نے 17 رجولائی 2017 کو مسجد بیت الفتوح (لندن) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جو خدا کی طرف سے تجدید دین کیلئے آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں

خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے

ہمدردی سے اپنا ایمان دکھاؤ اور مردانِ خدا میں جگہ پاؤ

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

خدا تعالیٰ نے زمانہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پا کر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کیلئے مامور فرمایا۔ اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ......اس دنیا کے لوگ تیرھویں صدی ہجری کو ختم کر کے چودھویں صدی کے سر پر پہنچ گئے تھے۔ تب مَیں نے اُس حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کیلئے آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اُٹھ گیا ہے اُس کو دوبارہ قائم کروں۔ اور خدا سے قوت پا کر اسی کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو اصلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں۔ اور ان کی اعتقادی اور عملی غلطیوں کو دُور کروں اور پھر جب اس پر چند سال گزرے تو بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس اُمّت کے لیے ابتداء سے موعود تھا، اور وہ آخری مہدی جو تنزّل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اُس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا، جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی، وہ مَیں ہی ہوں۔ اور مکالمات الٰہیّہ اور مخاطبات رحمانیہ اس صفائی اور تواتر سے اس بارے میں ہوئے کہ شک و شبہ کی جگہ نہ رہی۔ ہر ایک وحی جو ہوتی ایک فولادی میخ کی طرح دِل میں دھنستی تھی اور یہ تمام مکالمات الٰہیّہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے تھے کہ روز روشن کی طرح وہ پوری ہوتی تھیں۔ اور اُن کے تواتر اور کثرت اور اعجازی طاقتوں کے کرشمہ نے مجھے اِس بات کے اقرار کیلئے مجبور کیا کہ یہ اُسی وحدہٗ لاشریک خدا کا کلام ہے جس کا کلام قرآن شریف ہے۔ اور مَیں اس جگہ توریت اور انجیل کا نام نہیں لیتا۔ کیونکہ توریت اور انجیل تحریف کرنے والوں کے ہاتھوں سے اس قدر محرّف و مبدّل ہوگئی ہیں کہ اب ان کتابوں کو خدا کلام نہیں کہہ سکتے۔ غرض وہ خدا کی وحی جو میرے پر نازل ہوئی ایسی یقینی اور قطعی ہے کہ جس کے ذریعہ سے مَیں نے اپنے خدا کو پایا۔ اور وہ وحی نہ صرف آسمانی نشانوں کے ذریعہ مرتبہ حق الیقین تک پہنچی بلکہ ہر ایک حصہ اُس کا جب خدا تعالیٰ کے کلام قرآن شریف پر پیش کیا گیا تو اس کے مطابق ثابت ہوا۔ اور اس کی تصدیق کیلئے بارش کی طرح نشان آسمانی برسے۔ انہیں دنوں میں رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کا گرہن بھی ہوا جیسا کہ لکھا تھا کہ اس مہدی کے وقت میں ماہ رمضان میں سورج اور چاند کا گرہن ہوگا۔ اور انہیں ایّام میں طاعون بھی کثرت سے پنجاب میں ہوئی۔ جیسا کہ قرآن شریف میں یہ خبر موجود ہے۔ اور پہلے نبیوں نے بھی یہ خبر دی ہے کہ ان دنوں میں مری بہت پڑے گی اور ایسا ہوگا کہ کوئی گاؤں اور شہر اُس مری سے باہر نہیں رہیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہو رہا ہے۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 3 تا 4)

یہ خیال ہرگز درست نہیں کہ انبیاء علیہم السلام دُنیا سے بے وارث ہی گزر گئے اور اب اُن کی نسبت کچھ رائے ظاہر کرنا بجز قصّہ خوانی کے اور کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتا بلکہ ہر ایک صدی میں ضرورت کے وقت اُن کے وارث پیدا ہوتے رہے ہیں اور اس صدی میں یہ عاجز ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے سو یہی ہو رہا ہے۔ قرآن کریم کے معارف ظاہر ہو رہے ہیں لطائف اور دقائق کلام ربّانی کھل رہے ہیں نشان آسمانی اور خوارق ظہور میں آ رہے ہیں اور اسلام کے حسنوں اور نوروں اور برکتوں کا خدا تعالیٰ نئے سرے جلوہ دکھا رہا ہے جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہیں دیکھے اور جس میں سچا جوش ہے وہ طلب کرے اور جس میں ایک ذرّہ حبّ اللہ اور رسول کریم کی ہے وہ اُٹھے اور آزمائے اور خدا تعالیٰ کی اس پسندیدہ جماعت میں داخل ہووے جس کی بنیادی اینٹ اُس نے اپنے پاک ہاتھ سے رکھی ہے۔

(برکات الدعا، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 24)

میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کے لئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے اور میں اسی لئے آیا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصّہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں کیا ضرور نہ تھا کہ ایسی عظیم الفتن صدی کے سر پر جس کی کھلی کھلی آفات ہیں ایک مجدد کھلے کھلے دعویٰ کے ساتھ آتا سو عنقریب میرے کاموں کے ساتھ تم مجھے شناخت کرو گے ہر ایک جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا اُسوقت کے علماء کی ناسمجھی اُس کی سدِّ راہ ہوئی آخر جب وہ پہچانا گیا تو اپنے کاموں سے پہچانا گیا کہ تلخ درخت شیریں پھل نہیں لاسکتا اور خدا غیر کو وہ برکتیں نہیں دیتا جو خاصوں کو دی جاتی ہیں۔ اے لوگو! اسلام نہایت ضعیف ہوگیا ہے اور اعداء دین کا چاروں طرف سے محاصرہ ہے اور تین ہزار سے زیادہ مجموعہ اعتراضات کا ہوگیا ہے ایسے وقت میں ہمدردی سے اپنا ایمان دکھاؤ اور مردانِ خدا میں جگہ پاؤ۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

(برکات الدعا، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 36)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

قسط ۴

ایک ہی نشست میں تین طلاق کی شرعی حیثیت اور عورتوں کے حقوق

گزشتہ شمارہ میں ہم نے اس اعتراض کا جواب دیا تھا کہ ’’ جب نکاح کے وقت لڑکا لڑکی دونوں کی رضامندی پوچھی جاتی ہے تو طلاق کے وقت لڑکی سے کیوں نہیں پوچھا جاتا؟‘‘ نیز ہم نے بتایا تھا کہ صورت خواہ طلاق کی ہو یا خلع کی اسلام نے بیوی کے حقوق کی زبردست حفاظت فرمائی ہے۔

اس جگہ طلاق کے ضمن میں مزید عرض ہے کہ قرآن مجید نے طلاق یا خلع کے فیصلہ سے قبل قضا کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ میاں بیوی کے درمیان صلح کی بھرپور کوشش کی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا فَابۡعَثُوۡا حَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهٖ وَحَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهَا ۚ اِنۡ يُّرِيۡدَاۤ اِصۡلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيۡنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا خَبِيۡرًا ۝۳۶

ترجمہ :: اور اگر تمہیں ان دونوں (یعنی میاں بیوی) کے آپس (کے تعلقات) میں تفرقہ کا خوف ہو تو ایک پنچ اُس (یعنی مرد) کے رشتہ داروں سے اور ایک پنچ اُس (یعنی عورت) کے رشتہ داروں سے مقرر کرو (پھر) اگر وہ دونوں (پنچ) صلح کرانا چاہیں تو اللہ اُن دونوں (میاں بیوی) کے درمیان موافقت پیدا کردے گا۔ اللہ یقیناً بہت جاننے والا (اور) خبردار ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے درمیان صلح کرانے کا حکم فرمایا ہے۔ بعض دفعہ بات بہت معمولی ہوتی ہے لیکن میاں بیوی اپنی اناؤں میں اور ضد میں علیحدگی پر مصر ہوتے ہیں اور بلا وجہ بات کو بڑھا لیتے ہیں حالانکہ کوئی ایسی معقول اور جائز وجہ نہیں ہوتی کہ انہیں طلاق یا خلع دلائی جائے۔ پھر جب صلح کی کوشش کی جاتی ہے اور خاندان کے بڑے بزرگ سمجھاتے ہیں تو میاں بیوی سمجھ جاتے ہیں اور صلح کر لیتے ہیں۔ پس یہ بہت ہی حکیمانہ تعلیم ہے کہ میاں بیوی کے درمیان طلاق یا خلع کے فیصلہ سے قبل معاملات کو باریکی سے جانچا اور پرکھا جائے اور پھر ان کے درمیان صلح کی بھرپور کوشش کی جائے۔

پھر اگر بامر مجبوری مرد طلاق دے دے تو قرآنی حکم یہ ہے : لَا تُخۡرِجُوۡهُنَّ مِنۡۢ بُيُوۡتِهِنَّ وَلَا يَخۡرُجۡنَ کہ مرد کو چاہئے کہ مطلقہ عورت کو گھر سے نہ نکالے اور عورت کو چاہئے کہ وہ خود بھی گھر سے نہ نکلے۔ گویا کہ تین ماہ عدت کا عرصہ عورت اپنے خاوند کے گھر ہی میں رہے۔ اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ شاید کسی وقت دلی رنج دُور ہو کر آپس میں صلح ہو جائے۔

قارئین ذرا غور فرمائیں! ایک طرف تو اللہ تعالیٰ طلاق یا خلع کے فیصلہ سے قبل قضا کو صلح کرانے کا حکم دیتا ہے اور عدت کا عرصہ عورت کو خاوند کے گھر میں گزارنے کا حکم دیتا ہے اور مرد کو حکم دیتا ہے کہ وہ مطلقہ کو گھر سے نہ نکالے کیونکہ اگر اکٹھے رہیں گے تو کسی بھی وقت صلح ممکن ہے، تو پھر دوسری طرف وہ ایک ہی مجلس میں تین طلاق کا حکم کس طرح دے سکتا ہے۔ پس ایک ہی نشست میں تین طلاق شریعت کا حکم نہیں بلکہ عوام الناس کی محض ناسمجھی اور جہالت ہے۔

اسی ناسمجھی اور جہالت کی وجہ سے حلالہ جیسی گندی اور نہایت شرمناک رسم پیدا ہوئی۔ جب مرد غصے میں اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں اکٹھی تین طلاقیں دے دیتا ہے اور بعد میں غصہ فرو ہونے پر پچھتاتا ہے اور پھر اپنی اُسی بیوی کے ساتھ رہنا چاہتا ہے تو ایسے میں حلالہ کی رسم عمل میں لائی جاتی ہے۔ چونکہ ان کے نزدیک طلاق بتہ واقع ہوگئی اور دائمی جدائی ہوگئی اس لئے کسی ایسے مرد کا جوگاڑ کیا جاتا ہے جو اس عورت سے نکاح کرلے اور ایک دن رکھنے کے بعد طلاق دے دے۔ اسلام میں ایسے وقتی نکاح کی سختی سے ممانعت ہے اور ایسا نکاح حرام ہے۔ گویا یہ زنا کی ایک صورت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں :

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ ؟ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ هُوَ الْمُحَلِّلُ، لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب المحلل والمحلل لہٗ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مَیں تمہیں کرائے کے سانڈ کے بارے میں نہ بتاؤں۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آنحضورؐ نے فرمایا وہ حلالہ کرنے والا ہے۔ پھر فرمایا اللہ لعنت کرے حلالہ کرنے والے پر اور اس پر بھی جس کے لئے حلالہ کیا جائے۔

اس جگہ ہم ایک اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ بعض لوگ نادانی اور لاعلمی میں یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام میں مرد کو آزادی ہے کہ جب چاہے اپنی بیوی کو چھوڑ دے اور بیوی لاکھ چاہ کر بھی اپنے میاں کو نہیں چھوڑ سکتی۔ یہ اعتراض سراسر جہالت پر مبنی ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں عرض ہے کہ اسلام نے عورت کو خلع کا حق دیا ہے۔ جس طرح اسلام نے مرد کو طلاق کے ذریعہ علیحدگی کا اختیار دیا ہے اسی طرح عورت کو بھی خلع کے ذریعہ مرد سے علیحدگی کا حق عطا فرمایا ہے۔ اسلام کا خدا انسان کی ضرورت اور فطرت سے اچھی طرح واقف ہے اس لئے اس نے طلاق اور خلع کے قوانین رکھے ہیں اور شادی کو جنم جنم کا بندھن قرار نہیں دیا۔

کیا خلع کی صورت میں اگر مرد کہے کہ وہ عورت سے علیحدگی نہیں چاہتا تو کیا ایسی صورت میں عورت کو اسی مرد کے ساتھ رہنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے؟ ظاہر ہے نہیں کیا جا سکتا ورنہ یہ بہت بڑا ظلم ہوگا۔ پھر محض مرضی معلوم کر لینے سے کیا فائدہ؟ ہاں ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ معاملہ خواہ طلاق کا ہو یا خلع کا عدالت ہر پہلو سے اچھی طرح چھان بین کرے اور ہر ایک کو اس کے حقوق دلوائے۔

خلع کا حق دے کر اسلام نے عورت پر بڑا احسان کیا ہے کہ اس کو مرد کے مقابل برابر کا حق عطا فرمایا۔ کیا ایسی مثال کسی اور مذہب میں مل سکتی ہے؟ پس یہ کہنا ظلم ہے کہ اسلام نے مسلمان عورتوں کو برابری کا حق نہیں دیا۔

حدیث میں آتا ہے کہ جمیلہ بنت سلول رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے اپنے خاوند ثابت بن قیس کی دینداری اور خوش خلقی پر کوئی اِعتراض نہیں لیکن میری طبیعت ان سے نہیں ملتی پس ایسے حالات میں مَیں ان کے حقوق ادا نہیں کرسکوں گی اِس لئے مجھے علیحدگی دلوائی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں علیحدگی دلوائی۔

(بخاری کتاب الطلاق باب الخلع بحوالہ فقہ احمدیہ پرسنل لاء صفحہ 84)

فقہ احمدیہ پرسنل لاء دفعہ نمبر 37 کے تحت لکھا ہے :

’’خلع کے فیصلہ کے لئے قاضی کا صرف اِس قدر اطمینان کافی ہے کہ عورت خود اپنی آزادانہ رائے سے خلع چاہتی ہے۔ خلع کے مطالبہ کے لئے کسی اور وجہ کا اظہار یا ثبوت لازمی نہ ہوگا۔‘‘

پس یہ کیا ہی شاندار اور حکیمانہ تعلیم ہے کہ عورت اگر علیحدگی چاہتی ہے تو اس کی علیحدگی مرد کی رضامندی پر موقوف نہیں۔ اس کو اس کا یہ حق ہر حال میں ملے گا۔ فقہ احمدیہ پرسنل لاء صفحہ 85 میں لکھا ہے :

’’نفس خلع کے لحاظ سے عورت کو خلع طلب کرنے کا ایسا ہی حق ہے جیسا مرد کو طلاق دینے کا حق ہے۔ جس طرح کوئی شخص مرد کو طلاق دینے سے روک نہیں سکتا اسی طرح کوئی شخص عورت کو خلع لینے سے بھی نہیں روک سکتا۔‘‘

خلع کی صورت میں بھی اسلام نے عورت کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا ہے۔ عام حالات میں خلع کی صورت میں عورت کو اپنا حق مہر چھوڑنا پڑتا ہے لیکن اگر عورت مرد کے ظلم وزیادتی کی وجہ سے خلع لے رہی ہے تو ایسی صورت میں اس کو اس کا پورا حق مہر دلوایا جاتا ہے چنانچہ فقہ احمدیہ پرسنل لاء دفعہ نمبر 38 کے تحت لکھا ہے :

’’اگر خاوند کے ظلم وتعدّی کی وجہ سے عورت خلع لینے پر مجبور ہوگئی ہو تو قاضی خلع کی صورت میں اسے اس کا حق مہر بھی دلوا سکتا ہے۔‘‘

پس طلاق ہو یا خلع اسلام نے عورت کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا ہے اور اسکے حقوق کی حفاظت میں کوئی کوتاہی اور کمی نہیں کی۔

یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ایک مسلمان مرد جب اپنی بیوی کو زبانی یا تحریری طلاق دیتا ہے تو جس دن سے بیوی کو اس کی اطلاع ملتی ہے اسی دن سے طلاق کی عدت شروع ہوجاتی ہے۔ لیکن عورت اگر زبانی یا تحریری اپنے شوہر کو خلع کی اطلاع دے اس سے خلع واقع نہیں ہوتا۔ خلع کے لئے عورت کو قضا میں اپنا معاملہ پیش کرنا ضروری اور لازمی ہے اور جب تک قضا خلع کا فیصلہ صادر نہ کرے خلع واقع نہیں ہوتا۔ گویا دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرد کے طلاق کہہ دینے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے جبکہ عورت کے خلع کہہ دینے سے خلع واقع نہیں ہوتی۔ اس سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرد کو کھلی چھٹی دی گئی ہے اور عورت کو پابند کیا گیا ہے اور یہ تاثر ملتا ہے کہ عورت اور مرد کے درمیان ایک امتیاز رکھا گیا ہے اور مرد کو عورت کے مقابل ترجیح دی گئی ہے جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اسلام کا کوئی بھی حکم حق وحکمت سے خالی نہیں ہے۔ ادنیٰ غور سے معاملہ کھل جائے گا کہ یہ حکم بھی دراصل عورت کے حقوق کی حفاظت کی خاطر ہی ہے۔

تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ عورت کو بھی مرد کی طرح خلع کہہ کر علیحدگی کا اختیار ملنا چاہئے جس طرح مرد کو طلاق کہہ کر علیحدگی حاصل کرنے کا حق ہے۔ اس کے نتیجہ میں جب بھی عورت اپنے شوہر کو خلع (جو کہ طلاق ہی کے معنوں میں ہے) کہہ کر یا لکھ کر اس سے علیحدگی کا اعلان کرے گی اکثر واقعات میں یہی ہوگا کہ وہ مرد کے ظلم وبربریت کا نشانہ بنے گی۔ شوہر اس کے تمام ساز وسامان پر قبضہ کرکے اور مار پیٹ کر اسے گھر سے نکال دے گا۔ پھر بے چاری کیا کرے گی؟ اس کے حق مہر، اس کے ساز وسامان، اس کے بچوں، اور بچوں کے نان ونفقہ کا فیصلہ کون کرے گا؟ اُسے انصاف کون دلائے گا؟ لازماً اُسے قضا کا دروازہ کھٹکھٹانا ہوگا کیونکہ وہ اپنے حقوق خود حاصل نہیں کرسکتی۔ پس اسلام نے یہ پسند فرمایا کہ عورت اپنے حقوق کی خاطر اپنا معاملہ قضا میں پیش کرے تا کہ قضا تمام معاملات کا بغور جائزہ لیکر اُسے اس کا پورا پورا حق دلائے۔

اسلام نے عورتوں کی کوئی حق تلفی نہیں کی بلکہ اسے اس کا پورا پورا حق دلایا۔ عورت جو صدیوں سے ظلم وناانصافی کی چکّی میں پستی چلی آرہی تھی، ایک اسلام ہی ہے جس نے اس کا پورا پورا حق قائم کیا۔ اسے فرش سے اُٹھا کر عرش پر بٹھا دیا اور ان سے حُسنِ سلوک کی نہایت شاندار تعلیم دی اور بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حسنِ سلوک کا بہترین عملی نمونہ پیش فرمایا۔ اسلام نے عورتوں سے حسنِ سلوک کی جو تعلیم دی ہے اور ان کے حقوق کی جس طرح حفاظت فرمائی ہے اس کا عشر عشیر بھی کوئی دوسرا مذہب پیش نہیں کرسکتا۔ یہ صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ ہم ایک ایک کرکے اُن تمام احسانات کو گنا سکتے ہیں جو اسلام نے عورتوں پر کئے۔ اسلام نے عورتوں پر بحیثیت ماں، بیوی، بیٹی، بہن، اور بحیثیت دیگر، جو احسانات کئے ہیں یہ ایک طویل مضمون ہے۔ چونکہ اس وقت خاص طور بیوی کی مظلومیت کی دہائی دیکر اسلام کو نشانہ اعتراض بنایا جا رہا ہے اس لئے آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ خاص طور پر اسلام کے بیویوں پر احسانات کا کچھ تذکرہ کریں گے۔ (باقی آئندہ) (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

رمضان اپنی بیشمار برکتیں لے کر آتا ہے اور جو لوگ اس کی حقیقت کو سمجھتے ہیں وہ اس سے فیض بھی پاتے ہیں

ہر شخص کو خود بھی اپنے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اب ہمارے قدم پیچھے نہ ہٹیں بلکہ آگے بڑھتے رہیں اور کوشش بھی کرنی چاہئے کہ جہاں تک حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں ہم پہنچے ہیں ان سے قدم کبھی پیچھے نہ ہٹیں

اللہ تعالیٰ نے مختلف طریقوں سے بندوں کو جو دعا کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ کہا ہے کہ میں تمہارے قریب آجاتا ہوں اس میں صرف رمضان کے مہینہ کا ہی ذکر نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ جو بھی بے چین ہو اور بے قرار ہو کر میری طرف دعا کرتے ہوئے آتا ہے میں اس کی دعا سنتا ہوں

رمضان کے دنوں میں بہت سے لوگوں کو نفل پڑھنے کی جو عادت پڑی ہے اگر اس میں وہ باقاعدگی اختیار کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے وہ دعا بھی کریں اور رات کو پختہ ارادہ کر کے سوئیں تو اللہ تعالیٰ کی اس قربت سے ہمیشہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کا قرب ہو تو انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں اور اسکے حصار میں ہوتا ہے اور یہ قرب رات کی دعاؤں کے ساتھ دن کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور عبادات سے حاصل ہوتا ہے

صرف چند دنوں تک اپنے آپ کو محدود کر کے باقی دنوں میں خدا تعالیٰ کی بات کی طرف توجہ نہ دینا انسان کو مردہ کر دیتا ہے اگر ہم نے حقیقی زندگی حاصل کرنی ہے تو پھر سال کے باقی گیارہ مہینوں میں بھی خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا ضروری ہے

ایک مومن کا کام ہے کہ اپنے اس ذاتی دائرے سے باہر نکل کر جماعت کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ مُسلم اُمّہ کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ اپنے اپنے ملکوں کے لئے بھی دعا کریں دنیا پر جو بھیانک خطرات منڈلا رہے ہیں ان کے دُور ہونے کے لئے بھی دعا کریں اور اس طرح دعا کریں جو دل میں درد کے ساتھ اٹھے۔ صرف سطحی دعائیں نہ ہوں

پاکستان اور الجزائر میں احمدیت کی شدید مخالفت اور معاندین کے بدارادوں اور مکروں کے حوالہ سے افرادِ جماعت کو خاص طور پر دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی تاکید

جماعت احمدیہ کی تاریخ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر جماعت کو اپنی پناہ میں لیا ہے اور دشمن ناکام و نامراد ہی ہوا ہے پس اگر ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مضبوط قلعہ میں پناہ لینے کے لئے اپنی دعاؤں اور ذکر کو نہ صرف قائم رکھیں بلکہ بڑھائیں

جو باہر کے ممالک میں ہیں، یورپ میں اور ترقی یافتہ ممالک میں رہتے ہیں وہ بھی اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھیں

صرف مسلمانوں کی حالت یا احمدیوں کی حالت کا ہی سوال نہیں ہے بلکہ پوری دنیا کے حالات ایسے ہو رہے ہیں جو دنیا خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور اپنی تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے بڑی طاقتیں اس وقت تو مسلمانوں کو آپس میں لڑا رہی ہیں اور جیسا کہ مَیں کئی سالوں سے کہہ رہا ہوں کہ مسلمان ان کے ہاتھوں میں بے وقوف بن کر اپنی طاقت کو کمزور کر رہے ہیں اپنے ملکوں کی ترقی کو کئی دہائیاں پیچھے لے جا چکے ہیں

صرف مڈل ایسٹ یا عرب ممالک کا ہی معاملہ نہیں ہے کہ جہاں سے جنگ کے شعلے بھڑک سکتے ہیں۔ امریکہ اور کوریا کا بھی تناؤ ہر آنے والے دن میں بڑھ رہا ہے اور دنیا کے حالات پر نظر رکھنے والے اور تبصرہ کرنے والے اس بات کا کھل کر اظہار کر رہے ہیں کہ امریکہ کا معمولی سا بھی ہتھیاروں کا استعمال یا سختی کا رویہ کوریا کی طرف سے ہتھیار کا استعمال چاہے وہ بغیر نقصان پہنچائے ڈرانے کے لئے ہی ہو اس خطے میں بدترین جنگ پر منتج ہوگا

مسلمان حکومتوں کے جو سربراہان ہیں وہ بھی عمومی طور پر اپنے عوام پر ظلم کر کے عوام کی بڑی تعداد کو اپنے خلاف کر چکے ہیں اور پھر حکومتوں کو مستحکم کرنے کے لئے مزید ظلم کرتے چلے جا رہے ہیں

ہم احمدی کمزور ہیں۔ ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے۔ ہمارے پاس دولت نہیں ہے۔ ہمارے پاس حکومت نہیں ہے۔ لیکن ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آنے والے مسیح و مہدی کو مان لیا ہے جس سے اب دنیا کا امن اور سلامتی وابستہ ہے اور بحضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عمل کرنے سے قائم ہوگا دنیا اگر جنگوں کی تباہی اور بربادی سے بچ سکتی ہے تو صرف ایک ہی ذریعہ سے بچ سکتی ہے اور وہ ہے ہر احمدی کی ایک درد کے ساتھ ان تباہیوں سے انسانیت کو بچانے کے لئے دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا غلبہ دعاؤں کے ذریعہ سے ہونا ہے۔ آپ کو دعا کا ہتھیار دیا گیا ہے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا اب رمضان کے بعد بھی ہمیں اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کرتے ہوئے دعاؤں اور عبادتوں میں آگے آگے قدم بڑھانے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30 جون 2017ء بمطابق 30 احسان 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

رمضان اپنی بیشمار برکتیں لے کر آتا ہے اور جو لوگ اس کی حقیقت کو سمجھتے ہیں وہ اس سے فیض بھی پاتے ہیں۔ بہت سے لوگوں کے مجھے خطوط آئے اور آرہے ہیں کہ ہمیں ان دنوں میں فرائض عبادتوں میں بہتر رنگ میں

ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کی ادائیگی کی بھی توفیق ملی۔قرآن کریم اور حدیث کے درس سننے کی بھی توفیق ملی۔ نماز تراویح کی ادائیگی کی بھی توفیق ملی اور پھر تہجد کی بھی توفیق ملی۔اسی طرح قرآن کریم کا دور مکمل کرنے کی بھی توفیق ملی۔ لکھنے والے یہ بھی لکھتے ہیں کہ ان دنوں میں عجیب کیفیت اور حالت تھی اور لکھتے ہیں کہ ان دنوں میں روحانی طور پر لطف اٹھانے کی جو توفیق ملی، دعاؤں کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے اور روحانی طور پر لطف اٹھانے کی جو توفیق ملی ہے، رمضان میں جن برکتوں کو سمیٹنے کی ہمیں توفیق ملی ہے، اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین کی جو توفیق ملی ہے اور اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے نہ کہ ہماری کسی خوبی کی وجہ سے یہ نظارے دکھائے اور یہ حالت پیدا کی اس کے لئے اب دعا کریں کہ یہ حالت ہمیشہ قائم رہے۔جن روحانی لذّتوں سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فیضیاب فرمایا ہے ہماری کسی لاپرواہی، کمزوری اور ہماری کسی لغزش اور ہمارے کسی تکبر اور ہماری کسی ناپسندیدہ حرکت، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے ہم نے ان دنوں میں جو کچھ پایا ہے اس کے فیض سے بے فیض ہونے والے نہ بن جائیں۔اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اور ان سب برکات کو جو ہمیں اس مہینہ میں ملیں ضائع کرنے والے نہ ہو جائیں۔ کہتے ہیں کہ اللہ کرے کہ ہمیں یہ ساری برکات ہمیشہ حاصل ہوتی رہیں۔اللہ تعالیٰ کرے کہ جنہوں نے حقیقت میں رمضان کے فیض سے فیضیاب ہونے کی کوشش کی ہے اگر ان میں کوئی کمیاں اور کمزوریاں بھی رہ گئی تھیں تو جیسی یہ خواہش کا اظہار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنا فضل اور درگزر فرماتے ہوئے ان کوششوں کو بھی نواز دے جو وہ کرتے رہے اور اس انعام کو ہمیشہ جاری رکھے جو وہ رمضان میں کسی بھی صورت میں اپنی رحمت اور مغفرت کی وجہ سے کرتا رہا۔جنہوں نے اعلیٰ معیار حاصل کئے ان کے معیاروں کو بھی بڑھاتا چلا جائے اور جو معمولی کوشش کرتے رہے ان کی کوششوں کو بھی نوازتے ہوئے ان کے قدم بہتری کی طرف مستقل بڑھاتا رہے۔لیکن ہر شخص کو خود بھی اپنے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اب ہمارے قدم پیچھے نہ ہٹیں بلکہ آگے بڑھتے رہیں اور کوشش بھی کرنی چاہئے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں ہم جہاں تک پہنچے ہیں ان سے قدم کبھی پیچھے نہ ہٹیں اور ہم کہیں پیچھے کی طرف پھسلنا نہ شروع ہو جائیں اور نہ صرف وہاں قدم جمانے کی کوشش کریں بلکہ اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جانے کی اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق کوشش بھی کریں اور دعا بھی مانگیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ نے مختلف طریقوں سے بندوں کو جو دعا کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ کہا ہے کہ میں تمہارے قریب آجاتا ہوں اس میں صرف رمضان کے مہینہ کا ہی ذکر نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ جو بھی بے چین ہو اور بے قرار ہو کر میری طرف دعا کرتے ہوئے آتا ہے مَیں اس کی دعا سنتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ (النمل:63) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور تکلیف دُور کر دیتا ہے۔آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ (النمل:63) کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہے جو یہ سب کچھ کر سکتا ہے؟ یعنی کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو مضطر کی دعا سنتا ہے۔اس کی تکلیفوں کو دُور کرتا ہے جب اس کو ایک شخص اضطراری حالت میں پکارے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ اس آیت کے حوالے سے فرمایا کہ:''خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بے قراروں کی دعا سنتا ہے۔''

(ایام الصلح، روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 259)

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المومن:61) کہ تم مجھے پکارو مَیں تمہاری دعا سنوں گا۔

پس جو کچھ روحانی فیض اٹھایا، ہم جو اللہ تعالیٰ کے قریب ہوئے اور قبولیت دعا کے بھی نظارے دیکھے وہ ہمیشہ کا ساتھ بن سکتے ہیں۔اگر ہماری کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ہمیں رمضان میں قبولیت دعا اور اپنے قرب کے نظارے دکھائے تو یہ اس بات کا احساس دلانے کے لئے ہیں اور یہ ہمیں اس طرف توجہ دلانے کے لئے ہیں کہ میں نے جو قرب تمہیں عطا کیا ہے اسے مستقل قائم رکھنے کی کوشش کرنا۔اللہ تعالیٰ پر کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ صرف رمضان کے مہینہ میں ہی قریب آئے گا یا کوئی شخص کوئی عمل کرے یا نہ کرے اس نے ضرور رمضان کے مہینہ میں ہی اسے قرب عطا کرنا ہے۔یہ مہینہ یا یہ دن جو اس نے خاص کئے ہیں تو یہ توجہ دلانے کے لئے کئے ہیں کیونکہ جب جماعتی طور پر اس طرف توجہ ہوتی ہے تو کمزور بھی اس طرف توجہ کرتے ہیں ورنہ اس کا یہ اعلان ہر وقت کے لئے ہے کہ ''اِنِّیۡ قَرِیۡبٌ''۔کہ میں تو تمہارے ہر وقت قریب ہوں۔پس آؤ اور میرے قرب سے فیض اٹھاتے رہو۔رمضان میں کیونکہ تم جماعتی رنگ اور ایک کوشش کے ساتھ میرے قریب آنے اور مجھ سے مانگنے کی کوشش کرتے ہو اس لئے میں اپنے خاص احسان کے تحت اپنی برکات میں اضافہ کر دیتا ہوں۔ ورنہ دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی قربت کے حصول کا ذریعہ بتاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا ربّ رات کے درمیانی حصہ میں بندے کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔فرمایا پس اگر تم سے ہو سکے تو اس گھڑی تم اللہ کا ذکر کرنے والوں میں سے بن جاؤ یا اگر بن سکو تو ضرور بنو۔

(سنن الترمذی، ابواب الدعوات، باب منہ، حدیث 3579)

پس رمضان کے دنوں میں بہت سے لوگوں کو نفل پڑھنے کی جو عادت پڑی ہے اگر اس میں وہ باقاعدگی اختیار کرنے کی کوشش کریں اور اس کیلئے وہ دعا بھی کریں اور رات کو پختہ ارادہ کر کے سوئیں تو اللہ تعالیٰ کی اس قربت سے ہمیشہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کا قرب ہو تو انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں اور اس کے حصار میں ہوتا ہے اور یہ قرب رات کی دعاؤں کے ساتھ دن کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور عبادات سے حاصل ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بڑے تنبیہ والے الفاظ میں فرمایا کہ ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، حدیث 6407)

پس یہ زندگی کے سامان تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے سارا سال ہی رکھے ہیں، قربت کے سامان تو سارا سال کے لئے رکھے ہیں۔قبولیت دعا کے سامان تو ہر وقت کے لئے مہیا فرمائے ہیں۔اپنے آپ کو صرف چند دنوں تک محدود کر کے باقی دنوں میں خدا تعالیٰ کی بات کی طرف توجہ نہ دینا انسان کو مردہ کر دیتا ہے۔اگر ہم نے حقیقی زندگی حاصل کرنی ہے تو پھر سال کے باقی گیارہ مہینوں میں بھی خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا ضروری ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک جگہ تاکیداً اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اسے یاد کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کو زیادہ یاد کرو اور ذکر کی مثال ایسی سمجھو کہ جیسے کسی آدمی کا اس کے دشمن نہایت تیزی کے ساتھ پیچھا کر رہے ہوں یہاں تک کہ اس آدمی نے بھاگ کر ایک مضبوط قلعہ میں پناہ لی اور دشمن کے ہاتھ لگنے سے بچ گیا۔فرمایا کہ اسی طرح بندہ شیطان سے نجات نہیں پا سکتا مگر اللہ کی یاد کے ساتھ۔

(سنن الترمذی، ابواب الامثال، باب ماجاء فی مثل الصلوٰۃ......الخ، حدیث 2863)

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے حصار میں صرف خاص دنوں میں ہی نہیں رکھا بلکہ اس کا اِنِّیۡ قَرِیۡبٌ (البقرۃ:187) کا اعلان ہر وقت اور ہر جگہ ہے۔اس کی مضبوط پناہ گاہیں ہر جگہ موجود ہیں اور ہر وقت موجود ہیں اور ہر وقت مومن کو پناہ دینے کے لئے ان کے دروازے کھلے ہیں اور شیطان کو روکنے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو شیطان سے بچانے کے لئے ہر وقت اللہ تعالیٰ کے مستعد حفاظت کرنے والے محافظ ان جگہوں پر کھڑے ہیں۔اگر انسان ہی اپنی بے عقلی سے کام لیتے ہوئے اپنے دشمن سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ گاہ کی طرف دوڑنے کی بجائے خطرناک راستوں کی طرف چلنا شروع کر دے تو پھر یہ انسان کا اپنا قصور ہے اور اس کی بے وقوفی کی، کم عقلی کی انتہا ہے۔پس رمضان میں جس محفوظ حصار میں آنے اور جس مضبوط قلعہ میں آنے کی کوشش کی ہے اور پناہ لی ہے ہمارا کام یہ ہے کہ اب اس پناہ میں رہنے کے لئے تمام احتیاطوں کو استعمال کریں۔ یہ نہ ہو کہ ہماری کسی بے احتیاطی کی وجہ سے، لاپرواہی کی وجہ سے ہم قلعہ سے باہر نکل کر اپنے بدترین دشمن کے ہاتھ لگ جائیں۔ پس دعاؤں اور نیکیوں کے بجالانے کی طرف خاص توجہ دینے کی ہر ایک کو ہر وقت ضرورت ہے تاکہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی پناہ گاہ میں رہیں۔دعاؤں اور ذکر الٰہی پر زور دیں۔

ہماری دعاؤں کی کیا کیفیت ہونی چاہئے اور کس طرح ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں؟ اس بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔جب تک کثرت سے اور بار بار'' (کثرت سے بہت زیادہ اور بار بار) ''اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی۔'' (کثرت بھی ضروری ہے اور اضطراب بھی ضروری ہے وہ دعا نہیں کی جاتی) ''وہ پروا نہیں کرتا''۔فرمایا ''دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے؟ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔''

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 137، یڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرمایا کہ قبولیت کے واسطے جو ضروری شرط ہے وہ اضطراب ہے۔ انسان جو دعا کرے تو صرف منہ سے الفاظ ادا کر کے نہیں، سطحی طور پر نہیں بلکہ دعا کے وقت ایک بیقراری ہو اور ایک بے چینی ہو۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

''پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

پھر قبولیت دعا کے لئے یہ شرط بھی آپ نے بیان فرمائی کہ ’’جس کے واسطے انسان دعا کرتا ہو اس کے لئے دل میں درد ہو‘‘۔ (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 336، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

انسان اپنے لئے تو دعا کرتا ہے اور بڑے درد سے اسی طرح کرتا ہے جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے قریبیوں، بیوی بچوں کے لئے بھی ان کی تکلیف کے وقت بڑے درد سے دعا کرتا ہے۔ لیکن ہمارا کام یہ بھی ہے، ایک مومن کا یہ کام ہے کہ اپنے اس ذاتی دائرے سے باہر نکل کر جماعت کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ مُسلم اُمّہ کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ اپنے اپنے ملکوں کے لئے بھی دعا کریں۔ دنیا پر جو بھیانک خطرات منڈلا رہے ہیں ان کے دُور ہونے کے لئے بھی دعا کریں اور اس طرح دعا کریں جو دل میں درد کے ساتھ اٹھے۔ صرف سطحی دعائیں نہ ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ: ’’میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے۔‘‘ فرمایا ’’جس قدر دعا وسیع ہوگی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا‘‘ (کنجوسی کرو گے۔ کمی کرو گے) ’’اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دُور ہوتا جاوے گا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 74، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا یہ بھی ذریعہ ہے کہ صرف اپنی ذات تک ہی دعاؤں میں انسان محدود نہ رہے بلکہ اپنی دعاؤں کو وسیع کرے اور آجکل کا معاشرہ اور دنیا آپس میں اس قدر قریب ہے کہ دوسروں کے لئے دعا سے انسان اپنی ذات کو بھی فائدہ پہنچا رہا ہوتا ہے۔ یعنی علاوہ اس کے جو ایک ثواب ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے فائدہ پہنچ رہا ہے، ظاہری دنیاوی فائدے بھی پہنچتے ہیں کیونکہ ظاہری طور پر بھی ہر ایک کا دوسرے پر اثر ہو رہا ہے۔ پس پہلے تو اپنی دعاؤں میں یعنی مستقل دعاؤں میں جماعت کے لئے دعاؤں کو بھی شامل کرے اور یہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کو مجموعی طور پر جماعت کو اپنی دعاؤں میں شامل کرنا چاہئے۔

پاکستان میں جماعت کے حالات کا ہر ایک کو علم ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی مقدمہ یا کسی بھی طریق سے تنگ کرنے کی کارروائی بعض حکومتی کارندوں کی طرف سے یا مولویوں کی طرف سے ہوتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہر پاکستانی احمدی کو بچا کر رکھے۔ اسی طرح ملک کے جو سیاسی حالات ہیں ان میں حکومت بھی اپنی طرف سے توجہ ہٹانے کیلئے بعض کمزوروں کو یا اقلیتوں کو بعض ذریعوں سے اور مختلف گروہوں کے ذریعہ سے یا مختلف لوگوں کے ذریعوں سے یا حملوں کے ذریعوں سے نقصان پہنچانے کی کوشش کر سکتی ہے اور خود ہی ایسی حرکتیں کروا کر پھر اس کے بعد law and order قائم کرنے کے نام پر یہ لوگ مزید ایسے قانون بناتے ہیں تا کہ اپنی مرضی کے قانون چلا سکیں اور اپنی حکومت یا کرسی کو مضبوط کر سکیں۔ بہرحال یہ خبریں آجکل وہاں میڈیا میں بھی نکل رہی ہیں۔ اس بات کی کیا حقیقت ہے یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے لیکن ایسے مکر یہ سیاسی حکومتیں ماضی میں کرتی رہی ہیں اس لئے دعاؤں کی خاص ضرورت ہے۔ پاکستانی احمدیوں کو جو وہاں رہنے والے ہیں اپنے لئے خاص دعا کرنی چاہئے۔ پہلے بھی مَیں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ دعاؤں میں جو ایک جوش ہونا چاہئے وہ نہیں ہے اس لئے اس طرف توجہ دیں۔ جہاں تک دعاؤں کے علاوہ کسی کوشش کا سوال ہے ہم نے نہ تو پہلے قانون ہاتھ میں لیا اور بدلے لئے اور نہ آئندہ لیں گے لیکن دعا کا ہتھیار ہے جو ہم ہمیشہ استعمال کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان لوگوں کی جماعت کو ختم کرنے کی جو منصوبہ بندیاں ہیں ان سے بچاتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ آئندہ بھی بچائے گا۔ نہ صرف بچائے گا بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت ترقی کی منازل کی طرف بھی پہلے سے زیادہ قدم بڑھائے گی۔

اسی طرح الجزائر میں بھی جماعت کے خلاف ایک باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کارروائی ہو رہی ہے لیکن اِکّا دُکّا کے علاوہ تمام احمدی مضبوطی سے اپنے ایمان پر قائم ہیں اور مجھے لکھتے ہیں کہ آپ فکر نہ کریں۔ ہم ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ بلکہ ایک نے یہ بھی لکھا کہ آپ کہتے ہیں نئی جماعت ہے۔ ٹھیک ہے ہم نئی جماعت ہیں۔ گزشتہ دس سال سے قائم ہوئی جماعت ہے لیکن ہماری قربانیاں دینے کی جو تاریخ ہے وہ بہت پرانی ہے اس لئے جب ہم پہلے قربانیاں دیتے رہے ہیں تو اب جبکہ ہم نے حق پا لیا ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم قربانیاں نہ دیں۔ حکومت کو وہاں سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیسے لوگ ہیں جو نہ تو کسی قسم کا سخت ردّ عمل دکھا رہے ہیں اور نہ اپنے ایمان سے پھرتے ہیں۔ عورتیں مرد سب سزائیں قبول کرنے کو تیار ہیں لیکن اپنے ایمان سے ہٹنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ احمدی کے پاس دعا کا ہتھیار ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر یقین ہے۔ اس بات پر وہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ امتحان کا دَور ایک دن ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ ضرور ہماری دعائیں سنے گا۔ ہم تو اس خدا کے آگے جھکنے والے ہیں جو سب طاقتوں کا مالک ہے جو مضبوط سہارا ہے۔ اس کے ساتھ جب کوئی چمٹ جائے تو وہ اس کا مضبوط سہارا بن جاتا ہے۔ اس کی پناہ بن جاتا ہے۔ ہمارا خدا سب بادشاہوں اور حکومتوں سے اونچی شان والا ہے۔ وہ صمد ہے۔ یہ دنیا دار حکومتیں اور طاقتیں اس کے سامنے ایک حقیر چیونٹی کے برابر بھی نہیں ہیں۔ پس جب ہمارا خدا اس شان والا ہے تو پھر ہمیں خوف کی ضرورت نہیں۔ ہاں امتحان آتا ہے بعض قربانیاں دینی پڑتی ہیں لیکن آخر فتح بھی پھر اسی کی ہے جس کے ساتھ خدا تعالیٰ ہو اور جماعت احمدیہ کی تاریخ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر جماعت کو اپنی پناہ میں لیا ہے اور دشمن ناکام و نامراد ہی ہوا ہے۔ پس اگر ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مضبوط قلعہ میں پناہ لینے کے لئے اپنی دعاؤں اور ذکر کو نہ صرف قائم رکھیں بلکہ بڑھائیں۔

پاکستان میں بھی جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہر احمدی کا کام ہے کہ دعاؤں کی طرف توجہ دے۔ جو سمجھتے ہیں کہ ان کو براہ راست کوئی خطرہ نہیں ہے اور اس بات نے انہیں دعاؤں میں سست کر دیا ہے، دعاؤں کی طرف پوری توجہ نہیں ہے وہ بھی یاد رکھیں کہ ان پر بھی امتحان اور ابتلاء کا دَور آ سکتا ہے اور اگر ایمان بچانا ہے تو اپنے ایمان کو بچانے کے لئے انہیں بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہی آنا پڑے گا۔ اس لئے اس سے پہلے کہ ایسی حالت ہو دعاؤں کی طرف توجہ کریں۔ اور جیسا کہ میں نے یہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے کہا کہ اگر اس وقت کسی کو بظاہر دنیاوی آسانیاں بھی ہیں تب بھی جو احمدی بھائی مشکل اور پریشانیوں میں گرفتار ہیں ان کے لئے ایک درد کے ساتھ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جماعتی پریشانیاں بھی دور فرمائے اور ذاتی پریشانیاں بھی دور فرمائے۔ دوسروں کے لئے دعا کرنے سے دعا کرنے والے کی اپنی پریشانیاں بھی دور ہوتی ہیں جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

جو باہر کے ممالک میں ہیں، یورپ میں اور ترقی یافتہ ممالک میں رہتے ہیں وہ بھی اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھیں۔ اسلام کے خلاف ان مغربی اور ترقی یافتہ ممالک میں اب جو ایک رَو اٹھی ہے اس سے احمدی بھی متاثر ہوں گے۔ بیشک ہم کہتے رہیں کہ ہم وہ نہیں جو بعض دوسرے مسلمان عمل کر رہے ہیں۔ ہم تو پُرامن اسلام اور پیار اور محبت کرنے والے اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔ ہر ایک کو تو ابھی پتا نہیں کہ ہم کیا ہیں اور کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد ہے؟ اور کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن ہے؟ یا تو ہم نے ہر ایک تک پیغام پہنچا دیا ہو ورنہ کارروائی کرنے والا تو اندھا ہو کر کارروائی کر جاتا ہے اور ایسے واقعات یہاں بھی ہوتے رہتے ہیں۔ ہو رہے ہیں اور ہونے شروع ہو گئے ہیں جو اسلام مخالف اور قوم پرست لوگ مسلمانوں کے خلاف بھی نقصان پہنچانے کے لئے کارروائیاں کر رہے ہیں اور دوسری قوموں کے خلاف بھی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ بلکہ ایک احمدی نے لکھا کہ میرا مالک میرے کام سے بڑا خوش تھا اور بڑی تعریفیں کیا کرتا تھا۔ اسی طرح اخلاق سے بھی بڑا متاثر تھا لیکن کچھ عرصہ سے اس کا رویّہ بدل گیا بلکہ مسلمانوں کے خلاف ہونے کی وجہ سے میرے بھی خلاف ہو گیا اور اس وجہ سے وہ مجھے نوکری سے بھی نکالنا چاہتا ہے۔ تو یہی واقعات ہیں جو آہستہ آہستہ بڑھتے چلے جاتے ہیں اگر ان کا وقت پہ علاج نہ ہو۔ پس اس کا علاج سوائے دعا کے اور کچھ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کئے بغیر کوئی ان حالات سے بچ نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا جب یہ اعلان ہے کہ میری طرف تم خالص ہو کر آؤ مَیں تمہاری پکار اور دعائیں سنوں گا تو پھر اس ذریعہ کو ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے۔ پس جب حیلے سب جاتے رہیں تو ایک حضرتِ توّاب والی حالت ہمیں پیدا کرنی پڑے گی۔ اس کے بغیر گزارہ نہیں۔ ہم ان مشکلات اور امتحانوں سے اس کے بغیر نکل نہیں سکتے۔

پھر صرف مسلمانوں کی حالت یا احمدیوں کی حالت کا ہی سوال نہیں ہے بلکہ پوری دنیا کے حالات ایسے ہو رہے ہیں جو دنیا خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور اپنی تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ بڑی طاقتیں اس وقت تو مسلمانوں کو آپس میں لڑا رہی ہیں اور جیسا کہ مَیں کئی سالوں سے کہہ رہا ہوں کہ مسلمان ان کے ہاتھوں میں بے وقوف بن کر اپنی طاقت کو کمزور کر رہے ہیں۔ اپنے ملکوں کی ترقی کو کئی دہائیاں پیچھے لے جا چکے ہیں۔ اس وقت جو امریکہ کا منصوبہ نظر آ رہا ہے وہ بڑا خطرناک ہے۔ شام میں جنگ کے ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں اور مزید کئے جائیں گے کہ ایران کی مدد شام کو براہ راست پہنچے۔ ہو سکتا ہے ایران ایسی حالت میں فوجیں بھی بھیج دے اور پھر امریکہ اور اسرائیل ایران سے اپنی دشمنی نکالیں گے اور پھر براہ راست ایران سے جنگ شروع ہو جائے گی۔ اور بدقسمتی سے سعودی عرب کی حکومت بھی ان کا ساتھ دے گی۔ بظاہر یہی نظر آ رہا ہے اور اسلام کے خلاف جو بغض و کینہ ہے، مسلمان ممالک کو کمزور کرنے کی جو کوشش ہے اس پر بڑی حکمت سے یہ طاقتیں عمل درآمد کر رہی ہیں اور کریں گی۔ لیکن یہ جنگ پھر محدود نہیں رہے گی۔ روس بھی دوسرے فریق کی حمایت میں جنگ میں کھل کر آ جائے گا جس کا وقتاً فوقتاً وہ اظہار کرتا بھی رہتا ہے۔ ایک عالمی جنگ کی شکل بن سکتی ہے۔ یہی تجزیہ نگار اب کہنے لگ گئے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
سنت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی اپنے
مہمان کو گھر کے دروازے تک جا کر الوداع کہے۔ (سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔
(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدر آباد

ہیں۔اگر کسی مسلمان ملک نے ابھی تک کوئی ترقی کی بھی ہے تو اس جنگ کے نتیجہ میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا بعض ملک تو کئی دہائیاں پیچھے جا چکے ہیں اور دوسرے ملک بھی کئی دہائیاں پیچھے چلے جائیں گے۔نقصان ہمیں مسلمانوں کو ہوگا۔

آجکل اسی طرح قطر کا معاملہ بھی ہے۔مسلمانوں کو لڑانے کے لئے ایک اور کوشش ہے۔دہشتگردی کے خاتمہ سے زیادہ یہ بات نظر آتی ہے کہ فرقہ واریت کی وجہ سے ایک حسد پیدا ہوئی ہوئی ہے اور دولت کو حاصل کرنے کی بھی ایک کوشش ہے اور اپنے زیرنگین رکھنے کی بھی کوشش ہے۔امریکہ نے پہلے تو سعودی عرب کو کہا تھا کہ بیشک قطر پر پابندیاں لگا دو۔یہی میڈیا میں زیادہ تر ذکر آ رہا ہے کہ صدر امریکہ کے دورے کے بعد، امریکہ کی اجازت ملنے کے بعد قطر کے خلاف یہ اقدامات کئے گئے ہیں۔اب جب یہ سب کچھ ہو گیا تو امریکہ کی حکومت یہ کہتی ہے کہ سعودی عرب اور اس کے اتحادی صلح کے لئے بڑی سخت شرائط رکھ رہے ہیں ان کو نرم رویہ دکھانا چاہئے۔اور اب یہ ظاہر کرنے کے لئے قطر پہ بھی ہاتھ رکھنا شروع کر دیا ہے کہ ہم تو اس بارے میں بالکل نیوٹرل ہیں۔مسلمان ممالک کو سمجھ نہیں آ رہی کہ مسلمانوں کے خلاف ایک سازش کی جارہی ہے بلکہ اسلام کے خلاف ایک سازش کی جارہی ہے اور ہمیں اس سے بچنا چاہئے۔

پھر صرف مڈل ایسٹ یا عرب ممالک کا ہی معاملہ نہیں ہے کہ جہاں سے جنگ کے شعلے بھڑک سکتے ہیں۔امریکہ اور کوریا کا بھی تناؤ ہر آنے والے دن میں بڑھ رہا ہے اور دنیا کے حالات پر نظر رکھنے والے اور تبصرہ کرنے والے اس بات کا کھل کر اظہار کر رہے ہیں کہ امریکہ کا معمولی سا بھی ہتھیاروں کا استعمال اور سختی کا رویّہ، یا کوریا کی طرف سے ہتھیار کا استعمال چاہے وہ بغیر نقصان پہنچائے ڈرانے کے لئے ہی ہو، اس خطے میں بدترین جنگ پر منتج ہوگا۔پس دنیا کے بڑے خوفناک حالات ہیں۔چین گو کوریا کا حمایتی ہے لیکن وہ بھی حالات کی سنگینی اور جنگ کے خوفناک نتائج کو محسوس کرتے ہوئے کوریا کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے اور امریکہ کو بھی سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔

پھر نئی ایجادیں ہیں۔انسانوں نے اپنے رابطوں کے لئے، اپنے ریکارڈ رکھنے کے لئے، اپنے معاشی اور دوسرے نظام چلانے کے لئے بڑی آسانیاں پیدا کی ہیں۔کمپیوٹر نے بہت سے کاموں کو سنبھال لیا ہے۔لیکن یہی ایجاد دنیا کی تباہی کا بھی ذریعہ بن سکتی ہے۔آجکل بار بار کبھی کسی خاص ملک میں اور کبھی پوری دنیا میں سائبر اٹیک (Syber attack) ہو رہے ہیں۔سارا نظام اس سے درہم برہم ہو جاتا ہے۔یہاں کا بھی این ایچ ایس (NHS) کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ایئرپورٹس کا نظام درہم برہم ہو گیا۔جنگی آلات کے استعمال اور جنگوں کی وجہ بننے میں بھی یہ سائبر حملے جو ہیں خوفناک کردار ادا کر سکتے ہیں اور تباہی لا سکتے ہیں۔چنانچہ نیٹو کے ایک نمائندے نے یہ واضح کیا ہے کہ نیٹو پر یا دنیا کے حساس معاملات میں کہیں بھی یہ سائبر حملہ ہو گیا تو ایک تباہ کن جنگ کا باعث بن سکتا ہے اور مزید ہم اس قسم کا حملہ برداشت نہیں کر سکتے۔یہ وارننگ وہ دے چکے ہیں۔پس دنیا تو اپنی تباہی کے خود سامان کر رہی ہے اور سمجھتے ہیں کہ دنیاداروں کی ترقی ان کی حفاظت کی ضامن ہے جبکہ یہ ان کی تباہی کی وجہ بن سکتی ہے۔اور پھر دنیادار اور دنیادار سربراہان حکومت اپنے مفادات کے لئے بالکل لاپرواہ ہو گئے ہیں۔خاص طور پر جب دنیا کی سب سے بڑی ظاہری طاقت کا صدر اپنے خول میں بیٹھ کر ہوائی باتیں کر کے سمجھتا ہو کہ دنیا اب میرے کہنے کے مطابق چلے گی تو پھر اس کی یہ باتیں حالات کو مزید بگاڑنے والا بنا رہی ہیں۔ایک بات تو اس سے ظاہر ہے کہ یہ اپنے تکبر کی وجہ سے اپنے ہر مخالف کو اور مسلمانوں سے نفرت کی وجہ سے مسلمانوں کو ختم کرنے پر تُلا بیٹھا ہوا ہے۔اپنے مخالفین کو، جو چاہے کوئی بھی ہوں، ختم کرنے پر تُلا بیٹھا ہے اور اس بات سے لاپرواہ ہے کہ دنیا میں مختلف وجوہات سے جو حالات پیدا ہو رہے ہیں اس کے خوفناک نتائج سے وہ بھی محفوظ نہیں رہے گا۔

مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ جو جگہ مرکز اسلام ہے وہاں کے بادشاہ بھی ایماندار نہیں ہیں اور اپنے مفادات اور علاقے میں اپنی بڑائی منوانے کے لئے غیر مسلموں کی گود میں گر کر اسلام کو کمزور کر رہے ہیں۔جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ سعودی حکومت کا یہی حال ہے۔مسلمان حکومتوں کے جو سربراہان ہیں وہ بھی عمومی طور پر اپنے عوام پر ظلم کر کے عوام کی بڑی تعداد کو اپنے خلاف کر چکے ہیں اور پھر حکومتوں کو مستحکم کرنے کے لئے مزید ظلم کرتے چلے جا رہے ہیں۔یہی حال سیریا میں ہے۔یہی حال عراق میں ہے یا کچھ حد تک دوسرے ملکوں میں ہو رہا ہے۔اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان باتوں سے یہ مسائل کا حل کر لیں گے۔اور سمجھتے نہیں کہ اس کا حل وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے اور جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے میں ہی ہے۔

ہم احمدی کمزور ہیں۔ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے۔ہمارے پاس دولت نہیں ہے۔ہمارے پاس حکومت نہیں ہے۔لیکن ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آنے والے مسیح و مہدی کو مان لیا ہے جس سے اب دنیا کا امن اور سلامتی وابستہ ہے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عمل کرنے سے قائم ہوگا۔دنیا اگر جنگوں کی تباہی اور بربادی سے بچ سکتی ہے تو صرف ایک ہی ذریعہ سے بچ سکتی ہے اور وہ ہے ہر احمدی کی ایک درد کے ساتھ ان تباہیوں سے انسانیت کو بچانے کے لئے دعا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ دعا ایسی مصیبت سے بچانے کے لئے بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکی ہو اور ایسی مصیبت کے بارے میں بھی جو ابھی نازل نہ ہوئی ہو۔فرمایا کہ پس اے اللہ کے بندو! دعا کو اپنے اوپر لازم کر لو۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب من فتح لہ منکم باب الدعاء......الخ، حدیث 3548)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہمیں دعاؤں پر بہت زور دینا چاہئے۔آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ دنیا میں بسنے والے انسانوں کے درد کو محسوس کرتے ہوئے، ان آنے والی تکلیفوں اور مصیبتوں کو محسوس کرتے ہوئے جو ابھی ان پر نہیں آئیں اور جن کا ان کو احساس بھی نہیں ہے۔حکومتیں اور ایک طبقہ تو اپنے مقاصد کے لئے ایسی حرکتیں کر رہا ہے لیکن لاکھوں کروڑوں معصوم دنیا میں ہیں، ان ملکوں میں ہیں جن کو پتا بھی نہیں کہ ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور کیا ہو رہا ہے اور وہ بے ضرر اور معصوم ہیں ان کے لئے ہمارا فرض ہے کہ دعا کریں۔

یہ لوگ جو دنیادار ہیں وہ بھی سمجھتے ہیں کہ ہم، جیسا کہ میں نے کہا کہ ہم دنیاوی حصاروں میں رہ کر ان اثرات سے محفوظ رہیں گے۔لیکن نہیں سمجھتے کہ آفات اور تباہی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔آج غلامان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی یہ فرض ہے کہ جہاں اپنے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دین پر قائم اور مضبوط رکھے، اللہ تعالیٰ سے تعلق کو اور دعاؤں کی طرف توجہ میں انہیں بڑھاتا رہے، ان کی پریشانیوں اور مشکلات کو دور فرمائے، وہاں مُسلم اُمّہ کے لئے بھی دعا کریں۔اللہ تعالیٰ انہیں بھی عقل دے کہ وہ اپنے مقام کو سمجھیں۔اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔غیروں اور اسلام مخالف طاقتوں کی جھولی میں نہ گریں۔اللہ تعالیٰ نے ان کی سلامتی، ان کی ترقی کے لئے اپنے جس فرستادے کو بھیجا ہے وہ اسے ماننے والے ہوں۔اسی طرح ایک درد کے ساتھ انسانیت کو تباہی سے بچانے کے لئے بھی دعا کریں۔جنگوں کے ٹلنے کے لئے دعا کریں۔دعاؤں اور صدقات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔اگر اصلاح کی طرف دنیا مائل ہو جائے تو یہ جنگیں ٹل بھی سکتی ہیں۔ہم اس بات پر خوش نہیں ہیں کہ دنیا کا ایک حصہ تباہ ہو اور پھر باقی دنیا کو عقل آئے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکیں اور آنے والے کو مانیں بلکہ ہم تو اس بات پر خوش ہیں اور کوشش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بھی اس کے بداعمال کی وجہ سے تباہی میں نہ ڈالے اور دنیا کو عقل دے کہ وہ بدانجام سے بچیں۔جہاں مسیح موعود کے غلاموں کا یہ کام ہے کہ اس پیغام کو عام کریں کہ عافیت کا حصار اب مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جڑنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے یا جڑنے میں ہی ہے، وہاں ہم ان کے لئے دعائیں بھی کریں۔اس یقین کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہماری دعاؤں سے ان کو عقل بھی آ جائے اور اللہ تعالیٰ ان کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بھی بچا لے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے اس مشن کو پورا کرنے والے ہوں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے تھے کہ دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے اور اس کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور کوششوں کو بھی عمل میں لائیں اور دعاؤں کی بھی انتہا کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا غلبہ دعاؤں کے ذریعہ سے ہونا ہے۔آپ کو دعا کا ہتھیار دیا گیا ہے۔پس جیسا کہ میں نے کہا اب رمضان کے بعد بھی ہمیں اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کرتے ہوئے دعاؤں اور عبادتوں میں آگے آگے قدم بڑھانے چاہئیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی‘‘۔فرمایا کہ ’’انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔‘‘ فرمایا ’’پس مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 268 تا 269، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ بالخیر کرے اور ہم کبھی شیطان کی جھولی میں گرنے والے نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق زندگیاں گزارنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم مصعب شویری صاحب (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے مکرم مصعب شویری صاحب آف شام کے خاندان کے احمدیت کی طرف سفر کا کچھ احوال نذرِ قارئین کیا تھا۔ اس قسط میں اس سلسلہ کو مزید آگے بڑھاتے ہیں۔

خلیفۂ وقت سے پہلا رابطہ

مکرم مصعب صاحب بیان کرتے ہیں:

غالباً 1993ء یا 1994ء کی بات ہے کہ مکرم محمد منیر ادلبی صاحب ہماری بستی میں آئے اور کہا کہ وہ لندن جا رہے ہیں اور جس نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں خط لکھنا ہے لکھ کر مجھے دے دے تو میں حضور انور کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ ہمارا خلیفہ وقت کی خدمت میں یہ پہلا خط تھا۔ مجھے یاد ہے کہ اس وقت چھوٹے بچوں نے بھی بڑے جوش وجذبہ سے خطوط لکھے اور خلافت سے اپنی محبت اور اخلاص کا اظہار کیا۔

تقریباً تین ماہ کے بعد جب مکرم منیر ادلبی صاحب واپس آئے تو ان کے ہاتھوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی طرف سے ہمارے خطوط کے نہایت محبت بھرے جواب تھے۔ خلیفہ وقت کے ساتھ تعلق کی حلاوت کا یہ پہلا احساس تھا جو نہایت خوبصورت اور غیر معمولی تھا۔

شام کے حالات کے بارہ میں خبر

میں نے غالباً 2006ء میں ایک رؤیا میں دیکھا تھا کہ ہماری بستی میں شدید فساد برپا ہے اور لوگ دو گروہوں میں منقسم ہو کر ایک دوسرے پر پتھر برسا رہے ہیں۔ ایسے لگ رہا ہے جیسے ہر طرف پتھروں کی بارش ہو رہی ہے، جبکہ ہم بچے ایک گلی میں کھڑے یہ سارا منظر دیکھ رہے ہیں۔

میں نے بستی کے پہلے احمدی مکرم احمد خالد البراقی صاحب کو یہ رؤیا سنایا تو انہوں نے کہا کہ اگر اس بستی کے لوگ اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تکذیب اور آپ کی جماعت کی مخالفت کرتے رہیں گے تو ایک دن خدا کے غضب کے نیچے آئیں گے اور آپس میں قتل وغارتگری کے مرتکب ہوں گے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم سب کو مل کر دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت کے راستے کی طرف لے آئے اور اس خطرناک انجام سے بچائے۔

اس رؤیا کے کئی سال بعد شام کے حالات خراب ہونے شروع ہوئے اور حکومت اور اس کے مخالف گروپوں کے مابین اس قدر گولہ بارود کا تبادلہ ہوا کہ ایسے لگتا تھا جیسے آسمان سے بموں اور میزائلوں کی بارش ہو رہی ہے۔ اس صورت حال کی وجہ سے جہاں پورا ملک تباہی اور بربادی کی تصویر بن کر رہ گیا وہاں انسانی خون اس قدر ارزاں ہوا کہ ملک کے چپّے چپّے پر لہو کے ساتھ ایسی دردناک داستانیں رقم کی گئیں جن کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ظلموں کا یہ سلسلہ وحشتناک طریقوں اور دہشتناک صورتوں میں ابھی تک جاری ہے۔

ظلم کا حصہ بننے سے بچنے کی دعا

ہمارے ملک میں ہر نوجوان کو ایک معیّن عمر کے دوران لازمی فوجی ٹریننگ کے لئے خود کو پیش کرنا پڑتا ہے۔ عام حالات میں یہ عرصہ ہر نوجوان کی زندگی کا مشکل ترین عرصہ ہوتا ہے لیکن شام میں ہونے والی خانہ جنگی کے دوران تو اس کی سنگینی اور بھی بڑھ گئی تھی۔ کیونکہ دونوں اطراف سے ہی ظلم ہو رہا تھا اور میں نہیں چاہتا تھا کہ اس ظلم کا حصہ بنوں۔ میں دعا کرتا تھا کہ خدایا تو مجھے اس لازمی ٹریننگ سے بچا اور میرے لئے بچاؤ کا کوئی راستہ پیدا فرما دے۔ اس کے لئے مَیں نے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کا خط بھی لکھا۔

سنگین حالات

2012ء سے لے کر 2014ء تک ہماری بستی کا علاقہ حکومت مخالف گروہوں کے زیر تسلط رہا۔ اس عرصہ میں حکومت اور ان دہشتگرد گروہوں کے مابین خونریز لڑائیاں ہوئیں جس کے بعد دہشتگرد گروہوں نے اپنی ظالمانہ کارروائیوں کو مزید تیز کر دیا اور اردگرد کے لوگوں کو اندھا دھند قتل کرنے لگ گئے۔ اس دوران یہ المناک واقعہ بھی پیش آیا کہ ہمارے ایک احمدی بھائی عبد المنعم المسلمانی صاحب جو محدود پیمانے پر پٹرول بیچ کر اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پال رہے تھے، ایک روز قریبی بستی سے پٹرول خریدنے گئے تو دہشتگردوں نے انہیں پکڑ لیا اور سیرین حکومت کی ایجنٹی کے الزام میں انہیں شہید کر دیا۔ شہید کے سوگواروں میں بیوی کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

احمدیت چھوڑو یا بستی سے نکل جاؤ!

اس سے اگلے روز ہی یہ دہشتگرد ہمارے ہمسائے میں آئے اور میرے والد صاحب کو وہاں بلا کر کہا کہ تمہارے پاس تین دن ہیں۔ اس دوران یا تو تم بستی کی مسجد میں جا کر اپنے کفر سے توبہ کر کے اسلام قبول کرنے کا اعلان کرو، یا اس بستی سے ہمیشہ کے لئے چلے جاؤ، اگر یہ سب کچھ نہیں کر سکتے تو پھر قتل ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

ہم نے حضور انور کی خدمت میں دعا کا خط لکھا۔ اور مقامی جماعت کے صدر مکرم احمد خالد براقی صاحب کو بھی بتایا۔ انہوں نے کہا کہ تم صبح سویرے ہی یہاں سے نکل جاؤ۔ چنانچہ ہمارے خاندان اور رشتہ داروں پر مشتمل تقریباً بارہ تیرہ افراد پر مشتمل یہ قافلہ ایک ویگن میں بیٹھ کر قریبی گاؤں پہنچا۔ جہاں میرے سسر کے ایک غیر احمدی رشتہ دار کے گھر میں ہم نے دو دن قیام کیا۔ اس نے ہماری ضیافت وغیرہ کا بہت زیادہ خیال رکھا۔ دو روز کے بعد میرے علاوہ باقی سب احباب سیکیورٹی پوسٹوں سے گزرتے ہوئے بچتے بچاتے بخیریت دمشق پہنچ گئے۔ چونکہ مَیں لازمی فوجی ٹریننگ کے لئے متعلقہ حکومتی ادارہ میں وقت پر حاضر نہ ہو سکا تھا اس وجہ سے خطرہ تھا کہ پوسٹوں پر چیکنگ کے دوران مجھے گرفتار کر لیا جائے گا اس طرح دیگر احباب کے لئے کئی مشکلات پیدا ہو سکتی تھیں، چنانچہ مَیں تقریباً دو ہفتے کے بعد چھپ چھپا کے دمشق پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔

دمشق میں محترمہ اُمّ اکرم الشواء صاحبہ نے ایک ماہ تک ہماری ضیافت کی اور ہمیں اپنے گھر میں رکھا۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔

گرفتاری کے بعد رہائی کا یقین

میری منگنی ہو چکی تھی لیکن شادی کا دُور دُور تک کوئی امکان نہ تھا کیونکہ نہ میرے پاس رہنے کو جگہ تھی، نہ خرچ کرنے کو مال، اور نہ ہی کوئی کام تھا، بلکہ سب سے بڑی روک یہ تھی کہ لازمی فوجی ٹریننگ نہ کرنے کی وجہ سے قانونی طور پر مَیں شادی نہیں کر سکتا تھا، بلکہ ایسا کرنے کی صورت میں گرفتاری یقینی تھی۔

مَیں اپنے بہنوئی کے گھر میں بیٹھا انہی خیالوں میں گم تھا کہ وہاں پر سی آئی ڈی والوں نے چھاپہ مار کر مجھے، میری والدہ اور میرے بہنوئی کو گرفتار کر لیا اور ساتھ لے گئے۔

ہماری گرفتاری کے بعد سب کا یہی خیال تھا کہ میرا بہنوئی اور میری والدہ تو جلد رہا ہو جائیں گے لیکن لازمی فوجی ٹریننگ نہ کرنے کی وجہ سے مجھے جیل ہو جائے گی جس کے بعد پھر سیدھا لازمی فوجی ٹریننگ کے لئے جانا ہو گا، اور دورانِ گرفتاری ظلم وستم کی چکی میں پسنا اس سے سوا ہو گا۔

مجھے جیل میں تحقیق کیلئے بلایا گیا۔ میری آنکھوں پر پٹی باندھ کر گھٹنوں کے بل بٹھایا گیا تھا۔ میں نے ہر بات سچ سچ بتا دی۔ نہ صرف اپنے احمدی ہونے کے بارہ میں بتایا بلکہ انہیں جماعت کے عقائد اور ملک کی موجودہ صورتحال میں جماعت کے موقف سے بھی آگاہ کیا۔ نیز بلا جھجک یہ بھی بتا دیا کہ مَیں لازمی فوجی ٹریننگ سے بھاگا ہوا ہوں۔

مجھے علم تھا کہ اس جیل میں آنے والا کبھی صحیح سلامت واپس نہیں گیا۔ بلکہ اس جیل کے بارہ میں یہ بات مشہور تھی کہ اگر کوئی اس سے باعزت بری ہو کر بھی نکلے تو کم از کم اس قدر تعذیب کا نشانہ بن چکا ہوتا ہے کہ اپنے پاؤں پر چل کر اس جیل سے باہر نہیں آتا۔ لیکن یہ عجیب بات ہے ان تمام حقائق کے باوجود خدا تعالیٰ نے میرے دل میں اپنی جلد اور باعزت رہائی کے بارہ میں غیر معمولی یقین اور اطمینان ڈال دیا تھا۔ شاید یہ یقین میرے دل میں اس خط کے بعد پیدا ہوا تھا جو میں نے اپنی گرفتاری سے کچھ عرصہ قبل حضور انور کی خدمت میں ارسال کیا تھا اور اپنی بیکسی اور بے بسی کا ذکر کر کے شادی کے لئے غیب سے انتظام ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ یہ خط لکھنے کے بعد مجھے یقین ہو گیا تھا کہ حضور انور کی دعا میرے حق میں قبول ہو گئی ہے اور میری شادی کے راستے میں حائل ہر رکاوٹ جلد دور ہو جائے گی۔

مرحوم خالد البراقی صاحب کا ذکر خیر

اس جیل کے ساتھ نہایت دردناک یادیں وابستہ ہیں کیونکہ یہی وہ جیل ہے جس میں حوش عرب جماعت کے ایک خوبرو نوجوان مکرم خالد البراقی صاحب کو لایا گیا اور پھر اس قدر ظلم کیا گیا کہ یہ نوجوان جان کی بازی ہار گیا۔ مکرم خالد البراقی صاحب نہایت متقی اور نیک اور صالح نوجوان تھا بلکہ کئی امور میں میرا آئیڈیل تھا۔ وہ میرا بچپن کا دوست اور خیر خواہ تھا۔ میں نے اس سے بہت کچھ سیکھا تھا۔ میں نے اس کی زبان سے کبھی کوئی برا لفظ نہیں سنا۔ ہر ایک سے محبت اور احسان کا سلوک کرنے والا یہ نوجوان بہت سی خوبیوں کا مالک تھا۔ اس کی وفات کی خبر سنتے ہی میری حالت غیر ہو گئی اور میں بہت رویا۔ میں آج تک اسے اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں کیونکہ اس نے مجھے نماز اور عبادت کے بارہ میں بعض ایسے مشورے دیئے تھے جو ہر نماز کے وقت مجھے یاد آ جاتے ہیں اور پھر اس کے لئے خود بخود دعائیں نکلتی ہیں۔ وہ مکینیکل انجینئرنگ کی فیلڈ میں کام کرتا تھا اور سنٹرل ہیٹنگ وشمسی توانائی کے کام کا ماہر تھا۔ مجھے اس فیلڈ میں بھی اس سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت فرمائے۔ آمین۔

معجزانہ طور پر شادی کا بندوبست

اپنی رہائی کے بارہ میں جیسا یقین خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا تھا اسی کے مطابق محض ایک ہفتے کے اندر اندر میری اور میری والدہ صاحبہ کی ایسے باعزت طریق پر رہائی ہوئی کہ ہمیں نہ کسی نے برا بھلا کہا اور نہ ہی کوئی ٹارچر کیا گیا۔

معجزانہ رہائی کے بعد شادی کے بارہ میں بھی معجزانہ طور پر سب انتظام ہونے پر میرا یقین مزید پختہ ہو گیا۔ چنانچہ میں اپنے بھائی کو ساتھ لے کر اپنی لازمی فوجی ٹریننگ کو مؤخر کرنے کی درخواست دینے کے لئے متعلقہ آفس جا پہنچا۔ محض ایک سو ڈالرز کی ضمانت سے میری لازمی فوجی ٹریننگ مؤخر کر دی گئی۔ پھر مَیں نے اس عرصہ میں شادی کرنے کی اجازت کے لئے درخواست دی تو استثنائی طور پر مجھے شادی کرنے کی اجازت بھی مل گئی۔ جنگی حالات میں ایسا ہونا کسی معجزے سے کم نہ تھا۔

یوں نہایت کسمپرسی کی حالت میں میری شادی ہو گئی۔ شادی کے بعد رہنے کے لئے میرے پاس کوئی گھر نہ تھا۔ یہ مشکل بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے حل کر دی، وہ یوں کہ اس دوران ہماری بستی کے حالات ٹھیک ہو گئے اور ہم اپنے گھر لوٹ آئے۔ والحمد للہ علیٰ ذلک۔

ہجرت کا فیصلہ

میری شادی کو ابھی دو ماہ ہی گزرے تھے کہ حکومت کی طرف سے اعلان ہو گیا کہ کسی کی بھی لازمی فوجی ٹریننگ مزید مؤخر نہیں کی جائے گی۔ یہ سنتے ہی میں نے سوچا کہ اب میرے لئے اس ملک میں رہنا مشکل ہو جائے گا لہٰذا میں نے تمام امور کا اچھی طرح جائزہ لے کر ہجرت کا فیصلہ کر لیا۔ اس فیصلہ میں کچھ تو میرے بھائیوں اور میری اہلیہ کے بھائیوں کی حوصلہ افزائی شامل تھی اور کچھ اس بات کا حوصلہ بھی تھا کہ ترکی میں میری بہن، بہنوئی اور ان کا خاندان پہلے سے موجود تھا۔

چنانچہ بعض احباب کی مدد سے ہم بیروت پہنچے اور وہاں سے ترکی کے لئے روانہ ہو گئے۔ ترکی میں تین ہفتے تک اپنی بہن کے گھر رہنے کے بعد ہم نے علیحدہ گھر لے لیا اور میں نے ترکی میں مقیم ایک سیرین شخص کے ہاں نوکری کر لی جس نے شام کے حالات کی خرابی کے آغاز میں ہی یہاں آ کر سیکنڈ ہینڈ فرنیچر اور کارپٹس وغیرہ کا کاروبار سیٹ کر لیا تھا۔ میرا کام اس کے سامان کی مرمت وغیرہ کرنا تھا۔ اس نے ہی مجھے گھر لے کر دیا تھا لیکن افسوس کہ اس شخص نے میرے ساتھ دھوکا کیا اور مجھے اس گھر کے لئے اپنی دکان سے پرانا سامان مہنگے داموں فروخت کیا۔ پھر مجھ سے چودہ چودہ گھنٹے کام کروایا۔ میں نے اس کے پاس تین ماہ تک کام کیا جس کی اجرت کو اس نے اُس بوسیدہ سامان کی قیمت میں کاٹ لیا جو اس نے میرے گھر کے لئے دیا تھا۔

تین ماہ کے بعد مجھے ایک ترکی شخص کے پاس اچھا کام مل گیا اور گزر بسر نسبتاً بہتر ہونے لگ گئی۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 19؍مئی 2017)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد جہاں توحید کا قیام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو واضح کر کے دنیا کو آپ کے جھنڈے تلے لانا تھا وہاں حقوق العباد کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کا اِدراک دلوانا اور اس پر عمل کروانا بھی تھا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 24 مارچ 2017 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال 23 مارچ کی جماعت احمدیہ میں کیا اہمیت ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: 23 مارچ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بڑا اہم دن ہے کیونکہ اس دن حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ آپ نے فرمایا کہ آنے والا مسیح موعود اور مہدی معہود جس کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی وہ مَیں ہوں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آنے کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

جواب آپ نے فرمایا کہ ''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔''

سوال حضرت مسیح موعودؑ کو یہ مقام و مرتبہ کیسے ملا؟

جواب آپؑ فرماتے ہیں یہ مقام مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آپ سے سچے عشق کی وجہ سے ملا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مقام و مرتبہ بیان فرمایا ہے؟

جواب آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمدؐ اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔''

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے الجیریا کے احمدیوں کا کیا حال بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آجکل الجیریا میں احمدیوں کو جیلوں میں ڈالا جا رہا ہے۔ عورتوں پر بھی انہوں نے مقدمے قائم کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ کئی کئی گھنٹے سفر کروا کر دودھ پیتے چند مہینوں کے بچوں کے ساتھ عورتوں کو دوسرے شہروں میں لے جایا جاتا ہے اور مقدمہ قائم کیا جاتا ہے اور جیل بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن عورتیں بھی یہی پیغام مجھے بھجوا رہی ہیں کہ ہم نے مسیح موعود کو مانا ہے اور اس ماننے کے بعد ہی ہمیں حقیقی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ اور آپ سے سچی محبت کی حقیقت پتا چلی ہے۔ ہم کس طرح اپنے ایمان سے پیچھے ہٹ سکتی ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے الجیریا کے احمدیوں اور دنیا بھر کے باقی مسلمانوں کے لیے کیا دعا کی؟

جواب حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان احمدیوں کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔ ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں اللہ تعالیٰ سے محبت اور توحید کے قیام کے لیے کیا تڑپ تھی؟

جواب حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ''دیکھ! میری روح نہایت توکّل کے ساتھ تیری طرف ایسی پرواز کر رہی ہے جیسا کہ پرندہ اپنے آشیانے کی طرف آتا ہے۔ سو مَیں تیری قدرت کے نشان کا خواہشمند ہوں لیکن نہ اپنے لئے اور نہ اپنی عزت کے لئے بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں اور تیری پاک راہوں کو اختیار کریں اور جس کو تُو نے بھیجا ہے اس کی تکذیب کر کے ہدایت سے دُور نہ جا پڑیں...... اس لئے میری روح تیرے نام سے ایسی اچھلتی ہے جیسا کہ شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے۔ لیکن اکثر لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ قبول کیا۔''

سوال خدا تعالیٰ کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرنے کی آپ کے دل میں کیا تڑپ تھی؟

جواب آپؑ فرماتے ہیں: ''کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ مَیں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دَف سے مَیں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے مَیں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔''

سوال مخالفین اسلام کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بد زبانی اور توہین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل کی کیا حالت ہوتی تھی؟

جواب آپؑ فرماتے ہیں: ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشرؐ کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم! اگر میری ساری اولاد اَور اولاد کی اولاد اَور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور مَیں اپنی تمام مُرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔

سوال اخبار ''وکیل'' امرتسر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر کیا خراج تحسین پیش کیا تھا؟

جواب اخبار نے لکھا کہ ''مرزا صاحب کی رحلت نے ان کے بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص اُن سے جدا ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی مخالفین اسلام کے مقابلے پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا بھی جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا ہے۔ مرزا صاحب کے لٹریچر کی قدر و عظمت ...... ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ مرزا صاحب کی تحریریں نظر انداز کی جا سکیں۔''

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد جہاں توحید کا قیام اور آنحضرتؐ کے مقام و مرتبہ کو واضح کر کے دنیا کو آپ کے جھنڈے تلے لانا تھا وہاں حقوق العباد کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کا اِدراک دلوانا اور اس پر عمل کروانا بھی تھا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے اسلامی تعلیم کی رو سے دین اسلام کی تعلیم کے کتنے حصے بیان فرمائے ہیں؟

جواب آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: اسلامی تعلیم کے رُو سے دین اسلام کے حصے دو ہیں۔ اوّل یہ کہ ایک خدا کو جاننا جیسا کہ وہ فی الواقعہ موجود ہے اور اس سے محبت کرنا اور اس کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگانا جیسا کہ شرط اطاعت و محبت ہے۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ اسکے بندوں کی خدمت اور ہمدردی میں اپنے تمام قویٰ کو خرچ کرنا اور بادشاہ سے لے کر ادنیٰ انسان تک جو احسان کرنے والا ہو شکر گزاری اور احسان کے ساتھ معاوضہ کرنا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بنی نوع انسان سے کس محبت کا اظہار فرمایا؟

جواب مَیں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے، بلکہ اس سے بڑھ کر۔ مَیں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

سوال جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اس کا حضرت مسیح موعودؑ نے کیا فرض بیان فرمایا ہے؟

جواب آپؑ نے فرمایا کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے اس کا فرض ہے کہ سب سے زیادہ محبت کرے۔

سوال جب طاعون کی وبا پھیلی اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کیا حالت تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مولوی عبدالکریم صاحبؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعا کرتے ہوئے سنا۔ آپ اس طرح پر آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کرتے تھے جیسے کوئی عورت دردِ زہ سے بیقرار ہو۔ آپ مخلوق الٰہی کے لئے طاعون کے عذاب سے نجات کے لئے دعا کرتے تھے کہ الٰہی اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفین سے ہمدردی کا کیا واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب مولوی محمد حسین بٹالوی نے سارے ملک میں آپ کے خلاف نفرت اور دشمنی کی آگ بھڑکائی لیکن مقدمے میں جب آپ کے وکیل نے مولوی محمد حسین کے خاندان کے بارے میں بعض طعن آمیز سوالات کرنے چاہے تو آپ علیہ السلام نے سختی سے روک دیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہم احمدیوں پر کیا ذمہ داری عائد فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم احمدیوں کا کام ہے جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہتا رہا ہوں اور اکثر کہتا ہوں کہ اسلام کے حسن کو دنیا کے سامنے پیش کریں جہاں تک احمدیت کی مخالفت کا تعلق ہے یہ احمدیت کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ قتل و غارت کی، معصوموں کو قتل کرنے کی جو یہ حرکتیں ہو رہی ہیں ان حرکتوں کو ہمیں سختی سے ہر جگہ ردّ کرنا چاہئے اس کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے اور متأثرین سے ہمدردی کرنا بھی ہمارا کام ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی ترقی کے لیے کیا پیشگوئی فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔

......☆......☆......☆......

Zaid Auto Repair

زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو روحانی پانی اُتارا اور ہمارے دِلوں کو روشن کرنے کیلئے جس شخص کو اپنے نور سے منور کر کے بھیجا ہم اُس کی جماعت میں شامل ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی شکر و احسان ہے کہ ہم سے اُس نے وعدہ فرمایا ہے کہ ایسے لوگ جو میرے بھیجے ہوؤں کو مان لیتے ہیں، میں اُن کی تمکنت، عزت اور رعب کے سامان بھی پیدا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے بھیجے ہوؤں کو اپنے پاس بلا لیتا ہوں تو پھر یہ بھی وعدہ ہے کہ خلافت کے ذریعہ سے جماعت کی مضبوطی، تمکنت اور رعب دنیا میں قائم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ مومنین کی جماعت سے ہے۔ یہ وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی جماعت کے بارہ میں ہے اور قیامت تک کیلئے ہے۔ لیکن ہم میں سے ہر شخص کے ساتھ مشروط ہے۔ ہر فرد کے ساتھ اس شرط کے ساتھ یہ وعدہ ہے اور ہر اس شخص کے ساتھ جو ایمان پر مضبوط ہو اور اعمالِ صالحہ بجالانے والا ہو، اس کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ وہ ان انعاموں سے تب ہی فیض پائے گا جب نیک اعمال کرنے کی کوشش کرے گا۔ ان نیک اعمال کی بھی ایک لمبی فہرست ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے

سورۃ الفرقان میں مذکور عباد الرحمن کی علامات کے حوالہ سے اہم نصائح

ہم میں سے ہر ایک بچے، جوان، بوڑھے کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایمان کی مضبوطی کا باعث بنتی ہے اور آپ جو احمدی عورتیں اور لڑکیاں ہیں جن کے ذمہ اگلی نسلوں کی تربیت اور ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا کام ہے۔ آپ کو اپنی نمازوں کی حفاظت، اپنی عبادتوں کی حفاظت کی طرف بھی اور اپنے بچوں کی عبادتوں کی حفاظت کی طرف بھی ہر لمحہ نظر رکھتے ہوئے توجہ دینی چاہئے

عورتوں میں بعض دفعہ دیکھا دیکھی ضرورت سے زیادہ اپنے پر یا اپنے کپڑوں پر یا زیور پر خرچ کرنے کا رجحان ہو جاتا ہے۔ زینت بڑی اچھی چیز ہے۔ صاف ستھرا لباس پہننا اور ایک حد تک سنگھار کرنا بڑا اچھا ہے۔ عورت کیلئے جائز ہے اور کرنا بھی چاہئے۔ لیکن فیشن میں اس قدر ڈوب جانا اور اس کیلئے بے انتہا خرچ کرنا اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے

جھوٹی گواہی دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اسے شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ کسی حالت میں بھی غلط بیانی اور جھوٹ کی ایک مومن سے توقع نہیں کی جا سکتی

بعض ٹی وی چینلز ہیں، ویب سائٹس ہیں جو فضول اور لغو ہیں ان کو نہ دیکھیں۔ آج کل کی بعض ایجادوں کا جو غلط استعمال ہے یہ بھی شیطان کے حملوں میں سے ہی ہے اس لئے ہر احمدی بچی کو اِن سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیشہ سوچیں کہ ہم احمدی ہیں اور اگر ہم نے احمدی رہنا ہے تو پھر اِن لغویات سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے نیشنل سالانہ اجتماع کے موقع پر 4؍نومبر 2007ء بروز اتوار بمقام طاہر ہال، بیت الفتوح مورڈن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا اور ہمیں آپ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ زمانہ جس میں مادیت کا زور ہے۔ یہ زمانہ جس میں خدا تعالیٰ کے احکامات کو پسِ پشت ڈال دیا گیا ہے۔ یہ زمانہ جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کو عجیب عجیب نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کو تمام قدرتوں کا مالک سمجھنے والوں کا مذاق اُڑایا جاتا ہے۔ مذہب اور خدا کا تصور ایک ایسی چیز سمجھی جاتی ہے جو جہالت کی نشانی ہو۔ بظاہر بعض ایسے لوگ بھی جو مذہب کو صحیح سمجھنے والے ہیں عملاً خدا سے زیادہ مادّیت کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں اور اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے نور سے فائدہ نہیں اُٹھا رہے۔ پس ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو روحانی پانی اُتارا اور ہمارے دِلوں کو روشن کرنے کے لئے جس شخص کو اپنے نور سے منور کر کے بھیجا ہم اُس کی جماعت میں شامل ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی شکر و احسان ہے کہ ہم سے اُس نے وعدہ فرمایا ہے کہ ایسے لوگ جو میرے بھیجے ہوؤں کو مان لیتے ہیں، میں اُن کی تمکنت، عزت اور رعب کے سامان بھی پیدا کروں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے بھیجے ہوؤں کو اپنے پاس بلا لیتا ہوں تو پھر یہ بھی وعدہ ہے کہ خلافت کے ذریعہ سے جماعت کی مضبوطی، تمکنت اور رعب دنیا میں قائم کرتا ہوں۔ جب بھی میرے پیارے کی جماعت میں کوئی ایسی صورت پیدا ہو جس سے بے چینی اور گھبراہٹ کی صورت پیدا ہو، جب بھی کوئی ایسی صورتِ حال پیدا ہو جس سے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے جو ماننے والے ہیں اُن میں کوئی خوف کی صورت پیدا ہو تو فوراً اللہ تعالیٰ اپنے پیارے کے ماننے والوں کو اپنے پیار اور محبت کی آغوش میں لے کر جس طرح ایک ماں اپنے بچے کو اُس کے ڈر اور خوف کی وجہ سے چیخنے چلّانے پر اپنے سینے سے لگا لیتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بھی اپنے پیارے کی جماعت کو سینے سے لگا لیتا ہوں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں سے اُس سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچے سے کرتی ہے۔

پس ہمارے پیارے خدا کا ہم پر یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں اِس زمانے میں اپنے اُس پیارے کی جماعت میں شامل فرمایا جس کی ہر تکلیف دُور کرنے کا، ہر خوف دُور کرنے کا، ہر خوف اور تکلیف کی حالت کو امن اور خوشیوں میں بدلنے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس وعدے کو ہمارے اعمال کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ یہ نہیں کہ جو چاہے کرتے پھرو، کسی قانون قاعدے کی پابندی نہ کرو، اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا نہ کرو تو پھر بھی اللہ تعالیٰ ہمیں سینے سے لگائے رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ مومنین کی جماعت سے ہے۔ یہ وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی جماعت کے بارہ میں ہے اور قیامت تک کے لئے ہے۔ لیکن ہم میں سے ہر شخص کے ساتھ مشروط ہے۔ ہر فرد کے ساتھ اس شرط کے ساتھ یہ وعدہ ہے اور ہر اس شخص کے ساتھ جو ایمان پر مضبوط ہو اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والا ہو، اس کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ وہ ان انعاموں سے تب ہی فیض پائے گا جب نیک اعمال کرنے کی کوشش کرے گا۔ ان نیک اعمال کی بھی ایک لمبی فہرست ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ یہ سات سو احکامات ہیں اور ان کا ماننا ضروری ہے اگر آپ کی جماعت میں شامل ہونا ہے۔

ایک جگہ قرآنِ کریم میں مومن کی یہ نشانی بتائی گئی ہے، رحمان خدا کے بندوں کی یہ نشانی بتائی گئی ہے۔ چند مثالیں مَیں دیتا ہوں۔ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا (الفرقان:64) یعنی جو زمین پر فروتنی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ایک بہت بڑی بات ہے کہ عاجزی دکھائی جائے۔

بعض دفعہ ذرا ذرا سی بات پر بعض لوگوں کے جذبات بھڑک جاتے ہیں مثلاً بعض بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ کسی کے بچے کو دوسرے نے کچھ کہہ دیا تو فوراً غصہ آ گیا، ڈیوٹی والوں نے کچھ کہہ دیا تو غصہ آ گیا، چلتے چلتے کسی کے کام کئے ہوئے قیمتی دوپٹے پر پاؤں آ گیا تو غصہ آ گیا۔ اوّل تو ایسے اجتماعوں میں، جلسوں میں ایسے قیمتی دوپٹے پہن کر نہیں آنے چاہئیں۔ مَیں نے دیکھا ہے شادیوں میں بعض دفعہ شکائتیں آتی ہیں۔ تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ کسی سے کسی بات میں اختلافِ رائے ہو گیا تو غصہ آ گیا۔ یہ باتیں ایسی ہیں جو پھر انسان کے اخلاق پر اثر انداز ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ نیکیوں کو کھا جاتی ہیں اور تکبّر اور غرور پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر رحمان کے بندے بن کر رہنا ہے، اگر یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مان کر اپنی اصلاح کی طرف قدم بڑھانے کا عہد کیا ہے تو یہ بھی یاد رکھو کہ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔ (الفرقان:64) کہ جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو کہتے ہیں سلام۔ کتنی خوبصورت تعلیم ہے کہ اگر تم سے کوئی سختی سے بھی بات کرے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر تم سے تُوتکار کرنے کی اگر کوئی کوشش کرے تو تم اس کا جواب سختی سے نہ دو بلکہ سلام کہہ کر علیحدہ ہو جاؤ۔ اپنی زبان گندی کرنے کی بجائے، اپنے دل میں نفرتوں کے بیج بونے کی بجائے، ایسی فتنوں کی جگہ سے سلام کہہ کر اُٹھ جاؤ۔ تمہارے دل تب ہی سب سے حقیقی محبت کا اظہار کرنے والے ہوں گے جب جاہلوں کی طرف سے پہنچنے والی جو تکلیف ہے اسے بھی تم نظر انداز کرنے والی ہو گی۔ جب تمہارے بچوں یا تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اُلٹا کر جواب دینے کی بجائے ایک طرف ہو جاؤ۔ تمہارے دل میں ان کے لئے سختی یا ظلم کے خیالات نہ آئیں اور انسانیت کی خدمت کے لئے ہمیشہ تیار رہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’رحمن کے حقیقی پرستار وہ لوگ ہیں کہ جو زمین پر بُردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں یعنی بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں‘‘۔ (براہین احمدیہ چہارم حصص، روحانی خزائن جلد نمبر 1، صفحہ 449۔ حاشیہ)

پس یہ ایک احمدی کا فسادوں کو دُور کرنے کا کردار ہے۔ اگر ہر عورت اس کو سمجھ لے تو گھروں کی لڑائیاں بھی ختم ہو جائیں۔ ساس بہو کی لڑائیاں بھی ختم ہو جائیں۔ رنجشیں اور بدمزگیاں بھی ختم ہو جائیں۔ آپس میں عزیزوں کی رنجشیں بھی دُور ہو جائیں۔ عہدیداران کیلئے دلوں میں پلنے والی، بعض لوگوں کے دلوں میں رنجشیں ہوتی ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں۔ عہدیداران کے دلوں میں بعض ممبرات کیلئے رنجشیں ہوتی ہیں وہ ختم ہو جائیں۔

اور جب آپس میں صلح صفائی اور ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظر انداز کرنے کے جذبات پیدا ہوں گے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کا باعث بنے گی۔ اس سے پھر جماعتی مضبوطی میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

پھر سورۃ فرقان میں اللہ تعالیٰ رحمن خدا کے بندوں اور ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے والوں کی یہ نشانی بتاتا ہے کہ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں کرتے ہیں، عبادت کرتے ہیں۔ اب جو رات کو اُٹھ کر دعا کرے گا اور عبادت کرے گا وہ یقیناً فرض نمازوں کی طرف بھی توجہ دینے والا ہوگا، ان کی بھی حفاظت کرنے والا ہوگا۔

پس ہم میں سے ہر ایک بچے، جوان، بوڑھے کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایمان کی مضبوطی کا باعث بنتی ہے اور آپ جو احمدی عورتیں اور لڑکیاں ہیں جن کے ذمہ اگلی نسلوں کی تربیت اور ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا کام ہے۔ آپ کو اپنی نمازوں کی حفاظت، اپنی عبادتوں کی حفاظت کی طرف بھی اور اپنے بچوں کی عبادتوں کی حفاظت کی طرف بھی ہر لمحہ نظر رکھتے ہوئے توجہ دینی چاہئے۔ اس مادی معاشرہ میں اس چیز کے لئے بہت گڑگڑا کر دُعا کرنی چاہئے، بہت گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر شیطان کے حملوں سے بچنا بہت مشکل ہے۔ ہمیشہ یہ دعا کرتی رہیں کہ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ (الفرقان: 67) کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے سے جہنم کا عذاب ٹال دے۔

جہنم کا عذاب صرف مرنے کے بعد کا عذاب نہیں ہے۔ اُس سے بچنے کی دعا تو ہر مومن کو مانگنی ہی چاہئے لیکن بعض دفعہ ایسے حالات پیدا ہوجاتے ہیں، اپنے قریبیوں سے تکلیفیں پہنچتی ہیں، اپنے بچوں کی طرف سے بعض ایسی باتیں دیکھنے اور سننے کو ملتی ہیں جس سے زندگی جہنم بنی ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اُس کی عبادت کرتے ہوئے صرف ہر وقت اپنی دنیاوی ضروریات ہی سامنے نہ رکھیں بلکہ بہت بڑی دعا قناعت، سکونِ قلب اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کے ہر قسم کے انعاموں کے بڑھنے کی دعا ہے۔ بعض لوگوں کے پاس دنیا کی مادی نعمتوں میں سے سب کچھ ہوتا ہے مگر زندگی بے چین ہوتی ہے اور تکلیف دِہ ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے ہر وقت اس کا فضل مانگنا چاہئے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں اور نیک اعمال کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے یہ نشانی بتائی ہے کہ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا (الفرقان: 68) جب خرچ کرتے ہیں تو اِسراف نہیں کرتے اور وَلَمْ يَقْتُرُوْا (الفرقان:68) بخل سے کام نہیں لیتے ہیں۔ یعنی فضول خرچی بھی نہیں کرتے اور کنجوس بھی نہیں ہوتے۔ پس عورتوں میں بعض دفعہ دیکھا دیکھی ضرورت سے زیادہ اپنے پر یا اپنے کپڑوں پر یا زیور پر خرچ کرنے کا رجحان ہوجاتا ہے۔ زینت بڑی اچھی چیز ہے۔ صاف ستھرا لباس پہننا اور ایک حد تک سنگھار کرنا بڑا اچھا ہے۔ عورت کے لیے جائز ہے اور کرنا بھی چاہئے۔ لیکن فیشن میں اس قدر ڈوب جانا اور اس کے لیے بے انتہا خرچ کرنا اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور فرمایا نہ پھر ایسے بنو کہ بالکل ہی کنجوس بن جاؤ اور پیسے جوڑنے لگ جاؤ۔ نہ اپنے پر خرچ کرنے والی ہو، نہ دین پر خرچ کرنے والی ہو۔ چندہ دینے کا وقت آئے تو ایک مشکل پڑی ہو۔ بعض لوگوں کو پیسے جوڑنے کا بڑا شوق ہوتا ہے اور پیسے جوڑ جوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں۔ ان کا پیسہ نہ ان کے کسی کام آتا ہے اور نہ دین کے کام آتا ہے۔ اگر اولاد نیک ہے تو پھر کوئی امکان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پیسے میں سے اولاد کو ہی توفیق دیدے کہ وہ دین پر خرچ کردے۔ اگر اولاد دنیا دار ہے تو وہ پیسے کو اِس طرح اُڑاتی ہے کہ پتہ بھی نہیں لگتا کہ کہاں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جب فرمایا کہ تمہیں مَیں خلافت کے ذریعے تمکنت اور رعب عطا کروں گا تو یہ بھی فرمایا کہ میرے راستے میں خرچ کرو۔ کنجوس بن کر اپنے پیسے پر بیٹھے نہ رہو یا صرف یہی سوچ نہ ہو کہ اپنے اوپر ہی خرچ کرنا ہے۔ یہ مَیں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ مجھے آپ سے کوئی شکوہ ہے کہ خرچ نہیں کرتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں عورتیں اور بچیاں اس اصول کو بڑی اچھی طرح سمجھتی ہیں اور اس پر عمل بھی کرتی ہیں۔ بڑی قربانی کرنے والی عورتیں ہیں۔ یوکے (UK) کی لجنہ میں بھی انتہائی قربانی کرنے والی عورتیں ہیں۔ لیکن مَیں یاددہانی اس لئے کروا رہا ہوں کہ نیک باتوں کو دہراتے رہنا چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے اور آئندہ نسلوں میں نیکیوں کو جاری کرنے کے لئے ضروری بھی ہے۔

پھر نیک لوگ جن کا رُعب ہمیشہ قائم رہتا ہے، جو رحمن خدا کے بندے ہوتے ہیں اُس کے انعامات سے فیض پانے والے ہیں اور فیض پاتے رہیں گے، اُن کیلئے یہ بھی حکم ہے کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ پس اس بات کو بھی یاد رکھیں کہ جھوٹی گواہی دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اسے شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ ایک طرف تو ہم یہ دعویٰ کریں کہ ہم نے مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کر کے شرک سے توبہ کرلی ہے اور عبادالرحمن بن گئے ہیں۔ دوسری طرف بعض معاملات میں سچائی سے کام نہ لیں۔ چھوٹی چھوٹی روزمرہ کی باتوں میں غلط بیانیاں کریں۔ بعض باتوں پر، بعض احکامات پر جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہیں، ان پر عمل نہیں ہو رہا ہوتا اور کہہ دیتی ہیں کہ ہم کرتے ہیں۔ مثلاً بعض لڑکیوں کے بارہ میں شکایت آتی ہے اور عورتوں کے بارہ میں بھی کہ بازار میں اپنے سر کو ڈھانک کر نہیں رکھتیں یا لباس ایسا پہنا ہوتا ہے جس سے بے پردگی ہو رہی ہوتی ہے۔ لیکن پوچھو تو یہی کہتی ہیں کہ ہم تو پردہ کرتی ہیں، ہمارے سر تو کبھی ننگے نہیں ہوئے۔ تو یہ جو چیزیں ہیں یہ جھوٹ میں شامل ہوتی ہیں۔ بعض عہدیدار، لجنہ کی جو کام کرنے والی عہدیدار ہیں، وہ بھی دوسروں کے بارہ میں پوچھنے پر صحیح رپورٹ نہیں دیتیں۔ ایک دوسری قسم کی عہدیدار بھی ہیں جو ایک دوسرے سے رنجشوں کی بناء پر غلط رپورٹ بھی کردیتی ہیں۔ کسی حالت میں بھی غلط بیانی اور جھوٹ کی ایک مومن سے توقع نہیں کی جاسکتی۔ ہمیشہ یہ کوشش ہونی چاہئے کہ اصلاح کا پہلو غالب رہے۔

اگر کسی کو دیکھیں کہ اس نے غلط انداز میں لباس پہنا ہوا ہے جس سے جماعتی روایات پر حرف آتا ہے تو اس کی اصلاح کی کوشش کریں۔ پیار سے سمجھائیں۔ نیک نیتی سے اصلاح کی کوشش ہونی چاہئے نہ کہ دوسروں کو ڈرانے کی۔ لیکن جب حد سے معاملہ بڑھ رہا ہو تو پھر صحیح رپورٹ بھی دینی چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا جھوٹ بولنا مومن نہ ہونے اور عبادالرحمن نہ ہونے کی نشانی ہے اس لئے ہمیشہ اس سے بچنا چاہئے۔

آگے اللہ تعالیٰ ایک جگہ پھر فرماتا ہے کہ لغویات سے مومن پرہیز کرتا ہے۔ ایک اور نشانی یہ ہے۔ لغویات کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنا وقار رکھتے ہوئے، یہ سمجھتے ہوئے کہ ہم احمدی ہیں، ہمارا کام نہیں کہ دنیا کی لغویات اور فضولیات میں پڑیں، اُن سے بچتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ مثلاً آج کل مختلف ٹیلیوژن چینل ہیں جن میں انتہائی لغو اور بیہودہ پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔ پھر بعض دفعہ بعض اچھے پروگرام بھی آرہے ہوتے ہیں لیکن ان کے درمیان میں انتہائی بیہودہ اور لغو اشتہارات شروع ہوجاتے ہیں۔ تو ہر احمدی کو چاہئے، چاہے وہ بچی ہے، لڑکی ہے یا عورت ہے یا مرد ہے، اُس کا یہ کام ہے کہ اگر ایسے پروگرام آرہے ہوں یا کسی بھی قسم کی ایسی تصویر نظر آئے تو فوراً اسے بند کردیں۔ اور جیسے مَیں بات کر رہا ہوں کہ اشتہار بیچ میں آجاتے ہیں تو اُن کو بھی نہیں دیکھنا چاہئے۔ اور جو بیہودہ پروگرام ہیں اُن کے تو قریب بھی ایک احمدی بچی کو، ایک احمدی لڑکی کو، ایک احمدی عورت کو نہیں جانا چاہئے۔

انٹرنیٹ پر بعض سائٹس (sites) ہیں۔ بڑے گندے پروگرام اُن میں آتے ہیں۔ اِن سب سے بچنا ہی حقیقی مومن کی نشانی ہے اور یہی ایک حقیقی احمدی کی نشانی ہے کہ ان سب لغویات سے، فضولیات سے بچیں۔ کیونکہ اللہ کے اس انعام سے جڑے رہنے کے لئے اور فیض پانے کے لئے یہ ضروری ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دعا بھی کیا کرو۔ اور ایسے لوگوں کی یہ نشانی ہے جو یہ دعا کرتے ہیں کہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (الفرقان:75) کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں سے اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔ پس یہ دعا جہاں خود آپ کو تقویٰ پر قائم رکھے گی، آپ کی اولاد کو بھی دنیا کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے تقویٰ پر چلائے گی۔ اور جو عورتیں یہ شکایت کرتی ہیں کہ ان کے خاوند دین سے رغبت نہیں رکھتے، نمازوں میں بے قاعدہ ہیں، ان کے حق میں بھی یہ دعا ہوگی۔ ہمارے دل سے نکلی ہوئی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ ضرور سنتا ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ متقیوں کا امام صرف مرد ہے۔ ہر عورت جو اپنے بچے کے لئے دعا کرتی ہے اور آئندہ نسلوں میں اس روح کو پھونکنے کی کوشش کرتی ہے کہ اللہ سے دل لگاؤ، اس کے آگے جھکو، نیکیوں پر قائم ہو وہ متقیوں کا امام بننے کی کوشش کرتی ہے اور بنتی ہے۔ اپنے گھر کے نگران کی حیثیت سے وہ امام ہے۔

پس مختصراً مَیں نے یہ باتیں کی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بھرا پڑا ہے۔ اُسے پڑھیں اور سمجھیں اور اُن احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں تو یہی چیز ہے جو آپ کی نسلوں کو ہر شر سے بچنے کی ضمانت بنے گی۔ اور یہی چیز ہے جو آپ کو اُس نظام سے جوڑے رکھنے کا باعث بنے گی جس کے ساتھ تمکنت کا وعدہ ہے۔

بعض دفعہ ایک عمر کو پہنچ کر بعض نوجوان بچیاں جو ہیں اُن کو یہ خیال آتا ہے کہ شاید دین ہم پر بعض پابندیاں عائد کر رہا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعض ٹی وی چینلز ہیں، ویب سائٹس ہیں جو فضول اور لغو ہیں ان کو نہ دیکھیں۔ لیکن غیروں کے زیر اثر یہ سوال اُٹھتے ہیں کہ اُنہیں دیکھنے میں کیا حرج ہے۔ ہم کون سا وہ حرکتیں کر رہی ہیں جو ٹی وی چینلز پر دکھائی جاتی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ دو چار چھ دفعہ دیکھنے کے بعد یہی حرکتیں پھر شروع بھی ہوجاتی ہیں۔ بعض گھر اس لئے تباہ ہوئے کہ وہ یہی کہتے رہے کہ کیا فرق پڑتا ہے۔ وہ دین سے بھی گئے، دنیا سے بھی گئے، اپنے بچوں سے بھی گئے۔ تو یہ جو ہے کہ کیا فرق پڑتا ہے، کچھ آزادی ہونی چاہئے۔ یہ بڑی نقصان دِہ چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ لغو سے بچو تو اس لئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی فطرت کو جانتا ہے۔ اُسے پتہ ہے کہ آزادی کے نام پر کیا کچھ ہونا ہے اور ہوتا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ کو یہی کہا تھا کہ میں ہر راستے سے ان بندوں کے پاس جو آدم کی یہ اولاد ہے انہیں ورغلانے آؤں گا اور سوائے عبادالرحمن کے سب کو مَیں قابو کرلوں گا۔ اُس نے بڑا کھل کے چیلنج دیا تھا۔

پس آج کل کی بعض ایجادوں کا جو غلط استعمال ہے یہ بھی شیطان کے حملوں میں سے ہی ہے۔ اس لئے ہر احمدی بچی کو اِن سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیشہ سوچیں کہ ہم احمدی ہیں اور اگر ہم نے احمدی رہنا ہے تو پھر اِن لغویات سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیشہ یہ سوچیں کہ اگر ہم نے احمدیت کو سچا سمجھ کر ماننا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا سمجھتے ہیں اور آپؑ کو سچا سمجھتے ہوئے آپؑ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں تو ہمیں تمام ان باتوں سے بچنے کی کوشش کرنی

ارشاد
حضرت
امیر المومنین

”مشکل حالات سے نکلنے کا صرف
یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبیداللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد
حضرت
امیر المومنین

”زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو
جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

چاہئے جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، تبھی ہم اُن انعاموں سے فیض اٹھا سکیں گے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر ایک کو وہ مقام عطا فرمائے جہاں کھڑی ہو کر آپ دین کی مضبوطی اور اشاعت میں اہم کردار ادا کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ایمانوں کو وہ مضبوطی اور استقامت عطا فرمائے جو ہمیشہ تمکنتِ دین کا باعث بننے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی نسلوں کو خلافت سے مضبوط تعلق نبھانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

اب دعا سے پہلے مَیں یہ بھی اعلان کر دوں کہ کل جو انتخاب ہوا تھا، اس میں سب سے زیادہ جن کے حق میں رائے تھی وہ آپ کی موجودہ صدر شمائلہ ناگی صاحبہ تھیں۔ تو وہی آئندہ دو سال کے لئے بھی صدر رہوں گی۔ لیکن یاد رکھیں کہ صدر اکیلی کچھ نہیں کر سکتی جب تک نچلی سے نچلی سطح پر جو چھوٹی سے چھوٹی مجلس ہے اس میں بھی صحیح طرح کام نہ ہو رہا ہو۔ اس لئے ہر مقامی مجلس کی صدر اور اس کی عاملہ کی ممبرات کو اپنے آپ کو جماعتی کام کے سلسلہ میں اتنا ہی اہم سمجھنا چاہئے، اتنا ہی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے جتنا کہ نیشنل صدر کو ہونا چاہئے اور نیشنل صدر کی عاملہ کو ہونا چاہئے۔ اگر یہ احساس ہر مجلس میں پیدا ہو جائے تو آج ہم ہی ہیں جنہوں نے جماعت کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ تبھی آپ اپنی نسلوں کی بھی صحیح تربیت کر سکتی ہیں، اپنی بھی صحیح تربیت کر سکتی ہیں۔ بچیاں بھی اپنے آپ کو سنبھال کر احمدیت کے لئے پوری وفا اور اخلاص کے ساتھ ہر قربانی کے لئے تیار کر سکتی ہیں اور پیش کر سکتی ہیں۔ آپ کے بچے بھی اسی وقت اخلاص و وفا کے ساتھ ہر قربانی پیش کرنے والے ہوں گے جب ہر سطح پر آپ لوگوں میں احساس پیدا ہو جائے گا۔ آپ جو یہاں میرے سامنے ناصرات سمیت اڑھائی ہزار بیٹھی ہیں، یہ لجنہ یو کے کی ٹوٹل تعداد تو نہیں۔ لندن کے قریبی علاقے سے زیادہ لجنات ہیں، باقی کافی مجالس کی قریباً نمائندگی ہے۔ اس کا مطلب ہے آپ میں سے اکثریت اُن کی ہے جن کو دین سے لگاؤ ہے۔ جن کو اس بات کی ہر وقت تڑپ رہتی ہے کہ ہم جمع ہوں اور دین کی باتیں سنیں۔ اجتماعات پر جائیں۔ جلسوں پر جائیں۔ آپ سب لوگوں کا کردار بہت اہم ہے۔ آپ جو یہاں بیٹھی ہیں یہ سب اپنی اپنی مجالس کے عہدیداران سے بھی اور مرکزی عہدیداران سے بھی اپنے تعاون میں مثالی بن جائیں تبھی ہر مجلس مثالی بنتی چلی جائے گی اور آپ کا کام آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ اور استحکامِ دین کی جو کوشش، جو کام ہمارے سپرد ہوا ہے وہ آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پہلے سے بڑھ کر آپ قربانی کے ساتھ کام کرنے والی ہوں، اپنی تربیت کی طرف توجہ دینے والی ہوں، اللہ تعالیٰ سے لَو لگانے والی ہوں، اپنی نسلوں کو سنبھالنے والی ہوں۔

اب دعا کر لیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 9 ر دسمبر 2016)

......☆......☆......☆......

مقابلہ انعامی مقالہ نویسی

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت سال 2017

ہندوستان بھر کے احمدی احباب مرد و خواتین، طلباء و طالبات کے اندر مقالہ نویسی کی قابلیت کو فروغ دینے کیلئے اور ان کی مخفی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کیلئے ہر سال نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے انعامی مقالہ نویسی کا مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ امسال انعامی مقالہ کے لئے درج ذیل عنوان مقرر کیا گیا ہے۔

عنوان : قرآن کریم ہستی باری تعالیٰ کا ایک عظیم الشان ثبوت

The Holy Qur'an is the greatest proof of existance of God

شرائط مقالہ:

☆ مقالہ کم از کم 5000 الفاظ پر مشتمل ہو۔
(یہ الفاظ مقالہ نگار کے اپنے ہونے چاہئیں۔ حوالہ جات جو Quote ہوتے ہیں وہ اس کے علاوہ ہوں گے)
☆ مقالہ اردو، انگریزی اور ہندی میں سے کسی ایک زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔
☆ مقالہ خوش خط اور صفحہ کے 2/3 حصہ میں لکھا گیا ہو۔ کاغذ کی پشت پر لکھا نہ جائے۔
☆ مقالہ میں سرخ روشنائی کا استعمال نہ کیا جائے۔
☆ اس مقالہ میں حصہ لینے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔
☆ مقالہ کے حوالہ جات مستند و مکمل ہوں۔ اخبار کی کٹنگ منسلک کرنا زیادہ بہتر ہے۔
☆ مقالہ نگار کو نظارت تعلیم میں اپنا مقالہ جمع کرنے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔
☆ مقالہ نگار کیلئے ضروری ہوگا کہ پہلے صفحہ پر مقالہ نگار اپنا نام۔ مکمل پتہ، فون نمبر، میل آئی ڈی درج کرے۔
☆ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت تعلیم کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نگار کو از خود مقالہ کی اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔
☆ مقالہ میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کو علیٰ الترتیب -/5000، -/4000، -/3000 روپئے نقد انعام دیا جائے گا۔
☆ مقالہ 30 ر نومبر 2017 تک بذریعہ رجسٹری ڈاک یا دستی نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہئے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
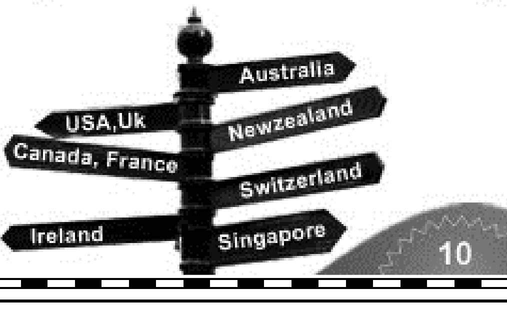

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

آجکل دنیا میں عورت اور مرد کے حقوق کی بڑی بات ہوتی ہے اور اس کے اظہار میں اس قدر شور مچایا جانے لگا ہے کہ دنیا والے اس بات پر غور کرنے سے انکاری ہیں کہ حقوق کی حدود کو بھی متعین کر لیں۔ یہ دیکھ لیں کہ کہاں انسان کی بناوٹ کے اعتبار سے جس میں جسمانی بناوٹ بھی ہے اور فطری صلاحیتیں بھی ہیں فرق کی ضرورت ہے

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تو جو تعلیم قرآن کریم میں دی ہے اور تفصیل سے ہر طبقے کے جو حقوق قائم کئے ہیں اس کا مقابلہ نہ کوئی قانون کر سکتا ہے نہ ہی کوئی قانون قائم کرنے والے تنظیموں کے دستوروں میں ان کو اس نظر سے دیکھا گیا ہے جس نظر سے قرآن کریم نے دیکھا ہے۔ جس طرح اسلام دیکھتا ہے

اسلام دین فطرت ہے اور عورت اور مرد کے حقوق کا تعین بھی دونوں کی فطرتی خصوصیات کے مطابق کرتا ہے

دنیا میں مرد نے عموماً عورت پر زیادتی کی اور ہر معاملہ میں اختلاف کرتے ہوئے اپنی برتری ظاہر کرنے کی کوشش کی اور عورت نے بھی اس کے ردّ عمل میں اب اپنے حقوق کیلئے ہر بات میں برابری کا مطالبہ کر دیا۔ دونوں کی غلطی ہے جس کی اصلاح ہونی چاہئے اور ہم احمدیوں نے جو حقیقی اسلام پر عمل کرنے والے ہیں اس غلطی کی اصلاح کرنی ہے

عورت یہ دیکھے کہ اس کے فرائض کیا ہیں اور انہیں اس نے کس طرح احسن رنگ میں ادا کرنا ہے۔ ساس بھی، بہو بھی، بیٹی بھی، ماں بھی۔ اور مرد دیکھے کہ اس کے فرائض کیا ہیں اور اس نے انہیں احسن رنگ میں کس طرح ادا کرنا ہے تو گھروں کے جھگڑے بھی ختم ہو جائیں۔ اور عورتیں جو یہ مطالبے کرتی ہیں کہ ہمیں حقوق دیئے جائیں وہ ختم ہو جائیں

اگر عورت یہ سمجھتی ہے کہ بچے کی تربیت اس کا اوّلین فرض ہے اور اسلام کی یہ تعلیم ہے اور اسلام یہ فرض عورت پر ڈالتا ہے کہ بچے کی تربیت تمہارا اوّلین فرض ہے تو وہ نوکریاں کرنے اور بلاوجہ باہر سہیلیوں کے ساتھ گھومنے اور مجلسوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے بچوں کی تربیت پر توجہ دے گی وہ صرف اپنے بچے کی تربیت نہیں کر رہی ہوگی بلکہ قوم کے بچوں کی تربیت کر کے انہیں ملک و قوم کا فعال حصہ بنا رہی ہوگی

یہاں میں ان عورتوں سے بھی کہوں گا جن کے بچے وقفِ نَو میں ہیں اور جو سمجھتی ہیں کہ ان کی تربیت کرنا اور ان کو مکمل طور پر سنبھالنا اب جماعت کی ذمہ داری ہے جماعت کی تربیت کی ذمہ داری دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے رہنمائی کرنے کی حد تک تو ہے لیکن بچوں کی بچپن سے نیک ماحول میں اٹھان اور انہیں دینی تربیت دینا انہیں دین کی اہمیت سمجھانا، انہیں جماعت کے لئے ایک مفید وجود بنانا یہ ماؤں کی ذمہ داری ہے اور باپوں کا بھی اس میں تعاون ضروری ہے کیونکہ مرد اس سے اپنے آپ کو بری الذمہ نہیں کر سکتے۔ یہاں دونوں کو اپنے فرائض ادا کرنے ہوں گے اور عورت کا یہ حق ہے کہ مرد اس معاملے میں اس سے مکمل تعاون کرے

عورت اور مرد کی ذمہ داریوں کا جو فرق اللہ تعالیٰ نے رکھا ہوا ہے اس کے اِدراک کی ضرورت ہے۔ جس دن ہماری ہر عورت کو یہ ادراک حاصل ہو گیا اس دن ہماری نسلیں دنیا کی رہنما بن کر ابھرنا شروع ہو جائیں گی۔ اس دن ہر بچی کا حق محفوظ ہو جائے گا۔ اس دن ہر عورت کا حق محفوظ ہو جائے گا ایسی تربیت سے نکلے ہوئے لڑکے وہ مرد بنیں گے جو عورت کے حقیقی مقام کو پہچاننے والے ہوں گے۔ جو عورت پر ظلم کرنے والے نہیں بلکہ ان کے حق دینے والے ہوں گے۔ وہ باپ پیدا ہوں گے جو بچوں کی صحیح پرورش میں ماؤں کا ہاتھ بٹانے والے ہوں گے

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر 3؍ستمبر 2016ء کو بمقام کالسروئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آجکل دنیا میں عورت اور مرد کے حقوق کی بڑی بات ہوتی ہے اور اس کے اظہار میں اس قدر شور مچایا جانے لگا ہے کہ دنیا والے اس بات پر غور کرنے سے انکاری ہیں کہ حقوق کی حدود کو بھی متعین کر لیں۔ یہ دیکھ لیں کہ کہاں انسان کی بناوٹ کے اعتبار سے جس میں جسمانی بناوٹ بھی ہے اور فطری صلاحیتیں بھی ہیں فرق کی ضرورت ہے۔ ان بناوٹوں میں جو فرق ہے اس کو بھی تو دیکھنا چاہئے۔ کون کون سے حقوق ہیں جو مرد اور عورت کے ایک جیسے ہونے چاہئیں اور کہاں ان میں فرق کی ضرورت ہے۔ اور اگر عورت اور مرد کے حقوق میں فرق کئے جانے کی ضرورت ہے تو کس لئے؟ کیا مرد کی برتری ثابت کرنے کے لئے؟ کیا عورت کو اس کی کمزوری کا احساس دلانے کے لئے؟ کیا عورت کی فطرت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے؟ اگر تو اس لئے عورت اور مرد کے حقوق میں غور کیا جائے اور اس فرق کو قائم کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ یقیناً عورت پر ظلم ہے۔ دنیاداروں نے تو اس ظلم کے خلاف آج آواز اٹھائی ہے۔ اسلام نے تو آج سے چودہ سو سال پہلے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ اس کی قرآن کریم کے حوالے سے کچھ تفصیل مَیں جلسہ سالانہ یوکے (UK) میں لجنہ کی تقریر میں بیان کر چکا ہوں۔

لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ ان حقوق کے بارے میں آجکل بہت کچھ کہا جاتا ہے اور یہاں جرمنی میں بھی اس بارے میں بہت شور مچایا جاتا ہے اور ہماری بچیاں اور عورتیں بھی بعض دفعہ اس بات سے متاثر ہو جاتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ یہ شاید عورتوں کے حقوق کے چیمپیئن ہیں اور ہمارے حقوق قائم کرنے کی جو یہ کوشش کر رہے ہیں حقیقتاً قابل تعریف ہے۔ یہ ان عورتوں کے حقوق دلوانے کی کوششوں میں تو شاید قابل تعریف ہوں جو ہمیشہ سے حقوق سے محروم تھیں اور جن کو نہ مذہب نے وہ حقوق دیئے جن کی وہ حقدار تھیں اور نہ ملکی قانون نے وہ حقوق دیئے جن کی وہ حقدار تھیں۔ لیکن ایک مسلمان عورت یہ نہیں کہہ سکتی کہ مجھے آزادی دلوانے اور میرے حقوق قائم کروانے میں عورتوں کے حقوق دلوانے کی تنظیموں کا کوئی ہاتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تو جو تعلیم قرآن کریم میں دی ہے اور تفصیل سے ہر طبقے کے جو حقوق قائم کئے ہیں اس کا مقابلہ نہ کوئی قانون کر سکتا ہے، نہ ہی کوئی قانون قائم کرنے والے تنظیموں کے دستوروں میں ان کو اس نظر سے دیکھا گیا ہے جس نظر سے قرآن کریم نے دیکھا ہے۔ جس طرح اسلام دیکھتا ہے۔ ہاں اسلام پر اعتراض کرنے والے یہ اعتراض بیشک کر سکتے ہیں کہ ان حقوق کی پاسداری اور ان پر سو فیصد عمل یا اکثر حصے پر عمل ہمیں اسلامی حکومتوں میں، اسلامی ممالک میں نظر نہیں آتا۔ لیکن یہ اعتراض اسلام کی تعلیم پر نہیں ہو سکتا۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسلام اپنے قوانین میں عورتوں کے حقوق کی حق تلفی کرتا ہے۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ مسلمانوں کو اپنی جس شرعی کتاب پر ناز ہے کہ وہ ہر معاملے کا حل پیش کرتی ہے اور بہترین حل پیش کرتی ہے اس نے تو عورتوں کے حقوق کی نفی کی ہے یا ان کا خیال نہیں رکھا۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرتا ہے تو ظلم کرتا ہے۔ ہاں اسلام میں عورت مرد کے حقوق کی فلاسفی اور دنیاوی قوانین یا سوچ کے تحت بنائے گئے حقوق کی تعریف میں فرق ضرور ہے۔

اسلام دین فطرت ہے اور عورت اور مرد کے حقوق کا تعین بھی دونوں کی فطرتی خصوصیات کے مطابق کرتا ہے۔ یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے یعنی مرد اور عورت اس لئے ان کے حقوق و فرائض بھی ان دو قسموں کے مطابق رکھے ہیں۔ پس حقوق کا قائم ہونا اسلام کے نزدیک اس فرق کو سامنے رکھتے ہوئے ہونا چاہئے۔ ہاں جہاں ان دونوں قسموں میں اشتراک پایا جاتا ہے، جہاں حقوق مشترک ہیں جس کا میں لجنہ کی یوکے (UK) کی تقریر میں بڑی تفصیل سے ذکر کر چکا ہوں کہ کہاں کہاں اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں کو ایک جیسے حقوق دلواتا ہے۔ ان کے اعمال کی جزا ہے اور دوسرے بہت سارے کام ہیں جہاں اشتراک ہے وہاں حقوق مشترک ہیں جہاں اختلاف پایا جاتا ہے وہاں مختلف حقوق اور ضروریات کو بیان کیا گیا ہے۔

مثلاً خوراک ہے، پانی ہے، زندگی کو قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری چیزیں ہیں۔ مرد بھی کھاتا ہے اور عورت کے لئے بھی اپنی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے خوراک کی ضرورت ہے۔ لیکن بعض حالات میں جب

عورت حمل اور بچے کے پیدائش کے دور سے گزر رہی ہو اس کو بہترین غذا کی بھی ضرورت پڑتی ہے اور اس کو سب دنیادار بھی تسلیم کرتے ہیں، ڈاکٹر بھی تسلیم کرتے ہیں کیونکہ اس عرصہ میں عورت کے جسم کے بعض حصے ایسی غذا چاہتے ہیں جو اس وقت عورت اور بچے کے لئے ضروری ہے۔ اسلام نے کس قدر باریکی میں جا کر ان باتوں کا خیال رکھا ہے کہ بچہ کو دودھ پلانے کے دوران عورت کے حق کا تحفظ کس طرح کیا ہے۔ اگر عورت مرد کی طلاق ایسے وقت میں ہو جائے جب عورت اپنے اور اس مرد کے بچے کو دودھ پلا رہی ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بچہ کے دودھ پلانے کے دوران ماں کا کھانے پینے کا تمام خرچ مرد کے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (البقرۃ:234) اور جس کا بچہ ہے اس کے ذمہ حسب دستور دودھ پلانے کے دوران اس عورت کا کھانا اور اس کی پوشاک مرد کے ذمہ ہے۔ اور کھانے اور کپڑے سے مراد اخراجات ہیں نہ کہ صرف روٹی اور لباس کہ جس طرح نوکر کو دے دیا۔ عورت نوکر نہیں ہے۔ وہ اس کے بچے کی ماں ہے۔ اور معروف سے مراد ہے باپ بھی مقدرت کے لحاظ سے یعنی امیر اپنی طاقت کے لحاظ سے اور غریب اپنی طاقت کے مطابق دے۔ معروف کا یہ مطلب ہے۔ یہ ذکر طلاق کے ضمن میں کر کے واضح کر دیا کہ عام دودھ پلانے والی عورت مراد نہیں۔ یہاں اس کا ذکر نہیں ہو رہا کہ جو بعض قبیلوں میں رواج تھا اس زمانے میں بھی اور پرانے زمانے میں بھی کہ دودھ پلانے والی عورتیں رکھ لیتی تھیں۔ ان کے کھانے پینے کے خرچ کا ذکر نہیں ہو رہا بلکہ بچہ کی ماں کے کھانے پینے کا ذکر ہو رہا ہے۔ جہاں ماں پر فرض ہے کہ مقررہ وقت تک دودھ پلائے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زیادہ سے زیادہ دو سال ہے، وہاں باپ پر بھی فرض ہے کہ بچہ کی ماں کا تمام خرچ اٹھائے اور عام نوکر یا مزدور کی طرح نہیں اٹھائے بلکہ فرمایا کہ اپنی طاقت کے مطابق، جو تمہارے وسائل ہیں، اس کے مطابق خرچ کرو۔ یہ نہیں کہ جب بیوی تھی تو زیادہ خرچ کرتے تھے، جب طلاق دے دی تو اور سلوک ہونے لگ جائے۔ جب تک بچہ ماں کا دودھ پی رہا ہے ماں کا خرچ اسی طرح دینا باپ پر فرض ہے جس طرح وہ پہلے بیوی کی حیثیت سے اس کا خرچ اٹھاتا تھا۔ یہ کوئی احسان نہیں ہے جو عورت پر کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ احسان نہیں ہے بلکہ عورت کا حق ہے جو تم نے اسے دینا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس حق کو عورت کو دلوایا۔ یہ حق قائم کر کے عورت کو ذلت سے بھی بچایا گیا ہے۔

پس اس طرح بظاہر معمولی باتوں سے بھی اسلام عورت کا حق قائم کر کے مرد کو اس کے فرائض کا احساس دلاتا ہے۔ پس اسلام تو ہر بات میں عورت کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ جب طلاق کے بعد اتنا خیال رکھنے کا حکم ہے تو مرد کے لئے بیوی کی حیثیت سے تو اور بھی زیادہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

پھر باوجود اس کے کہ اسلام کہتا ہے کہ مرد اور عورت کی ذمہ داریوں میں فرق ہے۔ جسموں کی بناوٹ مختلف ہے۔ لیکن عقل سے جس طرح اللہ تعالیٰ نے مرد کو نوازا ہے اسی طرح عورت کو بھی نوازا ہے۔ علم حاصل کرنے کا حکم جس طرح مرد کو ہے اسی طرح عورت کو بھی ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے مرد اور عورت کو برابر کی ترقی کرنے کا مادہ بھی دیا ہے اور دونوں کو عقل دی ہے کہ اس کو استعمال کر کے اپنی ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کر کے ایک دوسرے سے آگے بڑھ سکتے ہو۔ نہ مرد یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ عقل اور دماغ صرف مجھے ہی دیا گیا ہے اور میں ہی اس کے ذریعہ ترقی کرنے کا حق رکھتا ہوں، نہ ہی عورت اس بات کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو عقل دی ہے، جو ذہن دیا ہے اس سے علم و عرفان دونوں حاصل کر سکتے ہیں۔ کوئی مرد نہیں کہہ سکتا کہ ایک جگہ پہنچ کر عورت کے علم و عرفان کی صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں اور مرد کی جاری رہتی ہیں۔ اسی طرح زبان مرد اور عورت کو ایک طرح دی ہے۔ اگر مرد بڑے بڑے مقرر ہو سکتے ہیں اور اپنے علم و عرفان کو بیان کرنے کی صلاحیت رکھ سکتے ہیں تو عورتیں بھی بڑی بڑی مقرر بن سکتی ہیں اور ہیں۔ اور عورت کا یہی علم و عرفان اور ترقی کا معیار ہے جو صحابہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے علم حاصل کرنے کے لئے لیکچر لیتے تھے۔ پس علم و عرفان میں بڑھنے اور مردوں کو بھی پڑھانے کا راستہ اسلام نے چودہ سو سال پہلے کھولا ہے اور جہاں ضرورت ہے اس کو استعمال کیا ہے۔ بالکل کھلی چھٹی نہیں دی بلکہ اگر حقیقت میں ضرورت ہے تو اس کو استعمال کیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی عورت کے حیا اور تقدس کا بھی خیال رکھا ہے اور پردہ کی رعایت سے ان باتوں کی اجازت دی ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ہاتھ پاؤں وغیرہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں اور مردوں کو برابر دیئے ہیں مگر اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ عورت اور مرد کے ہاتھ پاؤں اور اعصاب میں قوت اور طاقت میں اللہ تعالیٰ نے فرق رکھ دیا ہے۔ یعنی مردوں کو زیادہ طاقت دی ہے اور عورت کو کم۔ مثلاً اعصاب کی طاقت مردوں میں عورتوں کی نسبت زیادہ ہے۔

ایک سروے یوکے (UK) میں ہوا تھا جس سے پتا چلا کہ کام پر آنے جانے کی وجہ سے عورتوں پر اعصابی اور نفسیاتی تناؤ اور سٹریس (stress) مردوں کی نسبت چار گنا زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مرد عورت پر قَوَّام ہے تو اس سے یہ بھی مطلب ہے کہ اس کے اعصاب بھی مضبوط ہیں۔ آپس میں گھروں میں بڑے مسائل پیدا ہوتے ہیں، معاملات ہوتے ہیں۔ لیکن معاملات کو ٹھیک رکھنے میں، مسائل کو حل کرنے میں مردوں کو برداشت کا مادہ دکھانا چاہئے۔ جب اعصاب میں فرق رکھا تو عورت کا حق بھی قائم کر دیا اور مرد کو نصیحت بھی کر دی کہ تم قَوَّام ہو اس لحاظ سے تمہارا فرض زیادہ بنتا ہے کہ اپنے اعصاب کو کنٹرول میں رکھو۔ اسی طرح مرد عورت کی نسبت اپنے قویٰ کی مضبوطی کی وجہ سے بوجھ بھی زیادہ اٹھا سکتا ہے۔ اگر مرد عورت کو یہ کہے کہ تم بھی میرے جتنا وزن اٹھاؤ تمہیں بھی اللہ تعالیٰ نے بازو دیئے ہوئے ہیں تو یہ عورت پر زیادتی ہے اور اس کے عورت ہونے کے حق کی نفی ہے۔ لیکن جو ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے عورت پر ڈالی ہے اس کے انجام دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے اعصاب کو بھی مضبوط کر دیا ہے۔ ایک جگہ اعصاب اتنے مضبوط نہیں کہ کام پر آنے جانے کی وجہ سے اس کا تناؤ اعصابی مردوں کی نسبت چار گنا زیادہ ہوتا ہے۔ دوسری طرف جہاں ضرورت تھی وہاں اعصاب بھی دے دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اعصاب کو مضبوط بھی کر دیا اور جہاں برداشت کی زیادہ ضرورت تھی اس میں برداشت کا مادہ بھی مرد سے کئی گنا زیادہ دے دیا۔ مثلاً صبر ہے اور برداشت ہے۔ یہ صلاحیت بعض حالات میں مرد کی نسبت عورت میں بہت زیادہ ہے۔ اس کی ایک عام مثال بچوں کو پالنے کی ہے۔ عورت بچہ کا رونا چلّانا برداشت کرتی ہے رات میں کئی کئی دفعہ اٹھ کر اسے دودھ پلاتی ہے۔ اس معاملے میں عورت کے صبر کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بعض مرد تو ایسے ظالم ہوتے ہیں کہ بچے کے تھوڑی دیر تک رونے چلانے کی وجہ سے بچہ کو مارنے لگ جاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ اس مضمون کو بیان فرما رہے تھے کہ عورت اور مرد میں فطرت کے مطابق کیا فرق ہے اور یہ فرق بیان فرمانے کے بعد جب آپ نے عورت کی مثال بچے کے رونے کے برداشت کرنے کے بارے میں دی تو فرمایا کہ اس معاملے میں اللہ تعالیٰ نے عورت کا دل پہاڑ جیسا بنایا۔ آپ نے لکھا کہ بڑے بڑے مضبوط اعصاب کے لوگ اور بڑے فلاسفر جو ہیں ان کے سپرد اگر بچہ کرو اور بچہ رونے والا ہو تو شام تک وہ شخص نیم پاگل ہو جائے گا لیکن عورتیں بڑی ہمت سے اسے برداشت کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو اس معاملہ میں ایسی طاقت دی ہے کہ حیرت انگیز ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جنگ میں مرد کام آتے ہیں۔ یہاں پر عورت کتنی ہی صابر اور ہوشیار کیوں نہ ہو گھبرا جائے گی۔ جبکہ بچوں کی پرورش کے معاملہ میں جاہل سے جاہل عورت عقلمند سے عقلمند شخص کے مقابلہ میں بھی زیادہ معاملہ فہم اور عقلمند ثابت ہو گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے کام کے لحاظ سے اس کی فطرت میں ہی صبر رکھا ہے۔ اس لئے شاید چند ہی مرد ہوں جو اس معاملہ میں صبر دکھا سکیں ورنہ عموماً مردوں میں سوواں حصہ بھی عورت کے مقابلہ میں صبر نہیں ہے۔ بعض مرد بچوں کو سنبھال بھی لیتے ہیں۔ پرسوں ہی میں یہاں سے جب نماز پڑھانے جا رہا تھا، مَیں نے دیکھا فجر کی نماز پہ ایک شخص نے دو سال کا بچہ گود میں اٹھایا ہوا تھا جو ساتھ ہی اس کے سو رہا تھا، شاید ہال میں ہی سو رہا تھا اس نے بچہ کو سنبھالا ہے۔ کیا وجہ تھی اللہ بہتر جانتا ہے لیکن بہرحال اس کو چپ کرانا اور اس کو سنبھالنا، بڑے صبر سے وہ کام کر رہا تھا۔ تو ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں لیکن چند ایک۔ اس کے مقابلہ میں ہر عورت کو اللہ تعالیٰ نے فطرت دی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر عورتوں کے صبر کے بارے میں فرمایا کہ عورت کھانا پکانا، لکھنا پڑھنا سب کام کرتی ہیں اور ساتھ ہی بچوں کی نگہداشت اور ان کے رونے چلّانے سے ذرا نہیں گھبراتیں۔ ان کو بھی ساتھ ساتھ پال رہی ہوتی ہیں۔ اگر بالفرض کبھی گھبرا بھی جائیں اور بے چینی کا اظہار کر بھی دیں، چڑ بھی جائیں تو ذرا سی چپت لگا دی بچے کو اور پھر دوبارہ گلے لگا لیا۔ تو یہ عورت کی فطرت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کی فطرت ہی علیحدہ بنا دی ہے اور اس کے مطابق کام بھی علیحدہ کر دیئے ہیں۔ تو پھر یہ سوال ہی جاہلانہ ہے کہ ہر معاملہ میں برابری دو یا ان کے کام بدل دو۔ جس طرح مطالبات روزمرہ ہوتے ہیں کوئی بعید نہیں کہ یہ مطالبہ بھی ہونے لگ جائے کہ ان کے کام بھی بدل دو۔ مرد عورتوں کے کام کریں۔ عورتیں مردوں کے کام کریں۔ ایسی باتیں اب شروع ہو چکی ہیں۔

برطانیہ کے سابق وزیر اعظم نے اپنے ملک میں اجازت دے دی کہ اب فوج کے اس حصہ میں بھی عورتیں شامل ہو سکتی ہیں جو لڑنے والی فوج ہے اور ان کے مطابق یہ عورت کا حق اور برابری کا تقاضا ہے جو اس کو مرد کے برابر ہونا چاہئے کہ وہ فوج میں بھی لڑے۔ اس پر خود ان کے جرنیلوں نے آواز اٹھائی ہے کہ یہ غلط ہے۔ یہ کیا بیوقوفی والی بات ہے۔ بلکہ سابق فوجیوں نے تو کھلے طور پر کہا ہے کہ یہ فوج کو کمزور کرنے والی بات ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے عورت مرد کے قویٰ اور طاقتوں میں فرق رکھ دیا تو پھر ایسے فیصلے سوائے نقصان پہنچانے کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکالیں گے۔ فوجیوں نے یہ بھی کہا کہ اگر عورت فرنٹ لائن پر جا کر لڑتی ہے تو مرد فوجی جو ہے وہ لڑائی پر توجہ دینے کی بجائے، دشمن سے لڑنے کی بجائے اپنی فوجی عورتوں کو بچانے کی طرف توجہ دیں گے۔ ان کی توجہ ساری اس طرف رہے گی۔ گزشتہ دنوں برطانیہ میں ایک ٹی وی پروگرام آ رہا تھا۔ ایک خبر پر تبصرہ تھا، اخبار کی خبر تھی کہ روسی فوج کو برطانوی فوج پر کچھ برتری حاصل ہے تو اس پر پروگرام کرنے والے نے ازراہِ مذاق کہا کہ شاید اس لئے کہ اب برطانوی فوج میں عورتیں بھی شامل ہو جائیں گی۔ تو یہ خود ان لوگوں کو احساس ہے کہ یہ فرق ہیں۔ یہ خود سمجھتے ہیں کہ عمومی حالات میں عورت مرد کی ذمہ داریاں اس کے قویٰ کے فرق کی وجہ سے مختلف ہیں۔ پس اس فرق کو سمجھنا چاہئے۔

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5رمئی 2017)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5رمئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

اسلام ایسا خوبصورت مذہب ہے جو اس فرق کو سامنے رکھتے ہوئے عورت اور مرد کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلاتا ہے۔ دنیا میں مرد نے عموماً عورت پر زیادتی کی اور ہر معاملہ میں اختلاف کرتے ہوئے اپنی برتری ظاہر کرنے کی کوشش کی اور عورت نے بھی اس کے ردّعمل میں اب اپنے حقوق کے لئے ہر بات میں برابری کا مطالبہ کر دیا۔ دونوں کی غلطی ہے جس کی اصلاح ہونی چاہئے۔ اور ہم احمدیوں نے جو حقیقی اسلام پر عمل کرنے والے ہیں اس غلطی کی اصلاح کرنی ہے۔

افسوس یہ ہے کہ ہمارے اندر بھی ایسے مرد ہیں جو عورت کو حقیر سمجھتے ہیں۔ دو چار نہیں کئی عورتیں ہیں جو مجھے زبانی بھی کہتی ہیں اور خط بھی لکھتی ہیں کہ ہمارے خاوند شادی کے بعد چاہتے ہیں کہ ہم اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کرلیں کیونکہ اب ہم ان کی بیویاں بن گئی ہیں اور بیوی نے بہرحال ہر معاملے میں خاوند کی بات ماننی ہے۔ حتی کہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اپنے ماں باپ سے بھی نہیں ملنا۔ ان سے ملنے سے بھی روک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صرف ہمارے رشتہ داروں سے تم نے تعلق رکھنا ہے۔ اور اس حد تک بعض مرد بڑھ جاتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بیویوں کے قریبیوں اور ماں باپ سے صرف یہ نہیں کہ ملنا نہیں بلکہ ان کی ذلّت اور تحقیر کرنے لگ جاتے ہیں۔ عورتوں کو جذباتی تکلیفیں دیتے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ عورت کے بھی جذبات ہیں۔ عورت کے سینے میں بھی دل ہے۔ ہمارے ملکوں میں جہاں ابھی تک جہالت ہے بلکہ وہاں سے آئے ہوئے ان ملکوں میں بھی رہنے والوں میں یہ جہالت ہے اور وہ یہاں آ کر بھی اس جہالت میں گرفتار ہیں اور عورت کے جذبات کی پرواہ نہیں کرتے۔

یہاں میں یہ بھی کہوں گا کہ ان ظلموں کے پیچھے بعض اوقات ساسوں کا بھی ہاتھ ہوتا ہے اور وہ اپنا وقت بھول جاتی ہیں۔ اگر ان کے خاوندوں نے ان سے برا سلوک کیا یا ان کے خاوندوں نے اپنی ماؤں کے کہنے پر ان سے برا سلوک کیا اور رشتہ داری کے تقاضے پورے کرنے کے بنیادی حقوق سے محروم کیا تو اس کا ردّعمل تو ان بوڑھیوں میں یہ ہونا چاہئے تھا کہ وہ اپنی بہوؤں سے نیک سلوک کرتیں لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جہالت الٹا ردّعمل دکھاتی ہے اور ساسیں بات بات پر غلط ردّعمل دکھا کر لڑائی شروع کر دیتی ہیں۔

یوکے (UK) جلسہ سالانہ پر جب میں نے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کا حق ادا کرنے کے بارے میں بیان کیا تو جلسہ کے بعد ایک دوست جو امریکہ سے آئے ہوئے تھے مجھے ملے اور کہنے لگے کہ ساس بہوؤں کے بارے میں بھی انصاف کرنے کے متعلق آپ کو کچھ کہنا چاہئے تھا۔ اسلام تو ہر جگہ پر عدل کا تقاضا کرتا ہے، ہر ایک کو حق دلواتا ہے۔ گو لجنہ کی تقریر میں وہاں مَیں مختصراً ذکر کر چکا تھا لیکن لگتا ہے کہ خاص طور پر جو ہمارا مشرقی دماغ ہے اپنی روایات اور اپنی سوچ کو بعض معاملات میں مذہب کی تعلیم کے مطابق نہ چلانے میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ مذہب پیچھے چلا جاتا ہے اور ان کی سوچیں غالب آ جاتی ہیں۔ پس اپنی سوچوں کو اسلامی تعلیم کے مطابق چلائیں۔ ایک دوسرے کا حق ادا کریں۔ خاوند بیوی کا اور ساس بہو کا اور اس طرح بہو خاوند اور ساس کا، ہر ایک اگر اپنے ذمہ حق ادا کر رہا ہو تو کبھی حقوق کی تلفی کا الزام اسلام کی تعلیم پر نہیں لگ سکتا۔

بیوی کے رشتہ داروں سے حسن سلوک اور ان کے جذبات کا خیال رکھنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ کیا تھا۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ آپ کی بیوی ام حبیبہ کی ران پر ان کے بھائی سر رکھ کے لیٹے ہوئے ہیں اور وہ ان کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام حبیبہ کیا آپ کو معاویہ بہت پیارا ہے؟ یہ ابوسفیان کی بیٹی تھیں۔ اور بھائی کا نام معاویہ تھا۔ کہ کیا آپ کو بہت پیارا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بھی یہ بہت پیارا ہے تمہاری وجہ سے۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد۔ تالیف الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر بن سلیمان الھیثمی المصری۔ الجزء التّاسع صفحہ 441۔ الطبعۃ الاولی 2001ء مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ لبنان)

پس یہ ہے جذبات کا خیال۔

اسی طرح اگر مرد جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں تو عورتوں کو بھی غلط قسم کے مطالبات سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اگر مرد اپنی ذمہ داریوں کے فرق کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے والے ہوں تو حقوق کے غلط مطالبات بھی کبھی نہ ہوں۔ بعض عورتیں ہوتی ہیں جو زیادتی کرتی ہیں لیکن اگر حقوق ادا ہو رہے ہوں تو پھر میرا نہیں خیال کہ کوئی عورت زیادتی کرے۔

بعض دفعہ دنیا والے لوگ بھی مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے۔ کس طرح معاشرے کو پرامن بنانا چاہئے۔ تو میرا جواب اکثر ان کو یہی ہوتا ہے اور اکثر لوگ اس کو پسند بھی کرتے ہیں کہ امن قائم کرنے کے لئے ہر ایک اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس کو ادا کرنے کی کوشش کرے اور حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے، یہ مطالبہ کرنے کی بجائے کہ مجھے حق دو، حقوق دینے کی طرف توجہ دے۔ دوسروں کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دے۔ جب ہر ایک حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دے رہا ہوگا تو کسی کا حق غصب ہی نہیں ہوگا اور یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ جب وہ حق غصب نہیں ہو رہا تو کوئی پاگل نہیں ہے کہ بلاوجہ مطالبات کرتا رہے۔

عورت یہ دیکھے کہ اس کے فرائض کیا ہیں اور انہیں اس نے کس طرح احسن رنگ میں ادا کرنا ہے۔ ساس بھی، بہو بھی، بیٹی بھی، ماں بھی۔ اور مرد دیکھے کہ اس کے فرائض کیا ہیں اور اس نے انہیں احسن رنگ میں کس طرح ادا کرنا ہے تو گھروں کے جھگڑے بھی ختم ہو جائیں۔ اور عورتیں جو یہ مطالبے کرتی ہیں کہ ہمیں حقوق دیئے جائیں وہ ختم ہو جائیں۔

اگر عورت یہ سمجھتی ہے کہ بچے کی تربیت اس کا اوّلین فرض ہے اور اسلام کی یہ تعلیم ہے اور اسلام یہ فرض عورت پر ڈالتا ہے کہ بچے کی تربیت تمہارا اوّلین فرض ہے تو وہ نوکریاں کرنے اور بلاوجہ باہر سہیلیوں کے ساتھ گھومنے اور مجلسوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے بچوں کی تربیت پر توجہ دے گی۔ وہ صرف اپنے بچے کی تربیت نہیں کر رہی ہوگی بلکہ قوم کے بچوں کی تربیت کر کے انہیں ملک و قوم کا فعال حصہ بنا رہی ہوگی۔ بچوں کی اچھی تربیت ہی جماعت کے لئے بھی اور ملک و قوم کے لئے بھی بہترین اور کارآمد وجود پیدا کر رہی ہو گی۔ حکومتیں بڑی سکیمیں بناتی ہیں کہ بچوں کو پالنے کے لئے انتظام کرے اور مائیں اپنی نوکریوں پر توجہ دیں۔ یہاں بھی شاید کوئی ایسی سکیم بن رہی ہے۔ یہ عورتوں کے حق قائم کئے جانے کے لئے کوشش ہے۔ لیکن ایک وقت میں ان کو احساس ہوگا کہ بچے کی اصل تربیت ماں کی گود ہی ہے۔ ماں کا پیار اور بچوں کی تربیت کا انداز دوسرا کوئی اپنا ہی نہیں سکتا اور اس انداز میں اور اس طریق سے کوئی دوسرا کر ہی نہیں سکتا۔ جائزہ لے کر دیکھ لیں کہ جو بچے سوشل سروس والوں کے ذریعہ سے پلتے ہیں ان میں سے بہت بڑی تعداد ہے جو بگڑ جاتی ہے۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ حکومت ایسی پالیسی بھی بنا رہی ہے کہ مائیں کام کریں اور باپوں کو حکومت کچھ الاؤنس دے جو بچوں کے ساتھ رہیں۔ اگر تو صرف کسی خاص فیلڈ میں کام کرنے والی اعلیٰ تعلیم یافتہ عورت کی ضرورت ہے تو اَور بات ہے۔ اگر اس کو عمومی اصول بنا دیا گیا تو بڑے خطرناک نتائج نکلیں گے۔ یہ ان کی خام خیالی ہے کہ ان کی بڑی کامیابی ہو جائے گی۔ ایک وقت آئے گا جب ان کو خیال ہوگا کہ یہ غلط پالیسی ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ عورت کی گود ہی بچے کی صحیح پرورش گاہ اور تربیت گاہ ہے اور یہی سچ ہے۔

یہاں میں ان عورتوں سے بھی کہوں گا جن کے بچے وقفِ نَو میں ہیں اور جو سمجھتی ہیں کہ ان کی تربیت کرنا اور ان کو مکمل طور پر سنبھالنا اب جماعت کی ذمہ داری ہے۔ جماعت کی تربیت کی ذمہ داری دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے رہنمائی کرنے کی حد تک تو ہے لیکن بچوں کی بچپن سے نیک ماحول میں اٹھان اور انہیں دینی تربیت دینا، انہیں دین کی اہمیت سمجھانا، انہیں جماعت کے لئے ایک مفید وجود بنانا یہ ماؤں کی ذمہ داری ہے اور باپوں کا بھی اس میں تعاون ضروری ہے کیونکہ مرد اس سے اپنے آپ کو بری الذمہ نہیں کر سکتے۔ یہاں دونوں کو اپنے فرائض ادا کرنے ہوں گے اور عورت کا یہ حق ہے کہ مرد اس معاملے میں اس سے مکمل تعاون کرے۔

حضرت مصلح موعود نے یہ بہت خوبصورت بات بیان فرمائی کہ بچوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے تم بڑی کوشش کرتی ہو، بڑی بے چین ہو جاتی ہو لیکن روح کی خوبصورتی کا جب سوال پیدا ہوتا ہے تو اس کی پرواہ نہیں کرتی۔ اگر ایسا کریں گی تو بہت ظالم ہوں گی کہ روح کی خوبصورتی کا احساس نہ کیا جائے۔ اس کی طرف توجہ نہ دی جائے۔ دنیاداری کی طرف زیادہ توجہ رہے۔ پس احمدی مائیں جو یہ عہد دہراتی ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گی اس وقت تک اس عہد کو نبھانے والی نہیں ہو سکتیں جب تک اپنے بچوں کے دین کو سنوارنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ کوشش نہیں کرتیں اور اگر یہ کوشش نہیں کرتیں تو پھر اپنے عہد کو بھی پورا نہیں کر رہیں۔

لڑکیاں بھی یاد رکھیں کہ انہوں نے کل انشاء اللہ تعالیٰ مائیں بننا ہے تو دنیادار مائیں بننے کے بجائے جو صرف اپنے دنیاوی حق کا مطالبہ کرتی ہیں وہ دیندار مائیں بننے کی کوشش کریں جو اپنے بچوں کا حق ادا کرنے والی ہوں۔ جن کے بچے ہمیشہ ان کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔ جو بچے ایسے تربیت یافتہ ہوں گے وہ بھی اور ان کی نسلیں بھی پھر اس فرق کے ساتھ حق دینے اور حق قائم کرنے والے ہوں گے جو دنیا میں عورت اور مرد کے فرق کو سامنے رکھتے ہوئے حق قائم کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ وہ معاشرہ جنم لے گا جس میں حق ہمیشہ قائم رہیں گے۔ جو دنیاداروں کو یہ بتانے والا معاشرہ ہوگا کہ حقوق کی ادائیگی کی اگر رہنمائی لینی ہے تو ہم سے لو۔ پس اس کے لئے بہت کوشش اور بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ عورت اور مرد کی ذمہ داریوں کا جو فرق اللہ تعالیٰ نے رکھا ہوا ہے اس کے ادراک کی ضرورت ہے۔ جس دن ہماری ہر عورت کو یہ ادراک حاصل ہو گیا اس دن ہماری نسلیں دنیا کی رہنما بن کر ابھرنا شروع ہو جائیں گی۔ اس دن ہر بچی کا حق محفوظ ہو جائے گا۔ اس دن ہر عورت کا حق محفوظ ہو جائے گا۔ ایسی تربیت سے نکلے ہوئے لڑکے وہ مرد بنیں گے جو عورت کے حقیقی مقام کو پہچاننے والے ہوں گے۔ جو عورت پر ظلم کرنے والے نہیں بلکہ ان کے حق دینے والے ہوں گے۔ وہ باپ پیدا ہوں گے جو بچوں کی صحیح پرورش میں ماؤں کا ہاتھ بٹانے والے ہوں گے۔

پس آج ہماری بچیاں دنیاداروں کے عورت کے حق دلوانے کی تنظیموں سے متاثر ہو کر صرف اپنے اس حق کا مطالبہ نہ کریں جو اپنی ذات تک اور دنیاداری تک محدود رہتا ہے اس سے آگے نہیں نکلتا۔ بلکہ اس حق کا نعرہ بلند کریں جو مردوں کے ذہنوں میں ان کی بچپن کی تربیت سے بلند ہوتا رہے۔ جو بچوں اور لڑکوں میں ان کی بچپن کی تربیت کے دوران سے بلند ہونا شروع ہو جائے کہ تم نے بیوی، بیٹی، ماں کے حق کو قائم کر کے انہیں معاشرے میں ایک اعلیٰ مقام دینا ہے۔ وہ مقام دینا ہے جو اسلام نے ان کو دیا ہے۔ جہاں جہاں ان کو برابری کے حق ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ حق دیئے ہوئے ہیں۔ اعمال کی جزا اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کو برابر دی ہے۔ تعلیم حاصل کرنے کے لئے برابر کے مواقع ہیں اور بہت ساری ضروریات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے حق برابر کے دیئے ہوئے ہیں۔ وہ سب حق قائم کرنے ہیں۔ لیکن جہاں بچوں کی تربیت کا معاملہ ہے، اولاد کی تربیت کا معاملہ ہے، اگلی نسلوں کو سنبھالنے کا معاملہ ہے، اگلی نسلوں میں حقوق قائم کرنے کی جو حقیقی روح ہے وہ پیدا کرنے کا معاملہ ہے وہاں عورت کی ذمہ داری لگا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کرلیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 30؍دسمبر 2016)

......☆......☆......☆......

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
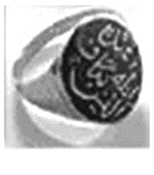
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

جلسہ سالانہ ربوہ 1968 - کچھ باتیں کچھ یادیں

(سیّد وثیق الدین احمد، سونگھڑہ، اُڈیشہ)

1965، بھارت اور پاکستان جنگ کے باعث واگھہ بارڈر بند ہو گیا تھا جس سے دونوں ملکوں کے درمیان جلسہ سالانہ کے وفود کا تبادلہ بند ہو گیا۔ سال 1967 کے آخر تک دونوں ملکوں میں بات چیت کے ذریعہ زائرین کے تبادلے کا سلسلہ پھر سے بحال ہو گیا۔ لہٰذا ہندوستان سے بھی جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہونے کیلئے ایک وفد کی اجازت مل گئی۔ 1967 میں رمضان المبارک کی وجہ سے قادیان اور ربوہ کے جلسوں کی تاریخ میں تبدیلی کرنی پڑی تھی۔ جلسہ سالانہ ربوہ کیلئے مورخہ 9، 10، 11؍جنوری 1968 کی تاریخیں مقرر تھیں۔ اطلاع ملتے ہی خاکسار، خاکسار کے بہنوئی سید محمد سرور صاحب اور مکرم سید مبشر الدین صاحب مرحوم (عرف گورا نانا، والد مکرم سید مذکر الدین صاحب مرحوم) نے جلسہ میں شمولیت کیلئے پاسپورٹ بنوالیا۔ خاکسار اور مکرم سید مبشر الدین صاحب مرحوم ویزا کے حصول کیلئے دہلی روانہ ہوئے۔ دہلی میں خاکسار کے تایازاد بھائی مکرم سید عبد المصور صاحب مرحوم عرصہ 15 سال سے مقیم تھے۔ دہلی میں مکرم چوہدری مبارک علی صاحب مرحوم ناظر امور خارجہ قادیان اور مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب سے ملاقات ہوئی۔ مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب مرحوم نے ویزا کے حصول میں آسانی کیلئے دعا کی اور اللہ کے فضل سے ویزا مل گیا۔

ہم قادیان کیلئے روانہ ہوئے۔ یہ خاکسار کا قادیان کا پہلا سفر تھا۔ نظارت امور خارجہ کی جانب سے روانگی کیلئے مقررہ دن پر ہم نماز فجر کے بعد احمدیہ گراؤنڈ میں اپنے سامان کے ساتھ پہنچ گئے جہاں 6، 7 بسیں روانگی کیلئے تیار کھڑی تھیں۔ بھارت کے دوسرے صوبوں سے بھی کافی تعداد میں احباب جماعت جلسہ میں شمولیت کیلئے تشریف لائے تھے۔ حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب جٹ رضی اللہ عنہ ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اس قافلہ کے امیر تھے۔ دعا کے بعد قافلہ روانہ ہوا اور امرتسر، فیروز پور ہوتے ہوئے حسینی والا پہنچا جہاں شہید بھگت سنگھ، سکھدیو اور راجگرو کی یادگار دیکھنے اور خراج عقیدت پیش کرنے کا موقع ملا۔ بارڈر پار ہوتے ہوتے شام ہو چکی تھی۔ پاکستان پہنچنے پر احباب جماعت احمدیہ قصور نے ہمارا والہانہ خیر مقدم کیا۔ کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر قصور ریلوے اسٹیشن پہنچے جہاں ’’درویش سپیشل ٹرین‘‘ ہمیں ربوہ لے جانے کیلئے تیار کھڑی تھی۔ یہاں سے لاہور ہوتے ہوئے اگلے دن علی الصبح ربوہ پہنچ گئے۔

ربوہ میں ہمارے قیام کا انتظام تحریک جدید کی لال کوٹھی میں کیا گیا تھا۔ یہاں اُڑیسہ سے آنے والے مہمانوں کے علاوہ درویشان قادیان اور ہندوستان سے آنے والے دیگر احباب جماعت کا بھی قیام تھا۔ اس ہال میں مکرم عبد العظیم صاحب مرحوم درویش (مالک احمدیہ بک ڈپو) اور ان کے بیٹے مکرم خورشید احمد انور صاحب بھی تھے۔ مکرم مولانا عبد الحق فضل صاحب مرحوم بھی اپنے اہل و عیال کے ساتھ ایک ٹینٹ میں سامنے لان میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ مہمانوں کے کھانے کیلئے روٹی، دال، چاول اور گوشت وغیرہ کا انتظام تھا۔

نماز فجر کے بعد محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مرحوم اپنے چچا مکرم عبد العظیم صاحب درویش مرحوم سے ملنے آتے تھے اور بہت دیر تک گفتگو ہوتی تھی۔ درویشان قادیان کے اس ہال میں رہنے کی وجہ سے پاکستان کے دیگر شہروں سے آئے ہوئے احباب جماعت اپنے درویش رشتہ داروں سے ملنے آیا کرتے تھے۔ بعض اوقات وہ ہمیں بھی درویش سمجھ لیا کرتے تھے۔ ہم اُنہیں کہتے کہ ہم درویش نہیں ہیں تو وہ یہ کہہ کر ہماری دلجوئی کرتے کہ کوئی بات نہیں آپ ہمارے انڈیا سے آئے ہوئے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ایام میں پانچوں نمازیں مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں پڑھنے کا موقع ملا۔ حضورؒ محراب کے راستے مسجد میں داخل ہوا کرتے تھے۔ بائیں جانب خواتین کیلئے نماز پڑھنے کا انتظام تھا۔ مسجد میں داخلہ کے وقت کڑی چیکنگ ہوتی تھی۔

جلسہ سے قبل ربوہ گھومنے کا موقع ملا۔ گول بازار دیکھا۔ پہلی مرتبہ حمام (paid bath room) دیکھا۔ ایک جگہ ٹھیلے پر گاجر کا حلوہ بک رہا تھا، اس کا بھی لُطف اُٹھایا۔ پہلی مرتبہ چلغوزہ دیکھا اور کھایا۔ ریلوے لائن کی دوسری جانب جا کر بھی کچھ خریداری کرنے کا موقع ملا۔ ٹھنڈ کی شدت تھی۔ مجھے یاد ہے ایک روپے کے 16 کینو خریدے لیکن ٹھنڈ کے باعث اُنہیں چھیلا تک نہ جا سکا۔

ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے سٹیج پر بیٹھنے کا موقع ملا جہاں حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ، مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب، حضرت مولانا عبد المالک خان صاحب مرحوم (خسر حضرت ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب مرحوم) اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے افراد کے ساتھ ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت عبد الحق صاحب بدوملہی سے ملاقات ہوئی جو کچھ دن کیندراپاڑہ اُڑیسہ میں بھی رہے تھے۔

اس جلسہ میں بھارت کے ایک مشہور احمدی عالم کی بھی تقریر ہونی تھی لیکن وہ کسی وجہ سے جلسہ میں شامل نہ ہو سکے۔ لہٰذا ان کی تقریر کو جناب مولانا ملک سیف الرحمن صاحب ربوہ نے نہایت ہی دلکش انداز میں پڑھ کر سُنایا۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ اور حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر سننے کا موقع ملا۔ چوہدری صاحب نے تقریر سے پہلے اپنی گھڑی ڈائس میں مائک کے پاس رکھ دی تا کہ وقت کا صحیح اندازہ ہو۔ ایک ملاقات میں ہمارے گورا نانا صاحب مرحوم نے حضرت چوہدری صاحبؓ کا ہاتھ چومنا چاہا مگر چوہدری صاحب نے یہ کہہ کر اپنا ہاتھ چھڑا لیا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان میں سے نہیں ہیں۔ ان ایام میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) کو سائیکل چلاتے ہوئے بھی دیکھا۔

اس جلسہ میں شامل ہونے کیلئے پاکستان کے دور دراز علاقوں سے بہت سی سپیشل ٹرینیں آئی تھیں۔ جلسہ سالانہ کے بعد حضور سے ملنے والوں کا تانتا لگا رہتا تھا۔ لاہور، کراچی سندھ وغیرہ جماعتوں سے آنے والے احباب جماعت کی حضورؒ سے ملاقات کیلئے الگ الگ دن مقرر تھے۔ ہمیں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے درویشان قادیان کے ساتھ حضورؒ سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس موقع پر اُڑیسہ اور حیدر آباد کے احمدی احباب کو مع ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب مرحوم و حضرت مولانا عبد الرحمن جٹؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ محترم صالح محمد الٰہ دین صاحب مرحوم نے اس کی ایک کاپی خاکسار کو بھی عنایت فرمائی تھی فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

جلسہ سالانہ ربوہ میں بھارت سے شرکت کرنے والے احباب جماعت کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں لنچ کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ طبیعت کی ناسازی کے باعث حضور پُر نورؒ اس میں شامل نہ ہو سکے۔

ان ایام میں اکثر صبح ہائیوے کے پار بہشتی مقبرہ ربوہ جا کر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، حضرت اماں جانؓ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگان کے مزار پر جا کر دعا کی توفیق ملی۔ ایک شام خاکسار، مکرم سیّد محمد سرور صاحب اور مکرم سیّد مبشر الدین صاحب مرحوم کو حضرت مولانا ابو العطا صاحب جالندھری مرحوم کے گھر چائے کی دعوت پر جانے کا موقع ملا۔

انہیں دنوں پر درویشان قادیان اور مدرسہ احمدیہ ربوہ کے مابین دو فٹ بال میچ ہوئے۔ ہمارے کیپٹن مکرم عبد المالک صاحب کیرنگی تھے۔ مکرم بشارت حیدر صاحب بھی ہماری ٹیم میں شامل تھے۔ خاکسار کے پاس بوٹ نہیں تھے لہٰذا خاکسار کو ننگے پاؤں ہی کھیلنا پڑا۔ میچ شروع ہونے سے قبل حضرت مرزا رفیع احمد صاحب سے میچ میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کی گئی۔ آپ نے دعا کی کہ دونوں میچ ڈرا ہو جائیں اور ایسا ہی ہوا۔ دونوں میچ ڈرا ہوئے۔ ہمارے پاس کھلاڑیوں کی کمی تھی جس کے باعث ہم نے مدرسہ احمدیہ ربوہ کے کچھ افریقی طلبا کو اپنی ٹیم میں شامل کر لیا تھا۔

تحریک جدید کے ہال میں ایک مرتبہ کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظم پڑھنی شروع کر دی۔ پھر کیا تھا ہمارے گورا نانا (سید مبشر الدین صاحب مرحوم) کا فارسی نظم کا چشمہ پھوٹ پڑا اور وہ رو رو کر بڑی خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی منظوم کلام پڑھنے لگے۔

ربوہ میں ان دنوں سڑکوں کے کناروں پر کافی خشک مٹی ہوا کرتی تھی۔ ذرا سڑک سے نیچے ہوئے اور پیر مٹی کے برادے میں دھنس جاتا تھا۔ ربوہ میں ان دنوں احمدی خواتین برقعے میں ملبوس مرسڈیز، ٹویوٹا اور واکس ویگن وغیرہ قیمتی گاڑیاں ڈرائیو کر کے آیا جایا کرتی تھیں۔ الحمد للہ۔ خاکسار کے بہنوئی مکرم محمد سرور صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے والد حضرت مرزا منصور احمد صاحب کی فیکٹری سے ایک ایئر گن بھی خریدی تھی۔

اللہ کے فضل سے یہ ایام کس طرح چٹکیوں میں گزر گئے پتا ہی نہ چلا اور بالآخر واپسی کا وقت آ گیا۔ واپسی بھی اسی طرح درویش سپیشل ٹرین سے ہوئی۔ رات ٹرین میں بیٹھے اور صبح قصور ہوتے ہوئے حسینی والا بارڈر پہنچے۔ بارڈر کراس کیا۔ چیکنگ کے مراحل سے گزر کر رات ہوتے ہوتے اللہ کے فضل سے بخیر و عافیت قادیان پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔

......☆......☆......☆......

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
MotorLineRoad, MahboobNagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27؍مئی 2017 بروز ہفتہ صبح 11 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم سیف اللہ سلیم صاحب (ابن مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب، Bromley، یو.کے)

24؍مئی 2017ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق بہلول پور ضلع فیصل آباد سے تھا۔ لمبے عرصہ سے یو کے میں مقیم تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ آپ نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے باقاعدگی کے ساتھ مسجد بیت الفتوح میں آتے تھے اور لوکل سطح پر ہونے والے جماعتی اور تنظیمی پروگراموں میں بھی بڑی باقاعدگی سے شرکت کرتے تھے۔

(2) مکرم مرزا عبد الصمد صاحب، کرائیڈن (ابن مکرم ڈاکٹر مرزا عبد الرؤوف صاحب، سابق امیر جماعت اٹک)

22؍مئی 2017ء کو چند ماہ بعارضہ کینسر بیمار رہنے کے بعد 55 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت ڈاکٹر مرزا عبد الکریم صاحب کے پوتے اور حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب چٹھی مسیح کے پڑپوتے تھے۔ آپ کو اٹک میں ایک مقدمہ کے سلسلہ میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ یو.کے آنے کے بعد لوکل جماعت میں مختلف عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں چار بہنیں اور پانچ بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ ناہید انجم صاحبہ

(اہلیہ مکرم نصیر الدین احمد صاحب، آف کینیڈا)

12؍اپریل 2017ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم مولانا چراغ الدین صاحب مرحوم سابق مربی سلسلہ پشاور کی بہو تھیں۔ نمازوں کی پابند، دعاگو، نہایت نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔ خلافت سے گہرا وابستگی کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم مظفر احمد صاحب (چک سدیو، سیالکوٹ)

28؍مارچ 2017ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے دوران ملازمت کوئٹہ، سرگودھا، راولپنڈی اور ایبٹ آباد میں خدمت کی توفیق پائی۔ ریٹائر منٹ کے بعد آپ ضلع سیالکوٹ کے حلقہ ڈھپئی کوٹلی لوہاراں کے امیر رہے۔ وفات سے قبل سیالکوٹ کی جماعت چک سدیو میں سیکرٹری جائیداد کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ خلافت اور نظام جماعت کے اطاعت گزار، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم محمد رمضان صاحب

(آف دار الیمن غربی، ربوہ)

12؍مئی 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1992 میں بیعت کرکے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ عشق تھا اور نظامِ جماعت کیلئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ ایم ٹی اے بڑی باقاعدگی سے سنا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم ظفر احمد صاحب (اسیر راہ مولیٰ) حال آسٹریلیا کے والد تھے۔

(4) مکرم الحاج عبد الوہاب Durojaiye صاحب

(آف نائیجیریا)

18؍مارچ کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پنجوقتہ نماز اور تہجد کے پابند تھے۔ اپنے بچوں کو بھی نمازوں کی تلقین کرتے رہتے۔ مرحوم نے احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنی زمین مسجد کی تعمیر کے لئے جماعت کو پیش کرنے کی توفیق پائی۔ بہت دیانتدار، بہادر اور متوکل علی اللہ انسان تھے جماعت کی تمام تقریبات میں باقاعدگی سے شامل ہوتے تھے۔ لوکل جماعت میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 3 بیٹے اور 3 بیٹیاں اور پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(5) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ

(اہلیہ مکرم مرزا خلیل احمد صاحب، لاہور)

24؍اپریل 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت محمد شیخ چغتائی صاحبؓ کی بیٹی اور حضرت بابو رشن دین صاحبؓ کی پوتی تھیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، جماعت کی فعال رکن اور چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔ پردہ کی بہت پابند تھیں۔ 1982ء سے 1986ء تک ربوہ میں اپنے حلقہ کی صدر لجنہ رہیں اور جب کراچی منتقل ہوئیں تو وہاں بھی دو مرتبہ انہیں اپنے حلقہ کی صدر رہنے کی توفیق ملی۔ MTA سے خطبات جمعہ و دیگر پروگرام نیز اخبار الفضل بڑی باقاعدگی سے دیکھا اور پڑھا کرتی تھیں۔ مرحومہ نہایت ملنسار، عاجز اور اسلامی روایات کی پابند تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں اور 13 پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(6) مکرم ٹی. رایو صاحب (T.Rayu) انڈیا

12؍مئی 2017ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1949 میں 18 سال کی عمر میں بیعت کی توفیق پائی۔ آپ کے گاؤں میں احمدیت کا نفوذ آپ ہی کے ذریعہ ہوا۔ بیعت کے بعد مخالفت اور مشکلات کو بڑے صبر سے برداشت کیا۔ آپ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ جماعتی لٹریچر پڑھنے اور تبلیغ کرنے کا بہت شوق تھا۔ مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ نے 27 سال تک مقامی جماعت کے صدر کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ نظام جماعت کے پابند اور خلافت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ مرکزی نمائندگان کی بڑی عزت وتکریم اور مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔ احمدیوں کے علاوہ غیر احمدیوں میں بھی ہردلعزیز تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(8) مکرم سید محمد یونس صاحب

(ابن مکرم سید خیر محمد صاحب مرحوم، افغانستان)

6؍دسمبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ ضلع جاجی آریوب صوبہ پکتیا کے رہنے والے تھے۔ 1956ء میں جب احمدیوں کے گھر جلائے گئے تو ان میں آپ کا گھر بھی شامل تھا۔ بعدازاں آپ کابل آگئے اور پھر وہیں سکونت اختیار کرلی۔ 2008 میں افغانستان میں باقاعدہ جماعت کے قیام پر آپ کو امام صلوۃ اور صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بہترین اخلاق کے مالک، صابر وشاکر، بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے محبت اور وفا کا ایک خاص تعلق تھا۔ آپ مکرم سید نعمت اللہ صاحب (مربی سلسلہ) کے والد اور مکرم سید محمد آصف سیال صاحب (مربی سلسلہ) اور مکرم سید سلیم احمد صاحب (مربی سلسلہ) کے تایا تھے۔ مرحوم کے بیٹوں کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(8) مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم ماسٹر عبد الحکیم ابڑو صاحب شہید، لاڑکانہ)

18؍مئی 2017ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 16؍اپریل 1983ء کو جب آپ کے گھر پر حملہ کرکے میاں کو شہید کیا گیا تو اس وقت آپ بھی شدید زخمی ہوئی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو نئی زندگی ملی۔ آپ نے خاوند کی شہادت کے بعد 34 سال بیوگی کی حالت میں بڑے صبر وشکر کے ساتھ گزارے۔ مرکزی مہمانوں کی بڑی خندہ پیشانی سے خدمت کرتیں اور ضلعی میٹنگ کے مواقع پر سب کیلئے بڑی خوش دلی سے کھانا تیار کرکے پیش کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم ریاض احمد ناصر ابڑو صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل ناظم آباد کراچی میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

جہاں یہ آپس میں خود تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ایک دوسرے کے اعتماد کو قائم کرنے والے ہوں وہاں آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی صحیح تربیت کرنے والے ہوں

خطبہ نکاح فرمودہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22؍جولائی 2015ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ان ہر دو نکاحوں کے فریقین کو اپنی ذمہ داریاں سمجھتے ہوئے اپنے اس نئے رشتہ کو اعلیٰ رنگ میں قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور جہاں یہ آپس میں خود تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ایک دوسرے کے اعتماد کو قائم کرنے والے ہوں وہاں آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی صحیح تربیت کرنے والے ہوں اور ان کو جماعت کا اور اسلام کا ایک فائدہ مند وجود بنانے والے ہوں۔

ان چند الفاظ کے ساتھ اب مَیں نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ عروبہ ظفر واقفۂ نو بنت مکرم ظفر اقبال صاحب کا ہے جو عزیزم صہیب احمد ابن مکرم ناصر احمد صاحب (سلاؤ) کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح ہے عزیزہ نادیہ گُل آغا بنت مکرم آغا شاہنواز خان صاحب۔ یہ بچی نومبائعہ ہیں۔ ان کا نکاح طے پایا ہے عزیزم حماد الرحمٰن ابن مکرم فضل الرحمٰن صاحب (فیلتھم) کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر۔ دلہن کے وکیل انکے بہنوئی سید زین خان صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ دُرّ عجم واقفۂ نو کا ہے جو ہمارے واقف زندگی مربی سلسلہ مکرم عبد السلام شاہد صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم نوید احمد ظفر جو واقف زندگی اور مربی سلسلہ ہیں اور اس وقت ریسرچ سیل ربوہ میں کام کررہے ہیں اور مجید احمد بشیر صاحب کے بیٹے ہیں، کے ساتھ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔

مجید احمد بشیر صاحب کو بھی ایک عرصہ گھانا میں وقف کی توفیق ملی۔ یہ دونوں آپس میں رشتہ دار بھی ہیں اور جماعت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق رکھنے والا پرانا خدمتگزار خاندان ہے۔ اللہ تعالیٰ واقف زندگی ہونے کی حیثیت سے عزیزم نوید احمد ظفر کو بھی بہترین رنگ میں اپنے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت کرے۔ دونوں کی طرف سے وکیل مقرر ہیں۔ مکرم مجید احمد بشیر صاحب عزیزہ دُرّ عجم کے وکیل ہیں اور عزیزم سعید احمد نذیر، نوید احمد ظفر کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروایا، جس کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ رشتے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2؍جون 2017)

......☆......☆......☆......

جماعتی رپورٹیں

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مرشدآباد کا تیرہواں سالانہ اجتماع

☆مجلس خدام الاحمدیہ مرشدآباد نے مورخہ 24۔25 مئی 2017 کو اپنا تیرہواں سالانہ اجتماع روی بھون میں منعقد کیا۔مکرم مولوی شمیم احمد غوری صاحب بطور مرکزی نمائندہ شامل ہوئے۔شام پانچ بجے مکرم غلام مصطفی صاحب امیر ضلع مرشد آباد کی زیر صدارت اجتماع کا آغاز ہوا۔تلاوت قرآن کریم،عہد خدام واطفال اور نظم کے بعد مکرم شمیم احمد غوری صاحب نے تقریر کی۔صدارتی خطاب کے بعد علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔اگلے روز بعد نماز ظہر مکرم شمیم احمد غوری صاحب کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔تلاوت قرآن کریم،عہد اور نظم کے بعد مکرم عطاء الرحمٰن صاحب نائب امیر ضلع مرشد آباد نے تقریر کی۔بعدہ صدر مجلس نے خطاب کیا۔تقسیم انعامات اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔اس اجتماع میں مرشد آباد وندیا کی تیس سے زائد مجالس سے 70 خدام شامل ہوئے۔
(ظہیرالحسن،قائد مجلس خدام الاحمدیہ مرشد آباد)

تحریک جدید ریفریشر کورس جماعت احمدیہ بنگلور

☆جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 11 جولائی 2017 کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد میں مکرم مصدق احمد صاحب کی زیرصدارت تحریک جدید ریفریشر کورس کا انعقاد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم ظفر احمدی شحنہ صاحب نے کی۔بعدہ خاکسار نے مالی قربانی کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔بعد ازاں مہمان خصوصی مکرم پی ایم رشید صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید قادیان نے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے موضوع پر تقریر کی۔مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب نے چندہ تحریک جدید کا تعارف کراتے ہوئے احباب جماعت کی مالی قربانی اور خلفاء احمدیت کی خدمات کا ذکر کیا۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ ریفریشر کورس اختتام پذیر ہوا۔
(میر عبدالحمید شاہد،مبلغ انچارج بنگلور)

دارالیتمیٰ میں غریب بچوں کو کپڑوں کی تقسیم

☆مورخہ 17 جون 2017 کو کھمم کے ایک یتیم خانہ میں 80 سے زائد مستحقین ،یتیم اور بے سہارا لوگوں کو کپڑے تقسیم کیے گئے۔آشرم کے منتظم نے جماعت احمدیہ کی اس کوشش پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پہلی مرتبہ ایسا ہو رہا ہے کہ ہمارے اس آشرم میں مسلمان بھائی آئے اور مستحقین کے دکھ درد میں شامل ہوئے۔اس موقع پر خاکسار نے احمدیہ مسلم جماعت کا مختصر تعارف کروایا۔اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے آمین
(شبیر احمد یعقوب،مبلغ انچارج کھمم ونلگونڈہ،تلنگانہ)

جماعت احمدیہ گواہاٹی میں عید ملن پارٹی کا انعقاد

☆جماعت احمدیہ گواہاٹی میں مورخہ 2 جولائی 2017 کو مکرم سید شاہ جہان صاحب صدر جماعت احمدیہ جوتی نگر کی زیر صدارت عید ملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا۔محترمہ رینو ہزاریکا صاحبہ ایم،این،سی چیف کنوینر نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔آپ ایک مشہور مصنفہ بھی ہیں۔تلاوت قرآن کریم مکرم حفیظ الحق صاحب معلم سلسلہ نے کی۔نظم مکرم مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھی۔بعدہ جناب ہری عالم بورا۔سپوکس مین بی جے پی،مکرم غنومنی بورا صاحب مصنف،مکرمہ رینو ہزاریکا صاحبہ،مکرم عادل شاہ صاحب چیئرمین مائینارٹیز آسام اور خاکسار نے تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے بعد عید ملن کا اختتام ہوا۔ (ظہورالحق،مبلغ انچارج آسام)

تربیتی کیمپ

☆ جماعت احمدیہ حیدرآباد میں مورخہ 23 اپریل تا 7 مئی 2017 پندرہ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔افتتاحی تقریب مورخہ 23 اپریل کو مسجد الحمد سعید آباد میں مکرم محمد سہیل صاحب امیر جماعت حیدرآباد کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔مکرم محمد عظمت اللہ غوری صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے کیمپ کی غرض وغایت بیان کی۔مورخہ 24 اپریل سے کلاسز کا آغاز ہوا جس میں قاعدہ یسرنا القرآن،قرآن کریم ناظرہ،اردو کلاس،دینی معلومات،خطبات جمعہ،اصلاح اعمال اور واقفین نو سے متعلق امور پر کلاسز لی گئیں۔علاوہ ازیں ورزشی مقابلہ جات بھی ہوتے رہے۔آخر پر ایک پکنک کا اہتمام بھی کیا گیا۔اس کیمپ میں 225 خدام واطفال نے شرکت کی۔
(محمد کلیم خان،مبلغ انچارج حیدرآباد)

☆ مورخہ 14 تا 17 مئی 2017 کو جماعت احمدیہ چندر پور،نظام آباد تلنگانہ میں ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ بیلم پلی،کاماریڈی اور چندر پور سے 22 اطفال اور 10 ناصرات نے شرکت کی۔روزانہ ان بچوں کو مختلف دینی امور پر مشتمل معلومات دی جاتی رہیں۔بعد نماز عصر خدام وانصار کی کلاس لگائی گئی جس میں انہیں قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ کے ساتھ ساتھ مختصر تاریخ احمدیت پڑھائی گئی۔
(شریف خان،مبلغ انچارج نظام آباد تلنگانہ)

☆ جماعت احمدیہ کنڈرو ورنگل میں مورخہ 18 تا 21 مئی 2017 چار روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔افتتاحی پروگرام مورخہ 18 مئی کو منعقد ہوا۔مورخہ 19،20،21 مئی کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔دینی معلومات اور نصاب وقف نو کے مطابق بچوں کی کلاس لگائی گئی۔علاوہ ازیں کھیلوں کا بھی اہتمام کیا گیا۔اس کلاس میں کل 40 بچے بچیوں نے شرکت کی۔مورخہ 21 مئی کو مکرم امیر صاحب ضلع ورنگل کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم ایم ناصر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔تلاوت،نظم اور تربیتی تقریر کے بعد طلبا کو انعامات دیئے گئے۔دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔
(فہیم الدین،مبلغ انچارج ورنگل)

☆ جماعت احمدیہ ارناکلم وایر پورم میں مورخہ 16 تا 25 مئی 2017 دس روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔مورخہ 16 مئی کو افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں کیمپ کے غرض وغایت بتائی گئی۔اس موقع پر ضلع کے جملہ مبلغین ومعلمین موجود تھے۔بچوں کو ہر روز قرآن کریم ناظرہ،حفظ،تجوید القرآن،نماز سادہ اور ترجمہ،سیرت آنحضرت ﷺ،سیرت حضرت مسیح موعودؑ،سیرت خلفائے کرام وغیرہ مضامین پڑھائے گئے۔نیز دعائیں بھی یاد کرائی گئیں۔آخری دن بچوں کا امتحان لیا گیا اور انعامات دیئے گئے۔اس کیمپ میں کل 45 بچے شامل ہوئے۔
(سی۔پی سلطان نصیر،مبلغ انچارج ارناکلم کیرالہ)

☆ جماعت احمدیہ مدورائی وورد ونگر کی ساتوں جماعتوں کا مشترکہ تربیتی کیمپ مورخہ 3 تا 13 مئی 2017 مسجد محمود اوتیا پورم میں منعقد ہوا جس میں کل 32 افراد نے شرکت کی۔روزانہ شاملین کو قرآن کریم ناظرہ،ترتیل القرآن،دینی معلومات،تاریخ اسلام واحمدیت،اور مختلف دینی معلومات پر مشتمل امور سکھائے گئے۔بعد نماز عصر ورزشی مقابلہ جات کا انتظام کیا گیا تھا۔لجنہ وناصرات کے لیے الگ کلاس لگائی گئی۔کیمپ کے آخر پر شاملین کا امتحان بھی لیا گیا جس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔اس کیمپ کی ایمان افروز بات یہ ہے کہ عام طور پر یہ شدید گرمی کے دن ہیں اور پارہ 40 ڈگری سے زائد ہوجاتا ہے۔لیکن گزشتہ چار سالوں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے ان دس ایام میں موسم نہایت خوشگوار ہوجاتا ہے اور کیمپ کے بعد پھر شدید گرمی لوٹ آتی ہے۔ (کے وی محمد طاہر،مبلغ انچارج مدورائی وورد ونگر تامل ناڈو)

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ،ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

SEELIN TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما،حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
KONARK Nursery Hyderabad
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وسّع مکانک الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8311: میں مصلح احمد. کے ولد مکرم بشر. کے صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن Koomanchery (موریاکنّی، الانلّور) ڈاکخانہ Thiruvizham Kunnu ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رمارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر　　العبد: مصلح احمد. کے　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8312: میں محسن احمد ولد مکرم بشر. کے صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن Koomanchery (موریاکنّی، الانلّور) ڈاکخانہ Thiruvizham Kunnu ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رمارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ابراہیم　　العبد: محسن احمد　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8313: میں خیر النساء نور زوجہ مکرم نور الدین. کے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن کالتے ہاؤس (موریاکنّی، الانلّور) ڈاکخانہ Thiruvizham Kunnu ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 4.5 سینٹ رہائشی زمین (جس میں خاکسار کا نصف حصہ ہے) سروے نمبر 682/9.6.8.5، زیور طلائی: 16 گرام 22 کیریٹ، حق مہر: 12 گرام 22 کیریٹ زیور طلائی وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر　　الامۃ: خیر النساء نور　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8314: میں نور الدین. کے ولد مکرم محمد. کے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن کالتے ہاؤس (موریاکنّی، الانلّور) ڈاکخانہ Thiruvizham Kunnu ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رمارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 4.5 سینٹ رہائشی زمین (جس میں خاکسار کا نصف حصہ ہے) سروے نمبر 682/9.6.8.5۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے. پی. اسماعیل　　العبد: نور الدین. کے　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8315: میں ابراہیم. پی ولد مکرم محمد. پی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم جماعت موریاکنّی، الانلّور ڈاکخانہ Thiruvizham Kunnu ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رمارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 11 سینٹ رہائشی زمین پر ایک مکان (سروے نمبر: 141/347 147/1)۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نیاز الدین　　العبد: ابراہیم. پی　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8316: میں ایس. ایم. قادر محی الدین ولد مکرم ایس. کے. محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1988، ساکن ہاؤس نمبر (10)25/110، سرام بیکل ہاؤس (ہریدانگر) ڈاکخانہ نورانی ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 رمارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 5 سینٹ رہائشی زمین پر ایک مکان موضع پاکر ضلع پالاکاڈ (سروے نمبر: 2368)۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/7500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لیاقت علی　　العبد: ایس. ایم. قادر محی الدین　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8317: میں ایس. ایم. عبد اللطیف ولد مکرم ایس. کے. محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 51 سال تاریخ بیعت 1988، ساکن دار الفضل (ہاؤس نمبر 25/41) ڈی. پی. او. روڈ ڈاکخانہ ویسٹ یاکّارا ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 رمارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 5 سینٹ رہائشی زمین پر ایک مکان موضع Pirayiri (سروے نمبر: 491/26)۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لیاقت علی　　العبد: ایس. ایم. عبد اللطیف　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8318: میں طاہر احمد. پی. او ولد مکرم عبد الرحمٰن. پی. او صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: محلہ احمدیہ قادیان، مستقل پتہ: Puthu Ottayil ہاؤس، وایاناڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 رفروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7,117 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد　　العبد: طاہر احمد. پی. او　　گواہ: عطاء اللہ نصرت

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271　Pro. SK.Sultan　97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

بڑا ضروری ہے۔ فرمایا اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہوسکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے کہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔

یعنی خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے اور یہ تب ہی میسر آ سکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر ایک شئے پر مقدم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا کہ **واجعلنا للمتقین اماما**۔ کہ اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہوگا۔ اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے یعنی اپنے آپ کے متقی ہونے کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ پر چلنے والا بنائے اور آگے پھر اولاد کی بھی متقی ہونے کی دعا ہے۔ غرض اولاد کے واسطے صرف یہ خواہش ہو کہ وہ دین کی خادم ہو اور خاص طور پر واقفین نو کے والدین کو بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے کہ اپنے بچوں کی دین کی طرف توجہ دلائیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں وہ محض دنیا کے لئے کرتے ہیں۔ محبت دنیا ان سے کراتی ہے خدا کے واسطے نہیں کرتے۔ اگر اولاد کی خواہش کرے تو اس نیت سے کرے **وجعلنا للمتقین اماما**۔ پر نظر کر کے کرے کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلائے کلمہ اسلام کا ذریعہ ہو۔ جب ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ زکریا کی طرح اولاد دے دے مگر میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی نظر اس سے آگے نہیں جاتی کہ ہمارا باغ ہے یا اور مِلک ہے وہ اس کا وارث ہو اور کوئی شریک اس کو نہ لے جائے مگر وہ اتنا نہیں سوچتے کہ کمبخت جب تو مر گیا تو تیرے لئے دوست دشمن اپنے بیگانے سب برابر ہیں۔ بہر حال جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ خاص طور پر واقفین نو کے ماں باپ جو ہیں ان کو اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور ان کے لئے دعا بھی اس مقصد کے لئے کرنی چاہئے کہ وہ بڑے ہو کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں وقف کرنے والے ہوں یہ نہیں کہ صرف وقف نو کا ٹائٹل لگا دیا اور بڑے ہو کر کہہ دیا کہ ہم تو اپنے کام کر رہے ہیں بلکہ جو واقفین نو ہیں پہلے وہ جماعت سے پوچھیں کہ جماعت کو ضرورت ہے کہ نہیں اور جماعت اگر اجازت دیتی ہے ان کو اپنے کام کرنے کی تو کریں ورنہ ان کو خالصتاً اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور والدین کے عہد کو پورا کرتے ہوئے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنا چاہئے۔

پس اولاد کے لئے دعا اور خواہش اس سوچ کے ساتھ اور اس دعا کے ساتھ ہونی چاہئے کہ ایسی اولاد ہو جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہو جو ہماری یعنی ماں باپ کی اور خاندان کی عزت قائم کرنے والی ہو اپنے دادا پڑدادا کے نام کی عزت قائم کرنے والی ہو۔ بہت سے ایسے خاندان ہیں جن کے باپ دادا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے صرف ان کی اولاد ہونا ہی کافی نہیں۔ لوگ بتاتے ہیں بڑے فخر سے۔ اچھی بات ہے لیکن فخر تب ہونا چاہئے کہ وہ نیکیاں بھی جاری ہوں کہ اولاد ہونا کافی نہیں ہے بلکہ ماں باپ کا یہ بھی کام ہے کہ اپنی اولاد کے لئے یہ بھی دعا کریں کہ وہ ان کی نیکیاں باپ دادا کی نیکیاں قائم کرنے والے بھی ہوں اور جب یہ دعا ماں باپ کر رہے ہوں گے تو اپنے پر بھی نظر رکھیں گے کیونکہ ہم اپنے باپ دادا کے نام کو زندہ رکھنے والے تبھی بن سکتے ہیں جب ہم اپنے اعمال پر بھی نظر رکھنے والے ہوں۔

پس اپنے جائزوں کے ساتھ ہر ایک کو آخری وقت تک بچوں کی نیک فطرت اور صالح ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نصرت انہی کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ فرمایا ایک جگہ ٹھہر نہیں جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے اور انجام بخیر کے لئے آپ نے فرمایا کہ اپنے لئے اور اپنے بیوی بچوں کے لئے مستقل دعا کرتے رہنا چاہئے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو۔ یہ والدین کا کام ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے فرمایا اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اول خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیز گار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔ فرمایا کہ قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہم السلام کا قصہ درج ہے کہ ان دونوں نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی۔ وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا۔ ان کا والد صالح تھا۔ یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کیسے تھے بچے کیسے تھے بلکہ ماں باپ کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو تو اللہ تعالیٰ پھر اولاد کے بھی سامان پیدا فرماتا رہے گا ان کی بہتری کے لئے اور ان کے رزق کے لئے۔

پس یہ وہ بنیادی اصول ہے جس کی طرف بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے اور یہ قرآنی تعلیم کی ہی وضاحت ہے کہ ماں باپ کا اپنا نمونہ ہی بچوں کی تربیت میں کردار ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم میں سے ہر ایک اولاد کے لئے بہترین نمونہ بننے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ دوسروں کی طرف نظر رکھنے کی بجائے بعض لوگوں کی عادتیں ہوتی ہیں کہ دوسروں کی طرف دیکھتے رہتے ہیں کہ وہ کیسا ہے اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ تبھی ہم آگے نیک نسل بھی چلا سکتے ہیں اور تقویٰ پر چلنے والے ہوں۔ اپنی اولاد کے لئے مستقل دعائیں کرنے والے ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری اولاد کو بھی ہمیشہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے رکھے اور پھر یہ سلسلہ آگے بھی چلتا چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
#2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR-585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop.MirAhmedAshfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Proprítor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA
r#m#s: 9906928638

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 20 July 2017 Issue No. 29

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

اولاد کے لئے دعا اور خواہش اس سوچ کے ساتھ اور اس دعا کے ساتھ ہونی چاہئے کہ ایسی اولاد ہو جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہو

واقفین نو کے ماں باپ کو اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور ان کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے کہ وہ بڑے ہو کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں

یہ نہیں کہ صرف وقف نو کا ٹائٹل لگا کر کہہ دیا کہ ہم تو اپنے کام کر رہے ہیں بلکہ پہلے وہ جماعت سے پوچھیں کہ جماعت کو ضرورت ہے کہ نہیں

جماعت اگر اجازت دیتی ہے اپنے کام کرنے کی تو کریں ورنہ ان کو خالصتاً اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 14رجولائی 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت سے ،عورتیں مرد لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں اولاد ہونے والی ہے اس کے لئے دعا کریں یا یہ کہ ہم کیا دعا کریں اس اولاد کے لئے یا پھر یہ بھی کہ ہماری اولاد ہے بچے ہیں اور بچپن سے جوانی کی طرف بڑھ رہے ہیں ان کی تربیت کی فکر رہتی ہے ان کے لئے کیا دعا کریں کس طرح ان کی تربیت کریں کہ ہمارے بچے صحیح راستے پر اور نیکیوں پر قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ہم مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے کہ قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر بچوں کی پیدائش سے پہلے سے لے کر تربیت کے مختلف دوروں میں سے جب بچہ گزرتا ہے تو اس کے لئے دعائیں بھی سکھائی ہیں اور تربیت کا طریق بھی بتایا ہے اور والدین کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ اگر ہم یہ دعائیں کرنے والے اور اس طریق کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والے اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دینے والے ہوں تو ایک نیک نسل آگے بھیجنے والے بن سکتے ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ بچوں کی تربیت کوئی آسان کام نہیں اور خاص طور پر اس زمانے میں جب قدم قدم پر شیطان کی پیدا کی ہوئی دلچسپیاں مختلف رنگ میں ہر روز ہمارے سامنے آ رہی ہوں تو یہ بہت مشکل کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جب دعائیں اور طریق بتائے ہیں تو اس لئے کہ اگر ہم چاہیں تو خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی شیطان کے حملوں سے بچا سکتے ہیں لیکن اس کے لئے مسلسل دعاؤں، اللہ تعالیٰ کی مدد اور محنت اور کوشش کی ضرورت ہے ایک مسلسل جہاد کی ضرورت ہے اور حقیقی مؤمن سے یہی توقع کی جاتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جُڑ کر اپنے آپ کو بھی اور اپنی اولاد کو بھی شیطان کے حملوں سے بچائے نہ کہ مایوس ہو جائے یا تھک جائے اور خوفزدہ ہو کر منفی سوچوں کو اپنے اوپر طاری کر لے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس انقلاب کے پیدا کرنے کے لئے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے اس کا حصہ بننے کے لئے ہم نے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو استعمال کرنا ہے اور اپنی نسل میں بھی اس روح کو پھونکنا ہے جو ہمارے مقاصد ہیں ان کے لئے دعائیں بھی کرنی ہیں ان کی تربیت بھی کرنی ہے کہ معاشرے کے ان سب گندوں اور غلاظتوں کے باوجود ہم نے شیطان کو کامیاب نہیں ہونے دینا انشاء اللہ تعالیٰ۔ دنیا میں خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نیک اولاد کے لئے ہمیں دعائیں قرآن کریم میں سکھائی ہیں۔ ایک جگہ حضرت زکریہ علیہ السلام کے ذریعہ دعا سکھائی اور وہ دعا یہ ہے کہ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۔اے میرے رب مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریت عطا کر یقینا تو بہت دعائیں سننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود یہ دعا سکھائی کہ میں دعائیں سننے والا ہوں اس لئے تم بھی کہو کہ اے اللہ تو دعا سننے والا ہے اس لئے ہماری دعائیں قبول کر اور ہمیں پاک اولاد بخش۔ پس جب دعا کی خواہش ہو جب پاکیزہ اولاد کی خواہش ہو تو اس کے لئے دعا بھی ہونی چاہئے لیکن ساتھ ہی ماں باپ کو بھی ان پاکیزہ خیالات کا اور نیک اعمال کا حامل ہونا چاہئے جو نیکوں اور انبیاء کی صفت ہیں وہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض دفعہ مائیں دینی امور کی طرف توجہ دینے والی ہوتی ہیں عبادات کرنے والی ہوتی ہیں تو مرد نہیں ہوتے بعض جگہ مرد ہیں تو عورتیں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہیں۔ اولاد کے نیک ہونے اور زمانے کے بداثرات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اولاد کی خواہش اور اولاد کی پیدائش سے بھی پہلے مرد عورت دونوں نیکیوں پر عمل کرنے والے ہوں۔

قرآن کریم میں حضرت زکریا کے حوالے سے اس دعا کا بھی ذکر ملتا ہے سورۃ الانبیاء میں کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ کہ اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب وارثوں سے بہتر ہے۔ اس دعا میں بھی جب اللہ تعالیٰ کو خیر الوارثین کہا ہے تو واضح ہے کہ اولاد کی دعا صرف اس لئے نہیں کہ اولاد ہو جائے اور وارث پیدا ہو جائیں جو دنیاوی معاملات کے وارث ہوں بلکہ ایسے وارث اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوں جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں اور ظاہر ہے ایسی دعا وہی لوگ مانگ سکتے ہیں جو خود بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔ اگر دنیا داری میں انسان ڈوبا ہوا ہے تو نیک وارث کس طرح مانگے گا۔ اگر کوئی عورت صرف اس لئے اولاد کی خواہش کر رہی ہے کہ خاوند کی خواہش ہوتی ہے ایسی اولاد پھر بعض دفعہ ابتلا کا موجب بن جاتی ہے اولاد کی خواہش بڑی جائز خواہش ہے لیکن ساتھ ہی نیک وارث پیدا ہونے کی بھی دعا کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اولاد کی خواہش صرف وارث بنانے کے لئے نہ کرو بلکہ نیک صالح اور خادم دین وارث بنانے کے لئے کرو ورنہ اولاد بھی ابتلاء کا باعث بن سکتی ہے۔ ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ اولاد کا ابتلاء بھی بہت بڑا ابتلاء ہے اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پرواہ ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ **وهو يتولى الصالحين**۔ یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ اگر بدبخت ہے انسان تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی۔ جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشا سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رائے اور منشا کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرو۔

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں نصیحت کرتے ہوئے اسی اولاد کے ضمن میں کہ پس خود نیک بنو اور اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دین دار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کے لئے کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ اولاد کی خواہش ہوتی ہے لوگوں کو لیکن ہوتا یہ ہے کہ بعض اوقات صاحب جائیداد لوگوں کو یہ میں نے کہتے سنا ہے کہ کوئی اولاد ہو جائے جو اس جائیداد کی وارث ہو۔ مگر یہ نہیں جانتے کہ جب مر جائیں گے تو شرکاء کون اور اولاد کون، سبھی غیر بن جاتے ہیں۔ اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں یہ بھی دعا سکھائی کہ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کہ میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کر دے یقینا میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ یہاں اولاد کی اصلاح کرنے کی دعا کی ہے تو ساتھ اس بات کا بھی اقرار کیا ہے کہ میں تیری طرف رجوع کرنے والوں اور فرمانبرداروں میں سے بنوں یا ہوں۔ پس اولاد کیلئے جب دعا ہو تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل اور اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری ضروری ہے تبھی دعا قبول ہوتی ہے۔

پس بہت بڑی ذمہ داری ہے ماں کی بھی اور باپ کی بھی۔ اگر اپنے نمونے اس تعلیم کے خلاف ہیں جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے تو پھر اصلاح کی دعا میں نیک نیتی بھی نہیں ہوتی اور جب اس طرح کا عمل نہ ہو تو پھر یہ شکوہ بھی غلط ہے کہ ہم نے اپنی اولاد کے لئے بہت دعا کی تھی لیکن پھر بھی وہ بگڑ گئی یا ہمیں ابتلاء میں ڈال دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک بڑی جامع دعا بیان فرماتا ہے کہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کہ اے ہمارے رب ہمارے اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔ یہ دعا اولاد کے لئے اور اپنے جیون ساتھیوں کے لئے مردوں کو بھی کرنی چاہئے اور عورتوں کو بھی۔ جب عورت اور مرد نیک اور صالح اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے دعا کرتے ہیں تو پھر اولاد کی پیدائش کے بعد بھی ان کے کام ختم نہیں ہو جاتے بلکہ ماں بھی اور باپ بھی بیوی بھی اور خاوند بھی اپنے اپنے دائرے میں نگران اور امام ہیں اور یہ حق اس وقت ادا ہو گا جب خود بھی تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور ان کے لئے بچوں کے لئے دعا کرنے والے ہوں گے اور اپنے اعمال کو بھی دیکھنے والے ہوں گے۔

ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا نہ ان کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے دین سکھانا بھی ضروری ہے۔ یہ نہیں ہے کہ باہر سے وقت نہیں ملا دنیاوی پڑھائی میں مصروف ہیں دنیاوی کاموں میں مصروف ہیں اس لئے نہ خود توجہ دی دین سکھانے کی نہ بچوں کے لئے کوئی انتظام کیا۔ عقائد سکھانا دین سکھانا

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad